سہ ماہی

المنتہیٰ

جنوری تا جون 2021ء

جلد چہارم شمارہ 15-14

عقیدہ ختمِ نبوت پر

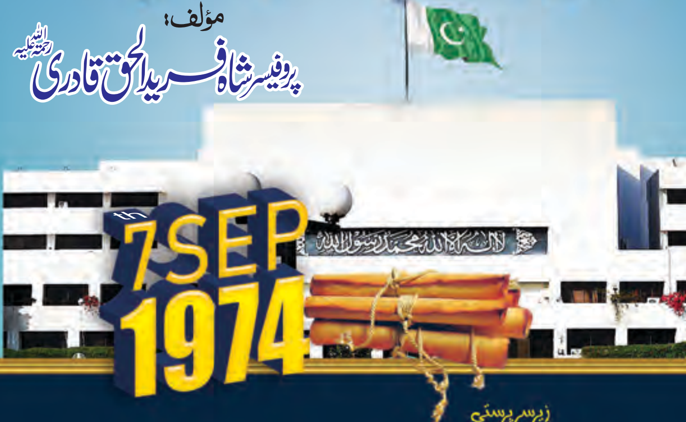
علمی و تحقیقی مجلہ

7 ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلہ کی مختصر روئیداد (اردو، عربی، انگلش)

قادیانیت پر آخری ضرب نمبر

مؤلف:

پروفیسر شاہ فرید الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ



زیر سرپرستی

عالمی مبلغ اسلام شیخ طریقت حضرت العلام

خواجہ محمد بدر عالم جان زید مجدہ

زینت دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر

مدیر اعلیٰ: خواجہ غلام دستگیر فاروقی

ادارۃ المنتہیٰ پاکستان

Regd. 2-66/8288

سہ ماہی
اَلْمُنْتَھٰی
رجسٹرڈ

جلد 4 | جنوری تا جون 2021ء | شمارہ 15-14

زیرِ ظلِ عاطفت
متوکل علی اللہ، یادگار اسلاف قبلہ
حافظ محمد قاسم علی ساقی مدظلہ
آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس، شکر گڑھ

سرپرست اعلیٰ
عالمی مبلغ اسلام، شیخ طریقت حضرت العلام
خواجہ محمد بدر عالم جان
زینتِ دربار عالیہ مرشد آباد شریف، پشاور شہر

قیمت فی شمارہ -/450 روپے

اَلْمُنْتَھٰی میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے

سالانہ خریداری -/200 بمع ڈاک

غلام دستگیر فاروقی نے منہاج القرآن پبلی کیشنز سے چھپوا کر آستانہ چشتیہ خیریہ شکر گڑھ سے شائع کیا۔

مرکزی آفس: آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ
زونل آفس: دار العلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور
E-mail:farooqi4156@hotlook.com

اَلْمُنْتَہٰی

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی
(موہنیاں شریف، گجرات)

مجھے پرچہ ملا المنتہٰی کا
میں قائل ہوگیا المنتہٰی کا
ہوئی ختم رسالت مصطفیٰ پر
یہی ہے مدّعا المنتہٰی کا

مخزنِ صدق و صفا المنتہٰی
مرحبا صد مرحبا المنتہٰی
خاتمیّت آشنا المنتہٰی
معرفت کی انتہا المنتہٰی
پڑھ کے تیری کیف آور لائنیں
کیف پاتا ہے جِلا المنتہٰی
وہ گھڑی تھی کسقدر ایماں فزا
جس گھڑی جاری ہوا المنتہٰی
کررہا ہے کام تو از حد بڑا
تو ہے عالی مرتبہ المنتہٰی
راہِ حق پر تو سدا چلتا رہے
حق سے کرتا ہوں دعا المنتہٰی

فہرست

اراکین مجلہ ''المنتھی''

نام	ایڈریس	نام	ایڈریس
مولانا عامر سعید نقشبندی	دینہ، جہلم	قاری نعیم احمد سلطانی	تحصیل کھوئیرٹہ آزاد کشمیر
مولانا ڈاکٹر طارق محمود	شرقپور شریف	حافظ نوید احمد چوہدری	شکرگڑھ
حافظ رحمت علی	حجرہ شاہ مقیم	حافظ محمد آصف قادری	شکرگڑھ
مولانا حافظ صابر علی قادری	پاکپتن شریف	صوبیدار محمد جمیل چشتی	شکرگڑھ
حافظ محمد اعظم قادری	پاکپتن شریف	محسن حسن نقشبندی	حجرہ شاہ مقیم
علامہ محمد اشرف نور	ضلع جھنگ	محمد اکرام اللہ صدیقی	حویلی لکھا
حافظ علی رضا فیض	بصیر پور	حافظ محمد افضل	ملتان
حافظ محمد شکیل قادری	شکرگڑھ	رانا محمد رضوان	اوکاڑہ
علامہ محمد مسعود احمد چشتی	سرگودھا	مولانا سجاد احمد نقشبندی الخیری	نارووال
حافظ محمد امین الخیری	بہاولنگر	چوہدری محمد عمر نمبردار	شکرگڑھ
حافظ محمد آصف چدھڑ	میاں چنوں	محمد حسنین ملک الخیری	شکرگڑھ
محمد عامر علی چشتی	چنیوٹ	مولانا علی عباس سیالوی	موڑ کھنڈا
قاری محمد ظفر اللہ	چونیاں	محمد شاہد نواز بلوچ	لاہور
قاری عبدالستار قادری	نارووال	محمد وارث علی	بہاولنگر
ماسٹر غلام نبی	پاکپتن شریف	مولانا مختار احمد فاروقی	مظفرگڑھ
حافظ محمد قاسم اسلام	شکرگڑھ	قاری محمد یوسف صدیقی	حویلی لکھا
مفتی محمد رمضان غفاری	میاں چنوں	محسن علی چشتی	شکرگڑھ

ہدیۂ تشکّر

''خیر القرون قرنی'' کے بہترین زمانہ سے چودہ صدیوں بعد بھی ایسے مخلصین کا پایا جانا ملت اسلامیہ کیلئے کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

- ★ محقق بے بدل عابد حسین شاہ پیرزادہ
- ★ جگر گوشہ شرف ملت ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی
- ★ عظیم مذہبی سکالر ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری
- ★ محقق ختم نبوت محمد ثاقب رضا قادری
- ★ بزرگ محقق خلیل احمد رانا
- ★ مدرس ریسرچر ڈاکٹر حامد علی علیمی
- ★ مفتی محمد وسیم رضا ماتریدی
- ★ مجاہد ختم نبوت شیخ عمران الحق نورانی

رابطہ کمیٹی:

قاری نور نبی نقشبندی، محمد عمر علی عطاری، حافظ محمد حماد ملک چشتی

خصوصی کاوش:

قاری محمد مجید نوری، محمد سرور زوہیب، پروفیسر محمد فاروق صدیق، محمد خلیق الرحمن، صاحبزادہ غلام قادر ساقی

انتساب

میں اس تحریر

کو

مبلغِ اسلام مولانا الحاج الحافظ القاری

شاہ احمد نورانی صدیقی

ممبر قومی اسمبلی، پاکستان

صدر جمعیت علماءِ پاکستان، صدر ورلڈ اسلامک مشن

کی

ذاتِ گرامی سے منسوب کرتا ہوں۔

[شاہ فرید الحق]

اظہاریہ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا اساسی عقیدہ ہے، جس پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے۔ مختصر اور آسان ترین الفاظ میں اس عقیدہ سے مراد اس بات کا دل و زبان سے اقرار کرنا ہے کہ سرکار ختمی مرتبت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ رب العالمین کے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم و معانی میں نیا نبی قیامت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔

آغاز اسلام سے لے کر اب تک اس عقیدہ عظیمہ پر نقب زنی کی کوششیں تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق ہوتی رہی ہیں۔ خطہ برصغیر میں عصر حاضر کا سب سے بڑا فتنہ ''قادیانیت'' ہے جو چوہے کی طرح اسلام کی رسی کو رفتہ رفتہ کاٹ رہا ہے۔ اس پر فتن دور میں جو خوش قسمت افراد و تنظیمات تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لیے مصروف عمل ہیں وہ کُل امت کی طرف سے کفارہ ادا کر رہے ہیں اور ان کی یہ کوششیں بلاشبہ لائق تحسین ہیں۔ ''اِدَارَۃُ الْمُنْتَھٰی پاکستان'' بھی اس ضمن میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش میں لگا ہے۔ ''اِدَارَہ'' دراصل ایک علمی تحریک برپا کرنا چاہتا ہے تاکہ عقیدہ ختم نبوت کا درست مفہوم شعوری بنیادوں پر عام کیا جائے، اس لیے تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مشتمل علمی و تحقیقی لٹریچر کو عام فہم انداز میں امت تک پہنچانا اس کی اولین ترجیح ہے۔ ''اِدَارَۃُ الْمُنْتَھٰی پاکستان'' کی کاوش سے اس موضوع پر متعدد تصانیف اشاعت کے عمل سے گزر چکی ہیں، اور مزید کام ہو رہا ہے۔ کتب و رسائل کی تصنیف و اشاعت کے علاوہ اِدَارَۃُ الْمُنْتَھٰی نے ایک سہ ماہی مجلہ ''اَلْمُنْتَھٰی'' کا اجرا بھی اپریل ۲۰۱۷ء سے کر رکھا ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ تسلسل سے شائع ہو رہا ہے۔

مجلہ ''اَلْمُنْتَهٰی'' کی خصوصی اشاعتوں میں جولائی تا دسمبر ۲۰۱۸ء کا شمارہ ۱۱۲ صفحات پر محیط ہے ۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیت کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں ایک تاریخ ساز کارروائی ۱۹۷۴ء میں عمل میں آئی ،جس کے روح رواں قائد ملت اسلامیہ الشاہ احمد نورانی رحمہ اللہ الباری تھے،بعض دوستوں نے توجہ دلائی کہ اس تاریخ ساز کارروائی کے متعلق انگریزی زبان میں لٹریچر نہ ہونے کے برابر ہے، جب کہ قادیانی لوگ اس بارے بہت شدومد سے پراپیگنڈہ کررہے ہیں اور عالمی سطح پر اس بارے میں غلط معلومات پر مشتمل متعدد کتب ورسائل شائع کر چکے ہیں ۔''اِدَارَۃُ الْمُنْتَهٰی پاکستان'' نے اس کے ازالہ کے لیے ابتدائی طور پر پروفیسر شاہ فرید الحق قادری (۱۹۳۳۔۲۰۱۱ء) کی اہم ترین کتاب ''The Last Blow to Qadyaniyat'' کو اردو، انگریزی اور عربی میں یکجا شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پروفیسر شاہ فرید الحق(ا) نے 1974ء میں قومی اسمبلی کی تاریخ ساز کاروائی کو اجمالاً

(ا) پروفیسر سید شاہ فرید الحق بن بشیر الحق جیلانی حسنی ۱۳۵۲ھ بمطابق ۱۹۳۳ء میں ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے قصبہ سکندر پور میں مذہبی وصوفی گھرانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰۱۱ء میں کراچی میں وفات پائی وہیں قبر بنی۔ دینی سکالر، ماہر تعلیم، شاعر اور سیاسی قائد تھے۔ ۱۹۵۶ء میں آگرہ یونیورسٹی سے بی۔ اے کیا اور ۱۹۵۸ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ایم ۔ اے نیز ایل ایل بی کیا۔صوفیہ کے سلسلہ میں مفتی محمد عبدالرحمن رشیدی سے اور پھر ۱۹۷۴ء میں قادری سلسلہ میں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی سے اجازت وخلافت پائی۔تحریک پاکستان کے پُرجوش حامی وداعی تھے چنانچہ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی ۱۹۵۸ء میں کراچی پاکستان ہجرت کر آئے۔ یہاں وکالت کا پیشہ اپنایا لیکن ایک سال بعد ہی ترک کر کے اسلامیہ کالج کراچی میں لیکچرار ہوئے۔ پھر ۱۹۶۸ء تک اسی کالج نیز کراچی یونیورسٹی میں تدریس انجام دی اور لیاقت نیشنل کالج ملیر کراچی کے بانی وپرنسپل تھے۔

۱۹۷۰ء میں سیاست کے میدان میں آئے اور جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ پر صوبہ سندھ اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے پھر جماعت کے پارلیمانی لیڈر نامزد کئے گئے نیز سندھ اسمبلی میں یکم مئی ۱۹۷۲ء تا ۳ فروری ۱۹۷۷ء حزب اختلاف کے قائد رہے۔اس حیثیت سے ۲۳ جون ۱۹۷۴ء کو تیرہ ارکان اسمبلی کے دستخط کے ساتھ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلہ میں ایک قرارداد کا نوٹس سپیکر کو دیا۔قبل ازیں ۱۴ جون کو اس مقصد کے حصول کے لئے ملک بھر میں ہونے والی پہیہ جام ہڑتال کو کامیاب بنانے میں قیادت کی۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر جدوجہد میں قید وبند کی صعوبت کا سامنا کیا نیز لسانی بنیاد پر تقسیم کرنے والے رویہ کی حوصلہ شکنی ومخالفت کی جس کے باعث تشدد

انگلش میں بنام ''The Last Blow to Qadyaniyat'' تحریر کیا۔ 2013ء میں ڈاکٹر حامد علی علیمی (۱) نے اس انگریزی کتاب کو اُردو جامہ پہنا کر اردو خواں

اور دھمکیاں برداشت کیں اور استقامت دکھائی۔ سیاسی نیز تبلیغی اعمال میں مولانا شاہ احمد نورانی کے معاون و ہم سفر رہے۔ آپ جمعیت علمائے پاکستان کے سیکرٹری جنرل، پھر نائب صدر، قائم مقام صدر اور مولانا نورانی کی وفات کے بعد ۱۴ مارچ ۲۰۰۴ء کو صدر ہوئے۔ جمعیت علماء پاکستان کا منشور ۲۴ ستمبر ۱۹۷۹ء کو جاری کیا گیا آپ منشور تیار کرنے والی کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ نیز جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ العالمیۃ ورلڈ اسلامک مشن (World Islamic Mission) کے وائس چیئرمین تھے۔ چنانچہ اس کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی کے ہمراہ یورپ، امریکہ، ساؤتھ افریقہ اور نیروبی، ماریشس وغیرہ ممالک کے تبلیغی دورے کیے۔ جس دوران قادیانی گروہ کا ردو تعاقب جاری رکھا۔ علاوہ ازیں آپ اعلیٰ سرکاری اداروں اسلامی نظریاتی کونسل نیز وفاقی زکوٰۃ کونسل کے تین سال تک رکن رہے۔

پروفیسر شاہ فرید الحق کی تصانیف ''دستور حکومت پاکستان و بھارت'' نیز ''جدید دساتیر عالم'' اور ''نظری سیاسیات'' وغیرہ کراچی یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کی گئیں۔ علاوہ ازیں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے ''کنز الایمان'' کی بنیاد پر قرآن مجید کا سات سال میں انگریزی ترجمہ کیا۔ ورلڈ اسلامک مشن کراچی کے دفتر سے ۱۹۷۶ء میں انگریزی ماہنامہ (The Message International) جاری کیا گیا تو یہ ترجمہ قرآن مجید اس میں شائع ہوتا رہا۔ پھر مکمل ترجمہ و متن اسی ادارے کی طرف سے طبع کرا کے دنیا بھر میں تقسیم کیا گیا۔ نیز مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی کے تفسیری حاشیہ ''خزائن العرفان'' کے ابتدائی دس پاروں کو انگریزی میں منتقل کیا جو مذکورہ بالا رسالہ میں ۱۹۹۰ء تا ۲۰۰۱ء کے شماروں میں مطبوعہ دیکھنے میں آیا۔ دیگر انگریزی تصانیف میں نماز کے موضوع پر آپ کی تحریر (The Prayer - Salat) عنوان سے ۸۲۔۱۹۸۱ء میں دی میسیج میں قسط وار شائع ہوئی۔ اسی رسالہ کے نومبر دسمبر ۱۹۹۴ء شمارہ میں شاہ فرید الحق کے قلم سے ایک اور مضمون مندرجہ ذیل عنوان سے ہے:

Sending blessings and salutation to Prophet Muhammad. P. 28-30.

اور قادیانی فتنہ کی سرکوبی بارے ایک مضمون نومبر دسمبر ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں حسب ذیل عنوان سے شائع ہوا۔

The Historic 1974 Movement. P. 23-26.

علاوہ ازیں اردو زبان میں کتاب ''قومی اسمبلی میں قادیانیت پر آخری ضرب'' نیز انگریزی میں (Last Blow to Qadianiat) لکھی جو ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے طبع کرا کے دنیا بھر میں تقسیم کی گئی۔

(عابد حسین شاہ پیرزادہ)

(۱) ڈاکٹر حامد علی علیمی بن علی احمد برکاتی ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ کراچی یونیورسٹی سے اسلامی علوم میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی سند پائی۔ تین زبانوں اردو، عربی، انگریزی میں تصنیف و تحقیق اور تراجم کے اعمال جاری ہیں۔ عربی سے حسب ذیل کتب کو اردو میں منتقل کیا۔

طبقہ کو اس تاریخی دستاویز تک رسائی دی۔ مزید برآں 1987ء میں

- ★ المعجم الصغیر، از امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی (وفات ۳۶۰ھ بمطابق ۹۷۱ء) مخطوط۔
- ★ الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتأخرۃ، شیخ الاسلام شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی (وفات: ۸۵۲ھ بمطابق ۱۴۴۹ء) مخطوط۔
- ★ ابواب السعادۃ فی اسباب الشہادۃ، امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابوبکر سیوطی (وفات ۹۱۱ھ بمطابق ۱۵۰۵ء) مطبوع۔
- ★ شرح الرسالۃ فی بیان الکبائر والصغائر من الذنوب، امام زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم مصری (وفات ۹۷۰ھ بمطابق ۱۵۶۳ء) مطبوع۔
- ★ لمعات الانوار فی المقطوع لہم بالجنۃ والمقطوع لہم بالنار، امام عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی دمشقی (وفات ۱۱۴۳ بمطابق ۱۷۳۱ء) مطبوع۔
- ★ نظم الدریہ فی سلک شق القمر، شیخ عبدالحکیم بن امین اللہ، مطبوع۔

علاوہ ازیں مذکورہ ذیل عربی کتب پر تحقیق و تعلیق اور بعض کا اردو ترجمہ کیا۔

- ★ تفسیر السلسبیل، مولانا عبدالعزیزبن احمد پرہاروی ملتانی (المتوفی ۱۲۳۹ھ بمطابق ۱۸۲۳ء) مخطوط۔
- ★ نعم الوجیز فی اعجاز القرآن العزیز، مولانا عبدالعزیز پرہاروی، مخطوط۔
- ★ شرح عقد رسم المفتی، امام محمد امین بن عمر ابن عابدین دمشقی (المتوفی ۱۲۵۲ھ بمطابق ۱۸۳۶ء) مطبوع۔
- ★ التعلیقات الرضوی علی صحیح البخاری، مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی (المتوفی ۱۳۴۰ھ بمطابق ۱۹۲۱ء) مشترکہ عمل، مطبوع۔
- ★ التعلیقات الرضویۃ علی فتاویٰ قاضی خان، مطبوع۔
- ★ التعلیقات الرضویۃ علی الفتاویٰ البزازیۃ، مخطوط۔
- ★ التعلیق الرضوی علی غنیۃ المتملی، مخطوط۔
- ★ التعلیقات الرضویۃ علی الفتاویٰ الھندیۃ، باب احکام المرتدین، مطبوع۔

جب کہ ڈاکٹر مولانا محمد فضل الرحمن انصاری قادری (وفات ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴ء) کے خطبات اور پروفیسر سید شاہ فرید الحق قادری (وفات ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰۱۱ء) کی کتاب (Last Blow to Qadianiat) کا انگریزی سے اردو ترجمہ کیا جو شائع ہوئے۔

مزید یہ کہ امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی (وفات ۳۲۱ھ بمطابق ۹۳۳ء)، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی (وفات ۱۳۷۳ھ بمطابق ۱۹۵۳ء)، اور جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری (وفات ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۹۹۴ء) کے احوال و آثار پر اردو میں مقالات و کتب ہیں۔ نیز قادیانیت کے تعاقب میں سرگرم ہیں۔

ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری (۱) نے اسی دستاویز کو عربی لباس پہنا دیا۔ مذکورہ تینوں شخصیات کا

---

(۱) ڈاکٹر مولانا جلال الدین احمد نوری بن محمد اسحاق ۱۳۷۵ھ بمطابق ۱۹۵۶ء میں کراچی میں پیدا ہوئے۔ بغداد یونیورسٹی سے ۱۹۷۶ء میں بی۔ اے کیا۔ اور جامعہ ازہر قاہرہ میں اسلامی قانون میں ڈپلومہ نیز امام یونیورسٹی ریاض میں اسلامی دعوت کا کورس کیا اور تنظیم المدارس پاکستان کا نصاب ۱۹۸۱ء میں مکمل کر کے کراچی یونیورسٹی سے ۱۹۸۳ء میں ایم۔ اسلامیات و ایم۔ اے عربی کی سند پائی۔ ۱۹۸۹ء میں کراچی یونیورسٹی سے ''الامام ابن دقیق العید حیاتہ و آثارہ'' عنوان سے عربی مقالہ پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی۔ اردو کے مقبول ہفت روزہ میگزین ''اخبار جہاں'' میں ''مشرق وسطیٰ کی سیاست'' کے عنوان سے کالم لکھتے رہے۔ اور جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ العالمیۃ (ورلڈ اسلامک مشن) کے صدر دفتر کراچی کے جاری کردہ عربی ماہنامہ ''الدعوۃ'' کے چیف ایڈیٹر رہے۔ جس دوران مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مناسبت سے متعدد خاص شمارے سامنے آئے۔ ورلڈ اسلامک مشن، فروغ و دفاع اسلام کے لئے سرگرم ایک غیر سرکاری تنظیم ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی اس کے سرپرست اور کویت کے سابق وزیر وشافعی وعالم ومرشد شیخ سید یوسف بن ہاشم رفاعی (وفات ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۰۱۸ء) معاون تھے۔ ڈاکٹر جلال الدین نوری ۱۹۸۸ء میں محکمہ تعلیم حکومت پاکستان میں لیکچرار ہوئے اور ۴ فروری ۲۰۰۱ء کو کراچی یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامی کے چیئرمین پھر ۲ فروری ۲۰۰۹ء کو ڈین تعینات ہوئے۔ ان کے دور میں اس شعبہ میں متعدد علمی تحقیقی منصوبوں پر کام انجام دیا۔ نیز چوبیس سے زائد طلبہ وطالبات نے ان کی نگرانی میں ایم۔ فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالات پر تحقیق کے نتیجہ میں سند پائی۔

علاوہ ازیں اردو زبان میں تیرہ سے زائد تصنیفات ہیں۔ اور صوفی کبیر شیخ سید عبد القادر جیلانی حسنی بغدادی کی کتاب ''الغنیۃ لطالبی طریق الحق'' کی پہلی جلد پر تحقیق و ترجمہ وحواشی لکھے۔ نیز اردو، عربی، انگریزی زبان میں اسّی سے زائد مقالات پاک و ہند نیز سعودی عرب و کویت کے رسائل واخبارات میں شائع ہوئے۔ عربی میں چند مقالات کے عنوانات ومقام اشاعت حسب ذیل ہیں:

- ★ التکافل الاجتماعی فی الاسلام، روزنامہ ''المدینۃ المنورۃ'' جدہ، ۱۹۸۰ء۔
- ★ النصیریۃ وافکار الھدامۃ، روزنامہ ''الریاض'' ریاض، ۱۹۸۰ء۔
- ★ الایمان المشترک بین المسیحیۃ والاسلام، ہفت روزہ ''البلاغ'' کویت، ۱۹۸۰ء۔
- ★ المسلمون فی جزر البحر الکاریبی جنوب امریکا، البلاغ، ۱۹۸۵ء۔
- ★ اھمیۃ الاسناد فی الحدیث، ماہنامہ ''الدعوۃ'' کراچی، ۱۹۸۴ء۔
- ★ الاسراء والمعراج، الدعوۃ، ۱۴۰۹ھ بمطابق ۱۹۸۹ء۔
- ★ الامام ابراہیم النخعی واثرہ فی الحدیث، الدعوۃ، ۱۹۸۹ء۔
- ★ التدلیس وحکمہ عند المحدثین، الدعوۃ، ۱۴۰۹ھ۔

تعارف ہمارے ممدوح عابد حسین شاہ پیرزادہ نے اُردو میں قلمبند کیا (جسے حاشیہ میں دیا گیا ہے) جس کا انگلش ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری نے کیا جبکہ اس تعارفی تحریر کو عربی جامہ جانشین شرف ملت ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی نے پہنایا۔ یاد رہے ڈاکٹر جلال الدین نوری کا تحریر کردہ عربی نسخہ ہمارے بزرگ رائٹر، محقق خلیل احمد رانا نے عنایت کیا جو نوجوان محقق وقلمکار محمد ثاقب رضا قادری کی وساطت سے ہم تک پہنچا۔ اس ''خصوصی اشاعت'' کی تیاری کے جملہ مراحل میں مشفق ومہربان محمد ثاقب رضا قادری کا تعاون ہر لمحہ ہمارے شامل حال رہا جس کی بدولت ہم کسی حد تک اس کی اشاعت پر کامیاب ٹھہرے۔ ہم نے حوالہ جات کی تخریج، پروف ریڈنگ، محققین سے نظر ثانی اور اشاعت کے جملہ مراحل میں حتی الامکان کوشش کی کہ کوئی سقم نہ رہے باوجود یکہ جو کمی ہوگی اس کی نسبت ہماری طرف ہوگی نہ کہ ہمارے اکابرین محققین کی طرف۔ اللہ کریم اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے۔

★ الزواج بالکتابیات فی الشریعۃ الاسلامیۃ، الدعوۃ، اکتوبر دسمبر ۱۹۹۸ء۔

★ الدعوۃ الاسلامیۃ فی فیجی، الدعوۃ، اکتوبر ۱۹۹۸ء۔

★ الامام ابن دقیق العهد حیاته وآثاره، ماہنامہ ''البعث الاسلامی'' لکھنؤ، ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۹۹۲ء، قسط وار۔

★ عبداللہ بن المبارک واثرہ فی الحدیث، مجلہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی، نومبر ۱۹۹۹ء۔

★ الامام محمد حسن الشیبانی العراقی، مجلہ معارف اسلامیہ، ۲۰۰۰ء۔

★ الخطوط الرئیسیۃ لاقتصاد الاسلامی، مجلہ امام احمد رضا، کراچی۔

ڈاکٹر جلال الدین نوری کی عربی کتاب ''تطور اللغة العربية فی المجتمعات الباکستانیة والهندیه واهمیتها'' دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی۔

جب ''الدعوۃ'' کراچی کے چیف ایڈیٹر تھے۔ تو اس مجلہ میں رد قادیانیت پر متعدد عربی تحریریں شائع کیں۔ نیز پروفیسر شاہ فرید الحق کی کتاب کا عربی ترجمہ کیا جو جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ العالمیۃ کراچی کے ہاں سے بنام ''القادیانیة اقلیة غیر مسلمة، القرار التاریخی للمجلس النیابی'' پہلی بار ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۷ء میں آپ کے جامع مقدمہ کے ساتھ شائع کی۔ پاکستان کے سرکاری ونجی اداروں نے ڈاکٹر مولانا جلال الدین احمد نوری کی علمی خدمات کے اعتراف میں آٹھ سے زائد ایوارڈ پیش کئے۔

غلطیاں معاف فرمائے اس ادنیٰ سعی کو نفع مند بنائے۔فقیر پُرتقصیر کی اس تحریر میں جن بزرگوں کے اسماء گرامی آئے جواس دارفانی سے داربقاء کی طرف چل دیئے۔اللہ تعالیٰ ان کی قبور کونور سے بھردے اور جو بقید حیات ہیں اللہ کریم سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ختم نبوت کے طفیل ان کا سایہ ملت اسلامیہ پر بصحت وسلامتی قائم رکھے۔آمین

ہماری تحقیق کے مطابق ردقادیانیت کی تاریخ میں ''اِدَارَۃُ الْمُنْتَھٰی پاکستان'' کی اوّلین کاوش ہے کہ مجلہ ''اَلْمُنْتَھٰی'' کا خصوصی نمبر سہ زبانی (اُردو، انگلش، عربی) شائع ہورہا ہے۔ ایسی کاوش قبل ازیں ہماری فردوس نظر نہیں ہوئی۔واللہ اعلم ورسولہ۔

غلام دستگیر فاروقی

بانی: ''اِدَارَۃُ الْمُنْتَھٰی پاکستان''

۲۲ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ، بمطابق 7 مارچ 2021ء

کہنا ہے مجھے کچھ اپنی زباں میں

ڈاکٹر حافظ خورشید احمد قادری
(اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، لاہور)

پروفیسر شاہ فرید الحق (1933۔2011ء) کا شمار ساٹھ اور ستر کی دہائیوں کے حوالے سے مملکت خداداد پاکستان کے ان صحیح العقیدہ سیاست دانوں میں ہوتا ہے جو علم و تحقیق اور شائستگی کو سیاست کا جزو لاینفک جانتے تھے۔ شاہ صاحب نے پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کے اہم ترین فیصلے ...... قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے ...... کو پارلیمانی زبان میں اس کے پس منظر سمیت بیان کرکے تاریخ پاکستان کے اہم ترین واقعہ کو Last Blow to Qadiyaniyat نامی ایک کتابچے کی صورت میں محفوظ کر دیا۔ سنجیدہ فکر اہل نظر میں سے ایک نام ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری نے اس رسالہ کو عربی میں ''القادیانیة اقلیة غیر مسلمة'' کے نام سے ترجمہ کرکے شائع کیا، کچھ عرصہ قبل ڈاکٹر حامد علی علیمی (پ 1983ء) نے اس دستاویز کو ''قادیانیت پر آخری ضرب'' کے نام سے اردو کے قالب میں ڈھال کر اردو خواں طبقہ کے لیے بھی ایک سہولت بہم پہنچا دی ہے۔ ''فدایانِ ختم نبوت'' کراچی نے یہ دوزبانی (Bilingual) کتابچہ شائع کیا تو اہل اشتیاق نے محسوس کیا کہ ایک اہم علمی ضرورت کو پورا کر دیا گیا ہے لیکن اہل تحقیق نے اس کی تحقیق، تصحیح، تخریج اور پیش کش کے حوالے سے کچھ تحفظات کا اظہار کیا۔ اصحاب تحقیق کے خدشات کو دور کرنے کا بیڑا نوجوان محقق، مدرس اور تحفظ ختم نبوت کے قلمی مجاہد خواجہ غلام دستگیر فاروقی (پ 1984ء) نے اٹھایا۔ فاروقی صاحب نے اپنے قلمی جہاد کا آغاز سہ ماہی ''المنتھیٰ'' کے اجراء سے اپریل

2017ء میں کیا۔ اب تک اس علمی و تحقیقی جریدے کے 13 شمارے اشاعت کے لبادے میں اہل فکر و نظر سے دادِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

''اَلْمُنْتَهٰى'' کی خصوصی اشاعتیں بھی ایک خاص اعتباریت کی حامل ہیں۔ اس سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر موجودہ سہ زبانی (Trilingual) اشاعت قارئین کے ذوقِ مطالعہ کی نذر کی جارہی ہے۔

''فدائیان ختم نبوت'' کراچی کے زیر اہتمام سامنے آنے والی دوزبانی اشاعت کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو اس کے اردو حصے کے درج ذیل قابل توجہ پہلو سامنے آتے ہیں۔

1۔ ''چراغ سے چراغ'' کے زیر عنوان ناظم اعلیٰ ''فدائیان ختم نبوت پاکستان (کراچی) شیخ عمران الحق نورانی نے اس مختصر کتاب کا ایک ''پیش لفظ'' حوالہ قرطاس کیا۔ یقیناً اسے بہت محبت اور محنت سے لکھا گیا لیکن اس کی دوسری سطر کا ایک جملہ کچھ مبہم سا محسوس ہوا: ''اللہ رب العزت کی خدائی انسان کی خالق ہے۔'' اگر خدائی سے مراد رب تعالیٰ کی قدرت ہے تو اس فقرے میں اس تکلف کی ضرورت ہی نہیں تھی سیدھا جملہ لکھا جا سکتا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے۔''

2۔ ''چراغ سے چراغ'' کے اسی پہلے صفحے پر آیۃ مبارکہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الانعام 6:124) کو حوالے کے بغیر لفظ ''اللہ'' سے شروع کرنے کے بجائے۔ ''اھکو'' کے بے معنی لفظ سے شروع کیا گیا ہے۔

3۔ اسی صفحے پر تصحیح اغلاط کے مرحلے میں نظر انداز ہو جانے والے تسامحات بھی ریت کے ذرات کی طرح آنکھوں میں کھٹکتے ہیں۔

4۔ اس پیش لفظ کے دوسرے صفحے پر آیہ مبارکہ کنتم خیر امۃ کا حوالہ سورۃ آل عمران 3:101 لکھا ہے۔

جسے ''آل عمران 3:101 ہونا چاہیے۔ اس آیۃ مبارکہ کے علاوہ دو حوالے اگرچہ غلط نہیں ہیں لیکن انہیں جدید علمی اور تحقیقی ضابطوں کے مطابق نہیں لکھا گیا۔ سورہ بقرہ: 87

کو ''البقرہ 2:87 اور سورۃ المائدہ 3: کو المائدہ 3:5 لکھنا بہتر ہے۔

5۔ پیش لفظ کے آخری صفحہ پر ''Qadianiat'' کا لفظ دو جگہ لکھا گیا ہے۔ Transliteration کے اصولوں کے مطابق اسے Qadiyaniyat لکھنا چاہیے۔

مؤلف کتاب ہذا پروفیسر شاہ فرید الحق کی خدمات پر 18 سطور زیب قرطاس کی گئیں جن میں املاء کی 18 ہی اغلاط موجود ہیں۔ ان کے علاوہ 34 صفحات پر مشتمل اردو حصے کے قریباً ہر صفحے پر اوسطاً املاء کی دو اغلاط ضرور موجود ہیں۔ آیات قرآنی کے حوالوں میں پیش لفظ والا تساہل متن اور ترجمہ دونوں میں موجود ہے۔ اس دو زبانی (Bilingual) رسالے کے انگریزی حصہ میں transliteration کے حوالے سے درج ذیل قابل توجہ پہلو موجود ہیں۔

Mohammad کو Muhammad

نسبت کے لیے لکھی جانے والی زیر کو "i" سے ظاہر کیا جاتا ہے لیکن اس اشاعت میں اکثر مقامات پر اسے ''e'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔

Ulema-e-Pakistan کو Ulama-i-Pakistan ۔
Swad-e-Azam کو Swad-i-A'zam ۔
Nizam-e-Mustafa کو Nazam-i-Mustafa ۔
Muqam-e-Mustafa کو Muqam-i-Mustafa ۔
Qadianis کو Qadiyanis ۔ Al-Haj کو Al Hajj ۔
Mashie-Mauood کو Masih-i-Mauud ۔

His death came in the latrine of his house

درج بالا جملہ اس اعتبار سے درست نہیں ہے کہ مرزا غلام قادیانی کی موت قادیان یا کسی اور جگہ موجود اس کے گھر میں نہیں ہوئی تھی بلکہ احمدیہ بلڈنگ لاہور کے ایک حصے میں ہوئی جہاں وہ اپنے لاہوری معتقدین کا مہمان تھا۔ اس پر یہ کہنا کہ وہ ''اپنے گھر'' کے بیت الخلاء میں فوت ہوا حقیقت واقعہ کے خلاف ہے۔

9۔ Qadian کو Qadiyan　10۔ Ahmed کو Ahmad
11۔ Qur'an کو Quran لکھنا چاہیے تھا۔

''اِدَارَۃُ الْمُنْتَهٰی پاکستان'' کے زیر اہتمام جامعہ رحمت میں سالانہ بنیادوں پر عظیم الشان ختم نبوت کورس کا اہتمام بھی اس ادارہ کی پہچان ہے۔ جس میں وطن عزیز کے معروف علماء اور جدید اسکالرز عقیدہ ختم نبوت و ردِ قادیانیت پر علمی محاضرات سے نوازتے ہیں۔ ان لیکچرز کو سننے کے لیے جامعہ رحمت کے دروازے عام سامعین کے لیے کھول دیے جاتے ہیں۔ لاہور کے ڈاکٹرز، انجینئرز، پروفیسرز، وکلاء اور تاجر غرض ہر شعبہ زندگی کے سنجیدہ فکر لوگ ان کورسز میں شریک ہوتے ہیں۔

''اِدَارَۃُ الْمُنْتَهٰی پاکستان'' کے تحت ملک پاکستان کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں آگہی عوام کے لیے ختم نبوت کانفرنسز منعقد کی جاتی ہیں جن میں عوام الناس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے شعور کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ نصف درجن تک ہو جانے والے ختم نبوت کے حوالے سے کورسز اور کانفرنسوں میں ردِ قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر شرکاء میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

خواجہ غلام دستگیر فاروقی متعدد کتب کے مؤلف و مصنف ہیں۔ سہ ماہی مجلہ اَلْمُنْتَهٰی میں فاروقی صاحب ''عقیدہ ختم نبوت پر قرآنی اسلوب'' کے مستقل سلسلے کے تحت 10 اسلوب سپرد قلم کر چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کی تحریرات شامل اشاعت ہوتی رہتی ہیں۔ ''اَلْمُنْتَهٰی'' کے 13 شماروں کے علاوہ

1۔ آئینۂ قادیانیت
2۔ تاجدار گولڑہ اور جہاد ختم نبوت
3۔ ''پیش گوئیاں'' (فتنۂ قادیانیت کے متعلق اکابر صوفیہ وعلماء کے حقیقت پر مبنی مکاشفات)
4۔ کتابیات ختم نبوت (جلد اول)
5۔ انصاف کیجیے　6۔ سوز دل

جیسی دل کو چھو لینے والی تحریریں آپ کے قلم سے اشاعت پذیر ہو چکی ہیں۔

★ خواجہ غلام دستگیر فاروقی کے قلم سے قادیانیوں کی ختم نبوت کے حوالے سے قابل اعتراض اور توہین آمیز عبارات کا ایک مجموعہ ''آئینۂ قادیانیت'' کے نام سے مئی 2016ء میں سامنے آیا۔ قادیانی اہل قلم کی خرافات کا یہ مجموعہ 64 صفحات پر مشتمل ہے۔ حواشی اور حوالہ جات نے اس مختصر رسالے کو تحقیقی نقطہ نگاہ سے بہت معتبر دستاویز بنا دیا ہے۔

★ ''سوز دل'' کے نام سے فاروقی صاحب کے قلمی آنسو پہلی بار ستمبر 2017ء میں سامنے آئے۔ چودہ صفحات پر مشتمل اس مختصر رسالے کو اہل علم کی طرف سے اتنی پذیرائی نصیب ہوئی کہ اب تک اس کی تین اشاعتیں منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔

★ ایک اہل حدیث اسکالر ڈاکٹر سلیمان اطہر المعروف بہاؤالدین کی حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی (1859-1937ء) پر بے جا تنقید کے محاکمہ پر مبنی 86 صفحات پر مشتمل اعلیٰ اور مضبوط جلد والی کتاب ''تاجدار گولڑہ اور جہاد ختم نبوت'' جنوری 2018ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ اہل حدیث ڈاکٹر کی تنقید کی تنقیح کے ساتھ علامہ عبدالحکیم شرف قادری (1944-2007ء) کا دو ورقی مضمون ''پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ اور معرکہ قادیانیت'' محمد متین خالد (پ 1960ء) کا متوسط مضمون ''حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ اور فتنۂ قادیانیت'' اور مولانا محمد صدیق ہزاروی (پ 1947ء) کی طویل تحریر ''حضرت پیر مہر علی شاہؒ اور ردِ قادیانیت'' بھی اس کتاب کی رونق کو بڑھا رہے ہیں۔

★ خواجہ غلام دستگیر فاروقی کے قلم سے ''فتنۂ قادیانیت کے متعلق اکابر صوفیہ و علماء کے حقیقت پر مبنی مکاشفات اور ''پیش گوئیاں'' کے نام سے 206 صفحات پر مشتمل ایک کتاب فروری 2018ء میں طبع ہوئی۔ یہ کتاب بہت دلچسپ اور ناقابل یقین حقائق کا بے نظیر مجموعہ ہے۔ مضبوط جلد بندی، اعلیٰ کاغذ اور شاندار طباعت نے اس کتاب کی اہمیت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ فاروقی صاحب کی دیگر تحریرات کی طرح حوالے اور حواشی کا اہتمام اس کتاب کی بھی پہچان ہے۔

★ جناب غلام دستگیر فاروقی کا سب سے شان دار، جاندار، طرح دار اور میدان تحقیق میں حوالے کا درجہ رکھنے والا کام ''کتابیات ختم نبوت'' ہے۔ یہ کتاب حسن صورت، حسن طباعت، حسن اشاعت، حسنِ تحقیق، حسن ترتیب اور حسن تدقیق کی عدیم النظیر مثال ہے۔ یہ تحقیقی مجموعہ 567 صفحات پر مشتمل ہے جس کی مضبوط جلد، عمدہ کاغذ اور شایان شان طباعت نے اس کی طبعی عمر میں پچاس برس کا اضافہ کر دیا ہے۔ ''کتابیات ختم نبوت'' کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ کئی غیر معروف مصنفین و مؤلفین کی تحریرات کو حسن ترتیب سے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے معروف اہل قلم کی غیر معروف تحریروں کو بھی اس میں نمایاں کیا گیا ہے۔ ''کتابیات ختم نبوت'' کی جلد اول میں صحیح العقیدہ علماء و محققین کی 500 کتب و رسائل کا تعارف زیب قرطاس ہے۔ اس پراجیکٹ کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ فاروقی صاحب اس کی جلد دوم پر تحقیق جاری رکھے ہوئے ہیں جس کے اکیسویں صدی کے اکیسویں برس زیور طباعت سے آراستہ ہونے کا قوی امکان ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

کتابیات ختم نبوت ''میں شخصیات کا چونکہ بکثرت ذکر ہے اس لیے مستقبل کے محققین کی سہولت اور اس کتاب کی اعتباریت کا تقاضا ہے کہ جہاں پہلی مرتبہ کسی شخصیت کا ذکر آئے اس کے ساتھ ہی قوسین میں مرحومین کا سالِ پیدائش و وفات اور بقید حیات محققین کے سال پیدائش کا ذکر کر دیا جائے۔ آیات قرآنی کے حوالے بھی جدید تحقیقی اصولوں کے مطابق لکھے جائیں تو کتاب کی قدر و قیمت میں اضافے کا باعث ہوگا۔ مصادر و مراجع کے حوالوں میں اگر سال اشاعت، مطبع اور شہر کا نام بھی شامل کر دیا جائے تو محققین متعلقہ مقام کا خود مطالعہ کرنے میں آسانی محسوس کریں گے۔

★ ماہ و سال کی قید کے بغیر 16 صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ''انصاف کیجئے'' بھی فاروقی صاحب کے قلم کی جولانیوں کا مرقع ہے۔ اس میں خواجہ صاحب نے مرزا غلام قادیانی کی تحریروں سے ''توہین باری تعالیٰ'' توہین رسالت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، توہین انبیاء

علیہم السلام، توہین صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین، توہین قرآن وسنت، توہین حرمین الشریفین اور توہین اولیاء عظام سے متعلق عبارات کو نقل کر کے اہل اسلام کو دعوت فکر دی ہے۔ ربّ العزت فاروقی صاحب کے قلم کو سلامت رکھے۔ آمین

کچھ اس تحریر کے بارے میں

پروفیسر سید شاہ فرید الحق رحمۃ اللہ علیہ

مجھے اس بات کی انتہائی خوشی ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے پاکستان کی قومی اسمبلی کے اُس تاریخی فیصلے کا پس منظر پیش کر رہا ہوں، جس میں قادیانیوں اور نام نہاد احمدیوں کو ''غیر مسلم'' قرار دیا گیا۔ میں نے اس میں مختصراً قادیان کے خودساختہ نبی مرزا غلام احمد سے متعلق کچھ حقائق اور اُس کے نظریات بیان کرنے کی کوشش بھی کی ہے، جس نے قادیان کا نبی ہونے کا دعوی کیا۔ اگرچہ میں اپنے آپ کو دینی معاملات پر کچھ لکھنے کا مجاز نہیں سمجھتا، تاہم علامہ مولانا شاہ احمد نورانیؒ جو رُکن قومی اسمبلی پاکستان اور صدر جمعیت علماءِ پاکستان ہیں، اُن کی عمدہ قیادت نے نہ صرف مجھے متأثر کیا بلکہ حوصلہ دیا کہ میں اس مُشکل کام کا بیڑا اُٹھاؤں، آپ مبلغِ اسلام مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ مزید یہ کہ قادیانی فتنے کے خلاف علماءِ اہلسنت اور انجمن طلبۂ اسلام کے کارکنوں کی اَن تھک کوششیں بھی اس تحریر کا سبب بنیں۔

مجھے عالم فاضل ہونے کا دعوی نہیں ہے۔ اس تحریر میں زبان و بیان میں غلطی ممکن ہے، اگر کوئی مسلمان بھائی مجھے اِن ممکنہ اغلاط کی اطلاع دے گا تو میں انہیں درست کر لوں گا۔ مَیں آخر میں اپنے رفیق جناب ظہور الحسن بھوپالی، جو صوبائی اسمبلی سندھ کے رُکن ہیں، کا شکر گزار ہوں، اس موضوع پر جن کا اُردو زبان میں رسالہ ہے، اس سے مجھے اہم مواد دستیاب ہوا۔ میں اپنے پرسنل سیکریٹری جناب ضیاءالاسلام زبیری صاحب کا بھی شکر گزار ہوں، جنھوں نے انتہائی جانفشانی سے اس رسالے کو ٹائپ کیا اور مفید مشورے بھی

دیے۔ میں اللہ تعالیٰ سے بوسیلۂ سیدنا محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعا گو ہوں کہ میری اور تمام عالمِ اسلام کے مسلمانوں کی بخشش فرمائے اور ہمیں قادیان کے جھوٹے نبی، اس تحریک کی سازشوں اور اس کے اسلام دشمن عقائد و نظریات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

قومی اسمبلی کا فیصلہ

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے مرزا غلام احمد قادیانی (پنجابی) کے ماننے والوں کو، چاہے لاہوری گروپ سے تعلق رکھتے ہوں یا احمدی گروپ سے، غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے، اس طرح پاکستان کے مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ منظور کر لیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کے اس فیصلے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس سے متعلق کی گئی ترمیم کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کے حقوق کا تحفظ بالکل اسی طرح کیا جائے گا جس طرح پاکستان کی حدود میں بسنے والی دیگر اقلیتوں کا کیا جاتا ہے۔ یہ فیصلہ جو پاکستانی عوام کی درست خواہشات کے مطابق ہے، بڑا دیرینہ تھا۔ پاکستانی عوام ایک طویل عرصے سے اُن عجیب وغریب نبوت کے جھوٹے دعووں اور اپنے محبوب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کو برداشت کرتے رہے ہیں، جو اس جھوٹے اور بے حیا مذہب کی بنیاد ہے۔

مرزا غلام احمد کے مختصراً حالاتِ زندگی:

یہ ہوشیار اور جھوٹا شخص قادیان، ضلع گورداس پور (پنجاب انڈیا) میں 1839ء میں پیدا ہوا اور 1908ء میں مرا۔ یہ غداروں کی نسل سے تعلق رکھتا تھا، جس نے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اور برطانوی سامراج کے ہاتھوں میں بطور کھلونا استعمال ہوئے۔ مرزا خود اس حقیقت کو اپنی ایک تحریر ''تحفۂ قیصریہ'' میں تسلیم کرتا ہے کہ اس کے باپ غلام مرتضٰی کے انگریز حکومت کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات و روابط تھے۔ اس شخص

نے 1857ء کی جنگِ آزادی میں برِصغیر کے مسلمانوں کے خلاف، حکومتِ برطانیہ کے لیے خدمات انجام دیں، تاکہ مسلمانوں کو شکست دی جاسکے اور وہ برطانوی ظلم سے خود کو آزاد نہ کرواسکیں۔

مرزا غلام احمد اُس وقت کے مروجہ نظامِ تعلیم کے مطابق اردو، فارسی اور عربی زبان جانتا تھا۔ پہلے پہل اُس نے ''مختار کار'' کے عہدہ کے لیے کوشش کی، مگر اس امتحان میں بُری طرح سے ناکام ہوا۔ اس ناکامی سے اُسے بہت مایوسی ہوئی کیونکہ وہ برطانوی حکومت کے تحت کسی ملازمت کا حریص تھا۔ تاہم برطانیہ نے اس شخص کے ذریعے مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تاکہ وہ برِصغیر پر اپنے اقتدار کو اور مضبوط کرسکیں۔ انگریزوں نے مرزا کو ''دینِ اسلام'' کے نام پر ایک نیا کھیل کھیلنے کا کہا، تاکہ اس کی جھوٹی تبلیغ وغیرہ سے وہ اپنا مطلوب حاصل کرسکیں۔ اس شخص نے اپنی دعوت و تبلیغ کو خصوصاً جہاد کے خلاف استعمال کیا، کیونکہ برطانوی ''جہاد'' سے بہت خوف زدہ رہتے تھے۔ جہاد ایک دینی فریضہ ہے، جس نے پوری تاریخِ اسلامی میں مسلمانوں کو نظامِ ظلم اور کافروں کے خلاف ہتھیار اُٹھانے پر آمادہ کیا، اس بات سے قطعِ نظر کہ مسلمانوں کی طاقت و تعداد کیا تھی۔

مسلمانوں کی ہمدردی و حمایت اور اُن میں شُہرت حاصل کرنے کے لیے اس نے عیسائیوں اور آریوں سے اُن کے عقائد و نظریات پر مناظرے شروع کردیے۔ اس طرح اس نے نہ صرف بہت سا مال کمایا کیونکہ اس سلسلے میں مسلمانوں نے اُسے بہت سا مال دیا بلکہ عیسائیوں اور آریوں کے خلاف چند کُتب کی طباعت میں تعاون بھی کیا۔ ایک ''مبلّغِ اسلام'' کا درجہ حاصل ہونے کے بعد اس نے اپنا اصل کام کرنا شروع کیا اور اپنی ''جھوٹی نبوت'' کی بنیاد ڈالنا شروع کی۔ اس مقصد کے حصول کے لیے برطانیہ نے اُسے مکمل تحفظ فراہم کیا۔

ایک مشہور ''مبلغِ اسلام'' بننے کے بعد اس نے مختلف کُتب تحریر کیں اور خود کو اسلام کا ''مجدد'' قرار دیا۔ پنجاب کے لوگ فطرتاً مذہبی، حسّاس، علماءِ کرام، اولیاءِ کرام،

مبلغین اور مجدّد دین سے بڑی عقیدت ومحبت رکھنے والے ہیں۔ مسلمانوں نے اسے بھی بطور'' مبلغ و مصلح'' قبول کرلیا۔لیکن علماءِ کرام اورارباب ِشریعت مرزا غلام احمد کی حرکتوں پر مستقل نظر رکھے ہوئے تھے۔انہیں اس پر شروع سے ہی شُبہ تھا، کیونکہ یہ شخص جو مصلح و مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یہ نہ تو مشہور عربی کا عالم ہے اور نہ ہی باقاعدہ تعلیم یافتہ عالم۔

بیسویں صدی کی ابتدا میں مرزا نے اپنا اصلی رنگ دکھایا اور مقاصد کا اظہار کیا، اُس نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحت وہ مسیحِ موعود، ظلّی اور اُمتی نبی ہے، جسے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے وحی آتی ہے۔ اس نے اپنی جھوٹی نبوت کو ثابت کرنے کے لیے دس لاکھ معجزات وکرامات کا دعویٰ کیا۔ چونکہ یہ شخص حکومتِ برطانیہ کا ایجنٹ تھا لہٰذا اس کا نیا مذہب حکومتِ برطانیہ کے زیرِ حکومت علاقوں میں اپنے قدم جمانے لگا۔ تُرکی ،سعودی عرب اور افغانستان اس جھوٹے مذہب سے بالکل محفوظ رہے۔مصر اور شام میں انقلاب آنے کے بعد اسے ملک سے نکال دیا گیا۔

برصغیر ہندو پاک کے علماءِ کرام نے فوراًاس کے دعوے کو چیلنج کیا اور اسے علماء کا سامنا کر کے اُن کے سوالوں کے جوابات دینے کو کہا تاکہ شکوک وشُبہات دور ہوسکیں۔مرزا غلام احمد، جس کے پاس نہ کوئی مستند ثبوت تھا اور نہ سچے عقائد، علماء کرام سے عموماً بھاگ جاتا تھا،لیکن جب کبھی علماء کا سامنا کیا تو بُری طرح سے شکست اور ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔اس کی ناکامی کی وجہ اپنے مقصد سے بددیانتی ،غروراوردائمی ذہنی بیماریاں تھیں۔

دوسری جانب یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ڈاکٹر کے بقول یہ شخص بنیادی طور پر بیمار اور شدید ذہنی مرض میں مبتلا تھا۔1908ء میں مرضِ ہیضہ سے مرا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے بطور سزا اس کی موت استنجا خانے میں واقع ہوئی، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو بدنام کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ واقعہ اس کے بہت سے ماننے والوں کے لیے غفلت سے بیداری کا سبب بنا، جو اس کا جھوٹا مذہب چھوڑ کر بڑی تعداد

میں مسلمان ہوئے، لیکن اس کے باوجود کچھ لوگوں نے حکومتِ برطانیہ کی ایما پر مال و دولت اور اقتدار کی لالچ میں اس کھیل کو جاری رکھا اور لوگوں کو گمراہ کرتے رہے۔ دنیا کا ہر مسلمان جانتا ہے کہ "عقیدۂ ختم نبوت" اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت واضح انداز میں ارشاد فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ درحقیقت اس بنیادی مسئلہ پر ایمان لانے کا معاملہ اتنا عالمگیر ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس پر متفق ہیں۔ اس ایک مسئلہ پر ذرّہ برابر بھی اختلاف نہیں ہے اور نہ کبھی چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں ہوا۔ مرزا غلام احمد نے اس بنیادی عقیدے پر حملہ کرنا چاہا تا کہ وہ مسلمانوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دے، ایک گروہ کی طاقت وقوت کا سرچشمہ مکہ مکرمہ ہو تو دوسرے کا قادیان۔ اس طرح مرزائی فتنہ نہ صرف برصغیر کے متحد مسلمانوں میں افتراق پھیلانے کی سازش بنا بلکہ پورے عالمِ اسلام کے متحد مسلمانوں کے خلاف بھی۔

مسلمانوں نے اس کے جھوٹے دعوے کو مسترد کیا، بلکہ مسلمان درحقیقت اس جھوٹے کی گستاخیوں اور دعووں پر اس قدر شدید غم وغصہ میں تھے کہ اگر وہ برطانیہ کی حفاظت میں نہ ہوتا تو وہ اِس جھوٹے نبی کو قتل کر کے اُسی طرح جہنم پہنچا دیتے جیسے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کو اُس مقابلے میں قتل کر کے پہنچایا تھا، جو ملتِ اسلامیہ اور ملتِ مسیلمہ کے درمیان خلیفۂ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں واقع ہوا تھا۔ اس جھوٹے مدعیِ نبوت نے مسلمانوں کے بنیادی عقائد کی بھی پروا نہ کی، بلکہ بڑے عیارانہ و مکارانہ انداز سے پوری شریعت مطہرہ اور ایمان کی ساخت کو ہی غیر مستحکم و بے بنیاد بنانے کی کوشش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کے صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، ازواجِ مطہرات، علماء وصوفیائے کرام کی شان میں گستاخی کو جاری رکھا۔ اس نے عیسائی رہنماؤں کا لحاظ بھی نہ کیا اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی ذات پر گستاخانہ الزامات

لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا مذاق اُڑایا، قرآن کریم کی من مانی تفسیر وتشریح بیان کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث کی حُجیت کا انکار کیا۔

علماءِ کرام نے مرزا غلام احمد کو کافر قرار دیا:

مرزا کے بے بنیاد دعووں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس پر جھوٹے الزامات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تمام علمائے اُمت اسلامیہ نے مرزا غلام احمد کو'' کافر وغیر مسلم'' قرار دیا۔

پاکستان میں مرزائیوں کی حرکتیں:

اس جھوٹے مذہب کے عزائم ومقاصد کو محسوس کرتے ہوئے اور اس کی گذشتہ تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے علماء کرام، خصوصاً علمائے اہلسنت نے پاکستان سے متعلق قادیانیوں کی وفاداریوں پر اپنے شکوک وشُبہات کا اِظہار کیا۔ علماء نے شروع دن سے ہی یہ مطالبہ کیا کہ مرزا غلام احمد کے ماننے والوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، ورنہ یہ لوگ سازشیں کر کے اس ملک کو کمزور کر دیں گے، جو سچے دین ''اسلام'' کے نام پر قائم کیا گیا ہے۔ بعد کے کچھ حالات وواقعات نے یہ ثابت کیا کہ یہ خدشہ حقائق پر مبنی تھا۔

ہر پاکستانی، چوہدری ظفر اللہ خان (1893-1985ء) کے کردار پر حیرت زدہ اور غصے میں تھا، یہ شخص قادیانیت کا وہی مشہور رہنما تھا جس نے گورداس پور کو پاکستان سے الگ کروایا تھا۔ پاکستان کے خلاف قادیانیوں نے مزید سازشوں کو بھی شروع کیا۔ ان کے ایک اور مشہور رہنما ایم۔ ایم احمد (1913-2002ء) نے پاکستانی معاشی منصوبہ اس طرح تیار کیا کہ ملک دو ٹکڑے ہو جائے اور دونوں خطوں کے مسلمانوں کے درمیان نفرت کا بیج بویا جائے۔ تقسیمِ پاکستان کا واقعہ اسی معاشی ناانصافی کی وجہ سے ہوا، جسے قادیانیوں نے تیار کیا تھا، پھر دنیا نے 1971ء میں ''سقوطِ ڈھاکہ'' کا افسوس ناک واقعہ بھی دیکھا۔ یہ واقعہ یقیناً قادیانیوں کے لیے ایک فتح اور اپنے بانی (غلام احمد قادیانی) کے مذموم مقاصد کی تکمیل

کی جانب ایک قدم تھا۔ تاریخِ پاکستان میں قادیانیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے، نامور علماء و مشائخ کی طرف سے بڑی ثابت قدمی سے کیے جاتے رہے، جن میں لاہور کے علامہ ابوالحسنات قادری (1896-1961ء)، کراچی کے مولانا عبدالحامد بدایونی (1901-1970ء)، مولانا عبدالستار خان نیازی (1915-2001ء) جنرل سیکریٹری جمعیت علماءِ پاکستان)، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (1903-1979ء)، مشہور دیوبندی عالم مفتی شفیع (1897-1976ء) اور مفتی محمود (1919-1980ء) وغیرہ شامل تھے، مگر حکومت نے اس مطالبے کی جانب کوئی توجہ نہ دی۔

قادیانیوں کے خلاف 1953ء کی مشہور تحریک:

جب اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے تمام کوششیں ناکام ہوئیں، جو مسئلہ لوگوں کے ذہنوں میں اضطراب پیدا کر رہا تھا، تو پاکستان کے مسلمانوں نے خصوصاً اہلِ پنجاب نے 1953ء میں اس جھوٹے مذہب کے خلاف ایک ملک گیر تحریک شروع کی۔ جلوس نکالے گئے اور سچے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں نعرے بلند کیے گئے۔ علماءِ کرام کی سربراہی میں عوام نے حکومتِ پنجاب پر دباؤ ڈالا کہ وہ اُن کے قانونی مطالبے کو منظور کرے۔ حکومت نے مسئلہ کو حل کرنے کے بجائے، اس تحریک کو کچلنے کے لیے انتہائی اقدامات کرنے شروع کر دیے۔ پولیس کو حکم دیا گیا کہ وہ مجمع پر گولیاں چلائیں اور یوں ہزاروں مسلمان اپنے دین کی خاطر ان احتجاجی جلوسوں میں شہید کیے گئے۔ قادیانیوں نے بھی مسلمانوں کو بہیمانہ قتل کرنا شروع کیا، ہزاروں شہید کیے گئے اور ہزاروں کو جیل بھیج دیا گیا۔ بالآخر پورے پنجاب میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ مارشل لاء کے تحت عدالتوں نے سخت سزائیں دیں اور کچھ مشہور و معروف رہنماؤں کو سزائے موت سُنائی گئی۔ ان افراد میں مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا خلیل احمد قادری ولد مولانا ابوالحسنات قادری وغیرہ شامل تھے۔ بہر حال مسلمانانِ پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک کے دباؤ پر ''سزائے موت'' کو ''عمر

قید'' کی سزاؤں سے بدل دیا گیا۔

سانحہ ربوہ اور اُس کے نتائج:

میڈیکل کے طلبہ کا ایک گروپ بذریعہ ٹرین سیر و تفریح کرنے کے لیے جا رہا تھا، 22 مئی 1974ء کو وہ ربوہ سے گزرے، جسے پاکستان میں قادیانیوں کا مرکز (ہیڈ کوارٹر) کہا جا سکتا ہے، یہاں اُن کے اپنے نام نہاد ''خلیفہ'' کے علاوہ پاکستانی عمل داری نہیں چلتی۔ طلبہ نے وہاں سے گزرتے ہوئے ''ختمِ نبوت زندہ باد'' کے نعرے لگائے۔ جب یہ طلبہ ۲۹ مئی، ۱۹۷۴ء کو اُسی ٹرین سے واپسی میں ربوہ اسٹیشن سے گزرے تو ربوہ کے لوگ جو پہلے سے وہاں تیار کھڑے تھے، انہوں نے ان طلبہ پر چڑھائی کر کے مارنا شروع کر دیا، ٹرین وہاں رُکی رہی اور طلبہ کو بوگیوں سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور بُری طرح سے پیٹا گیا، انہیں سخت تکالیف دی گئیں، جس کی وجہ سے کئی طلبہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

یہ خبر پورے ملک میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلی، اہلِ پنجاب، جہاں قادیانیوں نے یہ ظلم کیا تھا، خاص طور پر اس کے خلاف اُٹھے۔ ایک مرتبہ پھر مسلمانانِ پاکستان منظم ہو کر سامنے آئے تا کہ اس مسئلہ کو ہمیشہ کے لیے حل کر سکیں۔ پھر سے جلوس واحتجاج کا سلسلہ شروع ہوا اور مختلف اجتماعات منعقد کیے گئے، بہت سے مطالبات حکومت کے سامنے رکھے گئے۔ تمام فرقوں سے تعلق رکھنے والے علماءِ پاکستان نے ایک مرکزی ادارے کو قائم کیا جس کا نام ''مرکزی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت'' رکھا، اس کا مقصد لوگوں کی بے چینی کو دور کرنا اور ان کی تحریک کو دیرینہ مسئلے کے مستقل حل کی جانب کوشش کرنا قرار پایا۔ کراچی کے مولانا یوسف بنوری (1908-1977ء) کو اس کا صدر، جبکہ حزب الاحناف لاہور کے مولانا محمود احمد رضوی ولد مولانا ابوالبرکات (1901-1978ء) کو اس کا جنرل سیکریٹری نامزد کیا گیا۔

اس تحریک کا آغاز بڑے پُرامن مگر پُختہ یقین اور اس عزمِ مصمّم کے ساتھ کیا گیا، کہ

اس بار یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہونا چاہیے۔ حکومتِ پاکستان نے ایک مرتبہ پھر جارحانہ انداز سے جواب دیا، علماء وطلبہ کو گرفتار کیا گیا۔ مسلسل آنسو گیس کا استعمال اور لاٹھی چارج کیا گیا، مگر لوگ جن کے ذہنوں میں ۱۹۵۳ء کی تازہ یادیں تھیں، انہوں نے خود کو سنبھالا اور حکومت کو پھر یہ موقع نہیں دیا کہ وہ ایک مرتبہ پھر مارشل لاء نافذ کرے اور اس معاملہ کو دبا سکے۔ لوگوں کا یہ پُرامن اور پختہ عزم بالآخر بار آور ہوا اور حکومت نے اس معاملہ کو قومی اسمبلی میں بھیج دیا۔

اس فیصلے کا اعلان پاکستان کے وزیرِ اعظم جناب ذو الفقار علی بھٹو (1928-1979ء) نے اُس وقت کیا جب مرکزی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے اعلان پر ملک گیر ہڑتال کی جا رہی تھی۔ وزیرِ اعظم نے اعلان کیا کہ اس مسئلہ کو قومی اسمبلی کے سامنے ۳۰ رجون، ۱۹۷۴ء کو پیش کیا جائے گا۔ اگرچہ یہ وعدہ کرلیا گیا تھا، تاہم پورے ملک کے لوگ ہوشیار رہے اور اس معاملہ پر مستقل نظر رکھے رہے۔ علماء وطلبہ نے ملک کے طول وعرض میں جا کر تقاریر کیں۔ جلوس نکالے گئے، یہ تمام چیزیں اس مسئلہ میں علماء وطلبہ کے اخلاص کا پتہ دیتی نظر آتی ہیں۔ حکومت ان پُرامن احتجاجوں سے بھی ناخوش ہوئی اور کئی رہنماؤں اور ہزاروں مسلمانوں کو قید میں ڈال دیا۔ اہلسنت کے ایک نامور عالم مولانا محمود شاہ صاحب (گجرات والے) نے لوگوں کو مزید تقویت بخشی اور رہا ہونے سے انکار کردیا، جس کی پاداش میں انہیں ملک کی مختلف جیلوں میں اذیتیں دی گئیں۔

قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ:

۳۰ رجون ۱۹۷۴ء کو مسلمانانِ پاکستان کی ایک طویل جدوجہد کے بعد، سارا معاملہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے سامنے دو قراردادوں کی صورت میں پیش کیا گیا۔ ان میں سے ایک قرارداد اُس وقت کے وزیرِ قانون جناب عبد الحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جبکہ دوسری حزبِ اختلاف نے، جسے مولانا شاہ احمد نورانی نے آگے بڑھایا، جو حزبِ اختلاف کے

پارلیمانی گروپ کے سیکریٹری اور جمعیت علماءِ پاکستان کے پارلیمانی گروپ کے رہنما اور جمعیت علماءِ پاکستان کے صدر بھی ہیں۔

یہ بھی قابلِ ذکر بات ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا کہ سوادِ اعظم مسلک حق اہلسنت کے چار علماء پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مولانا شاہ احمد نورانی (1926-2003ء) نے آئینِ پاکستان میں ''مسلمان'' کی تعریف شامل کرنے اور ''اسلام'' کو پاکستان کا ریاستی مذہب قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ بلا شبہ ان دونوں معاملات کی حمایت پوری حزبِ اختلاف نے کی، جس میں علماءِ دیوبند اور جماعتِ اسلامی کے وہ ممبران شامل تھے جنہوں نے شانہ بہ شانہ کام کیا تھا تاکہ یہ تجاویز منظور ہو کر آئینِ پاکستان کا حصہ بن جائیں۔

اب یہاں ہم ''قادیانیوں اور نام نہاد احمدیوں'' کی آئینی حیثیت بیان کرتے ہیں، یہ لوگ آئینِ پاکستان میں موجود مسلمان کی تعریف کے مطابق یقیناً کافر و غیر مسلم ہیں۔ یہ بھی جناب عبد الحفیظ پیرزادہ (1935-2015ء) کی جانب سے پیش کردہ حکومتی قرارداد کا ایک اہم نکتہ تھا۔ قائدِ حزبِ اختلاف مولانا شاہ احمد نورانی کی پیش کردہ قرارداد پر اپوزیشن کے ۳۷ ارکان نے دستخط کیے، جن میں نیشنل عوامی پارٹی، مفتی محمود (جمعیت علماءِ اسلام)، جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور (1927-2012ء)، چوہدری ظہور الٰہی (1921-1981ء) اور آزاد اُمیدوار حاجی مولیٰ بخش سومرو شامل ہیں۔

حزبِ اختلاف (Opposition) کی قرارداد:

- ہر گاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔
- نیز ہر گاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

- نیز ہر گاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔
- نیز ہر گاہ پوری اُمتِ مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اُسے مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔
- نیز ہر گاہ کہ ان کے پیروکار، چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔
- نیز ہر گاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ مکۃ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر انتظام چھ (6) اور دس (10) ر اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ایک سو چالیس (140) مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالمِ اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے، جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔
- اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تا کہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

اس قرارداد پر مندرجہ ذیل ارکان نے دستخط کیے تھے:

۱۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی　(1926-2003ء)

۲۔ مولانا مفتی محمود　(1980-1919ء)

۳۔ مولانا عبدالمصطفیٰ الازھری

۴۔ پروفیسر غفور احمد (1927-2012ء)

۵۔ مولانا سید محمد علی رضوی

۶۔ مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک (1912-1988ء)

۷۔ چوہدری ظہور الٰہی (1921-1981ء)

۸۔ سردار شیر باز مزاری (1930-2020ء)

۹۔ مولانا ظفر احمد انصاری (1908-1991ء)

۱۰۔ جناب عبدالحمید جتوئی (1922-2004ء)

۱۱۔ صاحبزادہ احمد رضا قصوری (پ1940ء)

۱۲۔ جناب محمود اعظم فاروقی　　۱۳۔ مولانا صدر الشہید

۱۴۔ مولانا نعمت اللہ　　۱۵۔ جناب عُمرا خان

۱۶۔ مخدوم نور محمد　　۱۷۔ جناب غلام فاروق

۱۸۔ سردار مولیٰ بخش سومرو

۱۹۔ سردار شوکت حیات خان (1915-1995ء)

۲۰۔ راؤ خورشید علی خان

۲۱۔ رئیس عطا محمد مری (1937-1998ء)

۲۲۔ حاجی علی احمد تالپور (1915-1987ء)

اس کے بعد حسبِ ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے:

۲۳۔ نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی　　۲۴۔ جناب کرم بخش اعوان

۲۵۔ مہر غلام حیدر بھروانہ　　۲۶۔ صاحبزادہ صفی اللہ

۲۷۔ ملک جہانگیر خان　　۲۸۔ جناب اکبر خان مہمند

۲۹۔حاجی صالح خان ۳۰۔خواجہ جمال محمد کوریجہ

۳۱۔جناب غلام حسن خان دھاندلہ ۳۲۔صاحبزادہ محمد نذیر سلطان

۳۳۔میاں ابراہیم برق ۳۴۔صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری

۳۵۔جناب عبدالسبحان خان ۳۶۔میجر جنرل جمالدار

اور ۳۷۔جناب عبدالمالک خان۔

قومی اسمبلی اور قراردادیں:

قومی اسمبلی نے یہ دونوں قراردادیں تمام ارکان پر مشتمل کل ایوانی خصوصی کمیٹی کے سپرد کیں تاکہ ان پر تفصیل سے بحث کے بعد اس کی حتمی رپورٹ پیش کرے۔ اس خصوصی کمیٹی نے بعد میں ایک اور خصوصی کمیٹی ترتیب دی جو قومی اسمبلی میں موجود مختلف جماعتوں کے رہنماؤں پر مشتمل تھی۔ جمعیت علماءِ پاکستان سے مولانا شاہ احمد نورانی، جماعتِ اسلامی سے پروفیسر غفور احمد، جمعیت علماءِ اسلام سے مفتی محمود، مسلم لیگ سے چوہدری ظہور الٰہی اور آزاد گروپ کی جانب سے مولیٰ بخش سومرو نے حزبِ اختلاف کی طرف سے نمائندگی کی، جبکہ حکومت کی جانب سے جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور مولانا کوثر نیازی (1934-1994ء) نے حکومتی نقطۂ نظر کی نمائندگی کی۔

ان دونوں کمیٹیوں نے اپنا کام شروع کیا، جبکہ اسمبلی سے باہر لوگوں کا احتجاج جاری رہا۔ پولیس کا رویہ روز بروز ظالمانہ ہوتا گیا۔ بحیثیت آخری نبی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ''ختمِ نبوت'' پر کسی کو تقریر کرنے کی اجازت نہ تھی، مساجد میں بھی لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی لگادی گئی تھی۔ دفعہ 144 کا نفاذ پورے ملک میں کردیا گیا تھا، جس کے تحت ایک جگہ پر چار یا چار سے زیادہ افراد کے اجتماع پر پابندی تھی۔ اخبارات وجرائد وغیرہ میں اس مسئلہ سے متعلق مسلمانوں کے احساسات وجذبات شائع کرنے پر پابندی عائد کردی گئی تھی۔ ان تمام تر پابندیوں کے باوجود لوگوں کی

جدوجہد جاری رہی، جو یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اپنا سب کچھ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کردیں گے۔ پورا پاکستان خصوصاً اہلِ پنجاب نے اس مسئلہ کو حل کروانے کے لیے گویا اپنا تمام تر چین وسکون اور آسائشوں کو ترک کیا یہاں تک کہ بھوک و پیاس کی تکالیف بھی برداشت کیں، کچھ لوگوں نے اس مقصد کے حصول کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ بھی پیش کیا، جن کی تعداد تقریباً چالیس ہے، جبکہ ہزاروں کو قید و بند کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں۔ اس سلسلے میں خصوصی خراجِ عقیدت سوادِ اعظم اہلسنت کے علماء ومشائخ کو پیش کرنا ضروری ہے، جنہوں نے مولانا عبد الستار خان نیازی اور مولانا محمود احمد رضوی وغیرہم کی سربراہی میں اپنا کردار ادا کیا، مولانا عبد الستار خان نیازی جمعیت علماءِ پاکستان کے جنرل سیکریٹری تھے۔ اسی طرح سوادِ اعظم کی طلبہ تنظیم "انجمن طلبہٗ اسلام" بھی مبارک باد کی مستحق ہے، اللہ تعالیٰ سب پر اپنی رحمت ورضوان کی بارش نازل فرمائے۔

مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبد المصطفیٰ الازہری دو محاذوں پر کوشش کررہے تھے، ایک جانب قومی اسمبلی اور اُس کی خصوصی کمیٹی میں اور دوسری جانب اس سے باہر ملک بھر میں لوگوں کے درمیان۔ لوگوں نے تمام تر پابندیوں کے باوجود ان حضرات کا بڑے والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا اور ان کے گرد ایک بہت بڑی تعداد میں جمع ہوجاتے، جہاں انہیں طلب کیا جاتا۔ یہ دونوں حضرات دن میں کمیٹی کی کارروائیوں میں حصہ لیتے جبکہ رات میں لوگوں کے پاس دور دراز علاقوں میں جا کر تقاریر کرتے۔ اسلام آباد میں تین ماہ قیام کے دوران ان حضرات نے صرف صوبہٗ پنجاب میں تقریباً چالیس ہزار میل کا سفر کیا۔ سوادِ اعظم مسلک حق اہلسنت، قومی اسمبلی کے چار علماءِ اہلسنت کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے، جن لوگوں نے بے لوث کوششوں کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اور مقام ومرتبہ کو واضح کیا، ان میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبد المصطفیٰ الازہری، مولانا سید محمود علی رضوی اور مولانا محمد ذاکر صاحب (رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین) شامل ہیں، سوادِ اعظم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے تا کہ یہ دینِ اسلام اور مسلمانانِ عالم کی خدمت کریں۔

کمیٹی کی کارروائیاں:

کمیٹی نے اپنی کارروائی اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر غور وخوض سے شروع کی۔ اسی دوران ربوہ کے مرزا ناصر (1909-1982ء) اور لاہور کے صدر الدین (1818-1981ء) نے کمیٹی سے درخواست کی کہ انہیں اپنے موقف کے دفاع میں گفتگو کا موقع دیا جائے۔ کمیٹی نے یہ درخواست منظور کی اور اپنے نقطۂ نظر کو کمیٹی کے سامنے پیش کرنے کو کہا۔ سب سے پہلے مرزا ناصر پیش ہوا، اُس نے ایک تحریری بیان پیش کیا جو در اصل اُس کا محضر نامہ تھا۔ اٹارنی جنرل جناب یحیی بختیار (1921-2003ء) نے تقریباً گیارہ روز تک اس محضر نامے پر جرح کی اور سوال اور جوابی سوال کیا۔ اٹارنی جنرل نے جو سوالات پوچھے انہیں کمیٹی کے ممبران خصوصاً علماء نے ترتیب دیا تھا۔ کارروائی کی تفصیلات کو یہاں ظاہر نہیں کیا جا سکتا، اس لیے کہ اسپیکر قومی اسمبلی کے حکم پر کمیٹی کی تمام کارروائی کو خُفیہ رکھنے کو کہا گیا ہے اور تمام ارکان سے بھی گزارش کی گئی ہے کہ وہ اسے ظاہر نہ کریں۔

تاہم اتنا کہا جا سکتا ہے کہ مرزا ناصر نے کمیٹی کے سامنے اپنے عقائد ونظریات کا بیان کرتے ہوئے واضح طور پر یہ تسلیم کیا کہ اُن کے عقیدے کے مطابق مرزا غلام احمد (1839-1908ء)، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسیحِ موعود اور اُمتی نبی ہے۔ قومی اسمبلی کے وہ ممبران جو اِس مذہب سے ناواقف تھے انہیں اس مذہب کی حقیقت جاننے کے لیے مرزا ناصر کا یہ اقرار ہی کافی تھا کیونکہ اس اقرار کے مطابق درحقیقت قادیانی غیر مسلم اور کافر ہیں، کہ اُس مذہب کی پیروی کر رہے ہیں جو اسلام اور اس کی تعلیمات سے متصادم ہے۔

کمیٹی کو اس مسئلہ پر فیصلہ دینے میں تین ماہ لگے، قادیانیوں کو اپنی صفائی اور دفاع کا پورا موقع دیا گیا مگر وہ علماءِ کرام کے مضبوط دلائل کے سامنے اُسی طرح ناکام ہوئے جس طرح اُن کے سردار مرزا غلام احمد کو علماءِ کرام سے بُری طرح شکست کا سامنا

کرنا پڑا تھا۔ ۶ر ستمبر ۱۹۷۴ کو خصوصی کمیٹی کے ممبران کی وزیرِ اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ چار طویل نشستوں کے بعد، اُس تاریخی فیصلے کا وقت آ خر آ ہی گیا، چنانچہ ۷ر ستمبر کو پوری قوم فیصلے کے انتظار میں تھی، بڑی بے چینی کی کیفیت تھی۔ لوگ ریڈیو اور ٹیلی وژن کے سامنے فیصلہ سُننے کے لیے بیٹھے تھے۔ تجارتی، سیاسی اور تعلیمی مراکز الغرض تمام جگہوں پر لوگوں کے ذہنوں میں صرف قومی اسمبلی کے اسی فیصلے کا ذکر تھا۔ اس دن تین بج کر تیس منٹ پر خصوصی کمیٹی نے اپنا متفقہ فیصلہ قومی اسمبلی کو پیش کیا۔ رپورٹ کو قبول کیا گیا اور اُس کے مطابق آئین میں ترمیم ہوئی۔ اُسی دن شام سات بجے سینیٹ نے بھی اس کی منظوری دے دی۔ اس طرح وہ تاریخ ساز فیصلہ ہوا کہ قادیانی اور لاہوری ایک غیر مسلم اقلیت ہیں۔

لوگوں کی چار ماہ کی اَن تھک جدوجہد بالآخر اس تاریخ ساز فیصلے پر منتج ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت وہدایت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ کرم سے اہلیانِ پاکستان اس قابل ہوئے کہ انہوں نے مرزائی فتنے کا پردہ چاک کیا۔ یہ یقیناً ایک بہت بڑی کامیابی ہے جس کا سہرا عوام اور علماء کرام کے سر ہے، کیونکہ شروع میں بظاہر حکومت کی کوئی خواہش نظر نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس معاملہ کی نزاکت کو سمجھے۔ بظاہر اس حکومت سے اُمید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی تھی، جو نام نہاد سوشلسٹ افراد پر مشتمل تھی، کہ وہ اس معاملہ پر لوگوں کے مطالبہ پر متفق ہو جائیں۔ برسرِ اقتدار پارٹی کے اکثر ارکان نے اس معاملہ کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لیا تھا، کیونکہ ان لوگوں کے خیال میں یہ محض ایک فرقہ وارانہ مسئلہ تھا۔ یہ تو تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے چھوٹے، بڑے، جوان و پیرانہ سال مسلمانوں کی ہمت اور حوصلہ تھا، کہ حکومت مجبور ہوئی اور برصغیر کے مسلمانوں کے بنیادی اور دیرینہ مطالبے کو تسلیم کیا۔

پاکستان کی قومی اسمبلی، جو اکثریت میں پاکستانی مسلمانوں کی نمائندہ ہے، نے ایک نہایت درست اور جمہوری فیصلہ کیا۔ کیونکہ اگر برطانوی پارلیمنٹ، سکھوں کی پوزیشن کا تعین کرسکتی ہے اور پروٹسٹینٹ (Protestant) فرقے کے خلاف کسی قسم کی گفتگو کی

اجازت نہیں دے سکتی، اسی طرح نام نہاد ترقی یافتہ اشتراکی ممالک (Socialist Countries) مثلِ روس اور چین کسی طرح بھی Communism، کارل مارکس، لینن اور ماؤ (Mao) کے خلاف کسی قسم کی گفتگو سُننا گوارا نہیں کر سکتے، تو ملکِ پاکستان، جو خالصتاً نظریاتی طور پر اسلامی ریاست ہے، اور اس کی قومی اسمبلی کو، اُن لوگوں کے بارے میں گفتگو اور اُن کا مقام متعین کرنے سے کیا چیز روک سکتی ہے، جو اسلام اور اُس کے بنیادی عقائد کے خلاف اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کام کر رہے ہیں۔ اگر اسلام ایک مذہب ہے تو سوشلزم اور کمیونزم بھی ایک مذہب ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے اسلام میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جاتا ہے جو اس جہاں کا خالق اور پروردگار ہے، سوشلزم میں مخلوق پر ایمان لایا جاتا ہے جیسے کارل مارکس (1818-1883ء)، لینن (1870-1924ء) اور ماؤ (1893-1976ء)۔ اسلام اور سوشلزم دونوں بندگی کی تبلیغ کرتے ہیں، اسلام اللہ تعالیٰ کی جبکہ سوشلزم انسانوں کی جیسے مارکس اور لینن وغیرہ۔

پاکستان ایک اسلامی جمہوری ریاست ہے، یہاں کا ریاستی مذہب ''اسلام'' ہے۔ کسی بھی اسلام کے دعویدار کو مسلمانوں کے بنیادی عقائد کو سبوتاژ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اسلام تحمل و بردباری کی تعلیم دیتا ہے۔ مسلمان اپنے ظاہر میں، مسلمانوں اور غیر مسلم کے لیے فراخ دل (Liberal) ہے، لیکن اُن لوگوں کے لیے ہرگز نہیں جو دعوئ اسلام کے باوجود اسلام کو بدنام اور اسے نقصان پہچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ نہ اُن لوگوں کے لیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں ایسے توہین آمیز کلمات کہتے ہیں کہ جن کی جسارت ایک غیر مسلم بھی نہیں کرے گا۔

لہٰذا یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا اولین فرض تھا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام و مرتبے کا آئینِ پاکستان میں تحفظ کریں۔ یہ کام انجام پا چکا ہے اور اس مقدس کام کے انجام پر قومی اسمبلی کے تمام ارکان، پوری ملتِ اسلامیہ کی جانب سے ''دلی مبارک باد'' کے مستحق ہیں۔

اس تاریخی فیصلہ کے بعد قادیانیوں اور نام نہاد احمدیوں نے مسلمانانِ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا شروع کیا اور خصوصاً پاکستان کی قومی اسمبلی کے اس دانشمندانہ فیصلے کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ یہ لوگ عالمِ اسلام کے مسلمانوں کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، وہ اس طرح کہ اپنی باطل تعلیمات اور اصل حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں، نیز اس طرح وہ بہت سے مسلمانوں کو بہکا بھی چکے ہیں۔

اسی لیے ایسے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے اور دیگر لوگوں کی معلومات کے لیے اب ہم پاکستان قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی وہ رپورٹ اور ترامیم کا بل، نیز قادیانیوں اور نام نہام احمدیوں کے بنیادی عقائد کا ذکر بھی ذیل میں کرتے ہیں۔

قرارداد کا متن:

قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی قرار دیتی ہے کہ حسبِ ذیل سفارشات غور و خوض اور منظوری کے لیے قومی اسمبلی کو بھیجی جائیں۔ پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی جسے اس کی رہبر کمیٹی اور سب کمیٹی کی مدد حاصل تھی، اپنے سامنے یا قومی اسمبلی کی طرف سے حوالے کی جانے والی قراردادوں پر غور کرنے اور دستاویزات اور گواہوں بشمول سربراہانِ انجمنِ احمدیہ ربوہ و انجمنِ احمدیہ اِشاعتِ اسلام لاہور کے بیانات کا جائزہ لینے کے بعد قومی اسمبلی کے سامنے درج ذیل سفارشات پیش کرتی ہے:

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسبِ ذیل ترمیم کی جائے:

(اول) دفعہ 106 (3) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم) دفعہ 260 میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295 (الف) میں حسبِ ذیل تشریح درج کی جائے: ''کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ 260 کی شق (3) کی تصریحات کے مطابق محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ

دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا''۔

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ 1973ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد 1974ء میں منتجہ قانونی اور ضابطے کی ترمیمات کی جائیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، کے جان ومال، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا۔

دستخط:

۱۔عبدالحفیظ پیرزادہ
۲۔مولانا شاہ احمد نورانی
۳۔مولانا مفتی محمود
۴۔پروفیسر غفور احمد
۵۔غلام فاروق
۶۔چوہدری ظہور الٰہی
۷۔سردار مولا بخش سومرو

ترمیم کا تاریخی بل:

مزید یہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اور مقاصد کے لیے جن کا ذکر ذیل میں آئے گا، ترمیم کرنا ضروری تھا، لہٰذا حسبِ ذیل قانون منظور کیا جاتا ہے:

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز

(۱)۔ یہ قانون آئین میں دوسری ترمیم کا قانون مجریہ 1974ء کہلائے گا۔

(۲)۔ یہ قانون فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 106 کی دفعہ (3) میں لفظ ''فرقے'' کے بعد ''قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ'' (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کے افراد کے الفاظ شامل کیے جائیں گے۔

۳۔ آئین کے آرٹیکل 260 میں دفعہ (2) کے بعد حسبِ ذیل نئی دفعہ شامل کی جائے گی:

''جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر مکمل اور غیر مشروط یقین نہ رکھتا ہو، یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم یا اِظہار کی صورت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو، یا اس قسم کے دعویدار کو نبی یا مصلح مانتا ہو، وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے تحت مسلمان نہیں ہے''۔

مقاصد اور اسباب:

چونکہ قومی اسمبلی نے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے اس بل کو منظور کیا، لہٰذا یہ بل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں ترمیم کرتے ہوئے یہ اعلان کرتا ہے ''جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حتمی اور غیر مشروط ختمِ نبوت میں یقین نہیں رکھتا، یا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یا کسی بھی لفظ یا بیان کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک ایسے دعویدار کو نبی تسلیم کرتا ہے، یا کہ مذہبی مصلح جانتا ہے، وہ آئین یا قانون کی رو سے مسلمان نہیں ہے''۔

عبدالحفیظ پیرزادہ: (وزیرِ قانون وانچارج خصوصی کمیٹی)

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد ونظریات:

دعویٰ نبوت:

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور روزِ قیامت پر ایمان لانے کے بعد دینِ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان لانا بھی ہے۔ یہ کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے بلکہ اُتنا ہی پُرانا ہے جتنا کہ اسلام۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ ظاہری میں بھی بعض لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا، ان میں مسیلمہ کذاب بھی شامل ہے، جسے کبھی نبی تسلیم نہیں کیا گیا بلکہ پہلے خلیفۃ المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس کذاب کے جھوٹے دعوے اور افترا مشہور ہوئے۔ اسلام میں شروع دن سے ہی مسلمانوں نے ایسے جھوٹے دعویداروں کو غیر مسلم و کافر قرار دیا اور اس سلسلے میں کوئی دو رائے نہیں۔

قادیان کے اس نئے جھوٹے دعویدار کو بھی برِصغیر پاک وہند اور دنیا کے دیگر ملکوں کے علماءِ کرام نے بیسویں صدی کی ابتدا میں غیر مسلم و کافر قرار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرح کے جھوٹے دعویداروں کے بارے میں ہمیں خبردار کر چکے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہ ہوں، اُن میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔۔۔ الخ۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر بڑے واضح انداز سے عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے، چند آیاتِ قرآنی ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۝ (الاحزاب:40:33) ترجمہ: محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

یہاں لفظ ''خاتم'' کا غلط ترجمہ قادیانیوں کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ جو معنیٰ یہ لوگ بیان کرتے ہیں وہ اُس معنی کے خلاف ہے جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حضراتِ صحابۂ کرام، مفسرینِ عظام اور علماءِ دین (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے پہنچا ہے، نیز یہ سراسر پوری دنیا کے مسلمانوں کے اجماع کے خلاف بھی ہے۔ ضروریاتِ اسلام میں سے صرف یہ ضروری نہیں کہ قرآن کریم کے الفاظ کو مان لیا جائے بلکہ اُن معانی کو بھی تسلیم کیا جائے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابۂ کرام، علماءِ دین اور ائمۂ مجتہدین نے بیان کیے اور یہ معانی ہمیں نسل در نسل براہِ راست بنا کسی انقطاع کے ملے ہیں۔ لہٰذا ''خاتم'' کا معنی ہے ختم کرنے والا، سب سے آخر، جس کے بعد کوئی نہ ہو۔

۲۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ 3:5)
ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں مذکورہ آیت میں دو چیزوں کی تکمیل کا اعلان فرمایا ہے، ایک: دین اور دوسری نعمت۔ یہ بات معلوم ہے کہ سب سے اہم و اعلیٰ نعمت، کہ جس کے سبب سے ساری نعمتیں ملیں، وہ ہمارے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکت ہے، قیامت تک نہ تو کوئی نیا دین ہوگا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی۔

۳- وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ○ (البقرہ 4:2) ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب! تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نیا نبی یا رسول ہوگا اور نہ کوئی نئی وحی اُترے گی۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بصورتِ وحی نازل کیا گیا ہے اُسی پر ایمان لانا ہے۔ کسی بھی صورت میں نئے نبی کی آمد کا مسلمانوں کو نہیں بتایا گیا۔ قادیانی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، جب وہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان تو بطور نبی حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یقین رکھتے ہیں۔ یہ بات اس طرح درست نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام پہلے تشریف لائے تھے، بے شک اب وہ دوبارہ تشریف لائیں گے، مگر بطور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام جو پہلے سے نبی ہیں، وہ تشریف لا کر یہ دعویٰ نہیں کریں گے کہ میں کوئی نیا نبی ہوں، جس طرح یہ جھوٹا نبی غلام احمد قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ایک نیا نبی ہے۔

مذکورہ آیات کے علاوہ بھی بے شمار قرآنی آیات ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمِ نبوت کو ثابت کرتی ہیں، اس رسالہ کے حجم کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہم اُن تمام آیات کو یہاں ذکر نہیں کر سکتے۔

اب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کی جانب آتے ہیں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے روز اوّلین و آخرین جب ہر جگہ سے مایوس ہو جائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے:

یَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰہِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِیَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ

حضور! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیے ہیں، حضور! ہماری شفاعت فرمائیں۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: انبیاء، بنی اسرائیل کی قیادت فرماتے تھے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آ جاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ عنقریب بہت سے خلفاء ہوں گے۔

لہٰذا اگر اب کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد یہ دعوی کرتا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں نبی ہے، تو وہ جھوٹا اور دھوکے باز ہے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ یعنی: میں سب نبیوں میں آخر ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں واضح طور پر لفظ ''خاتم'' کا معنی بتایا گیا ہے، یہ لفظ قرآن کریم میں بھی وارد ہوا ہے قادیانی اس کی غلط تشریح کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود ''خاتم النبیین'' کا معنی بتایا کہ ''میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاص وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچّوں میں چھوڑے جاتے ہیں؟! فرمایا: اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ

هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ۔یعنی: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے، ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔

حضرت ہارون علیہ السلام، سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور نبی بھی تھے، اگرچہ غیر تشریعی۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے ذہنوں سے یہ شک بھی زائل فرمادیا کہ کہیں میرے تبوک جانے کے بعد تم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح کا نبی نہ مان لینا۔

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ

بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔

مذکورہ بالا آیات و احادیث نبوی عالمِ اسلام کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے لیے کافی ہیں۔ دیگر کئی آیات و احادیثِ نبویہ بھی عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے مذکورہ معتدل نقطۂ نظر کے ثبوت کے لیے موجود ہیں، لیکن اختصار کے پیش نظر اُن سب کو نقل کرنا یہاں ممکن نہیں۔

جھوٹے مدعیِ نبوت کے عقائد اور تحریرات کا نمونہ:

۱۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء، ص 11، روحانی خزائن، ج 18، ص 321)

۲۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقۃ الوحی، ص 387، روحانی خزائن، ج 22، ص 503)

۳۔ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ قرآن کریم پر۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقۃ الوحی، ص220، روحانی خزائن، ج22، ص220)

۴۔ خدا نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء)

۵۔ میں، مرزا غلام احمد قادیانی مسیحِ موعود، امامِ وقت، مصلح اور اللہ کا ظلی نبی اور رسول ہوں، مجھ پر اللہ کی وحی آتی ہے۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، تازیانہ عبرت)

۶۔ وحیِ الٰہی کا سلسلہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ختم نہیں ہوا۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، تازیانہ عبرت)

۷۔ تین ہزار معجزات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظہور میں آئے اور مجھ سے دس لاکھ۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تحفہ گولڑویہ، ص67، روحانی خزائن، ج17، ص153)

۸۔ اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے، لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، چشمہ معرفت، ص317، روحانی خزائن، ج23، ص332)

مرزا صاحب حکومتِ برطانیہ کے حامی:

اتنا کہنا کافی ہے کہ مرزا غلام احمد کا بنیادی مقصد اور اُس کے مذہب کے پسِ پردہ متحرک قوت کا مقصد برصغیر پاک و ہند میں سلطنتِ برطانیہ کی قیادت کو مضبوط کرنا تھا۔ یہاں پر بسنے والے مسلمان آہستہ آہستہ بیدار ہو رہے تھے اور برطانوی حکومت کو معلوم تھا کہ یہ اُن کی نو آبادیاتی پالیسیوں کے خلاف خطرہ ہے۔ لہٰذا انہوں نے مرزا غلام احمد کی حفاظت کی اور اُسے تیار کر کے اُس کے جھوٹے مذہب کے ذریعے مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کے لیے استعمال کیا۔ مرزا غلام احمد نے برطانوی آوردہ کے طور پر اپنی ساری زندگی برطانوی آقاؤں کی تعریف و توصیف میں بسر کی۔ کئی مرتبہ برطانیہ نے مسلمانوں کے غیض و غضب سے مرزا صاحب کو بچایا، کیونکہ انہیں اندازہ تھا کہ مرزا صاحب کے خود ساختہ

مذہب کے ذریعے مسلمانوں کے اتحاد کو کمزور کرنے کا موقع ہے۔ ذیل میں اس جھوٹے نبی کے اقوال ہی کسی کو قائل کرنے کے لیے کافی ہیں کہ جو شخص خود کو خدا کا بندہ کہتا پھرتا ہے وہ تو صرف اپنے برطانوی آقاؤں کا غلام ہے:

۱۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بارے میں مرزا صاحب کہتے ہیں:

ان لوگوں (مسلمانوں) نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، روحانی خزائن)

۲۔ سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں
۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، شہادت القرآن، ص 84، روحانی خزائن، ج 6، ص 380)

۳۔ گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں سے ایک نعمت ہے، یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے یہ سلطنت مسلمانوں کے لیے آسمانی برکت کا حکم رکھتی ہے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، براہین احمدیہ، ص 40، روحانی خزائن، ج 1، ص 140)

۴۔ میں اور میری جماعت اس اُصول کے پابند ہیں کہ محسن گورنمنٹ برطانیہ کی سچی اطاعت اور سچی شکرگزاری کی جائے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، کشف الغطاء، ص 37، روحانی خزائن، ج 14، ص 213)

۵۔ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تریاق القلوب، ص 28، روحانی خزائن، ج 15، ص 156)

۶۔ میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے ''اُولی الأمر'' میں داخل کریں۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، ضرورۃ الامام، ص 23، روحانی خزائن، ج 13، ص 493)

۷۔ ایک رسالہ حضرت قیصرۂ ہند دام اقبالہا کے نام سے تالیف کر کے اور اس کا نام تحفۂ

قیصریہ رکھ کر جناب ممدوحہ کی خدمت میں بطور درویشانہ تحفہ کے ارسال کیا تھا اور مجھے قوی یقین تھا کہ اس کے جواب سے مجھے عزت دی جائے گی اور اُمید سے بڑھ کر میری سرفرازی کا موجب ہوگا۔۔۔مگر مجھے نہایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں ممنون نہیں کیا گیا۔۔۔لہٰذا اُس حسنِ ظن نے جو میں حضور ملکہ معظمہ دام اقبالہا کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحفہ یعنی رسالہ تحفہ قیصریہ کی طرف سے جناب ممدوحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی حاصل کروں۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ستارہ قیصر ص 2، روحانی خزائن، ج 15 ص 110)

مرزا غلام احمد اور منسوخِ جہاد:

مرزا غلام احمد اپنے برطانوی آقاؤں کی اندھی محبت میں اتنا آگے بڑھا کہ اُس نے جہاد جیسے مقدس فرض کو منسوخ قرار دے دیا، چنانچہ وہ ''خطبۂ الہامیہ'' ص ۲۸ پر لکھتا ہے:

''آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان و صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے''۔

مرزا غلام احمد کے اس اعلان کے بعد اب ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ آیا مرزا صاحب ایک سچے مسلمان تھے یا منافق۔ یہاں قادیان کے جھوٹے نبی نے واضح طور پر ارکانِ اسلام میں سے ایک رُکن جہاد کا انکار کیا ہے، تاکہ وہ اپنے برطانوی آقاؤں کو خوش کر سکے۔ جیسا کہ شروع میں بتایا جا چکا ہے کہ دشمنوں سے جہاد کرنا اور شہادت کی جستجو کرنا ہمیشہ سے مسلمانوں کی خواہش و مقصد رہا ہے۔

مرزا غلام احمد جہاد کو منسوخ قرار دے کر مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کو تباہ کرنا چاہتا ہے، یہ اتحاد و یکجہتی، برطانوی حکومت کے لیے ایک بڑا خطرہ تھی، کیونکہ انگریز جانتا تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے شوقِ جہاد نکالے بغیر برصغیر پاک و ہند پر حکومت ممکن نہیں۔

مرزا کے اس موقف کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مبارک فرمان پیش کیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُّقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ))

یہ دین قائم رہے گا اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت جہاد کرتی رہے گی حتی کہ قیامت قائم ہو جائے۔

مرزا خود اس بات کا اقرار اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' میں کر چکا ہے کہ جہاد کے خلاف کئی کُتب اور پمفلٹ لکھے، جن میں نہ صرف جہاد کے خلاف لکھا گیا بلکہ برطانیہ کی اندھی فرمانبرداری کی ترغیب بھی دلائی۔

مرزا غلام احمد کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ:

۱۔ اپنی کتاب ''نجم الھدیٰ'' میں اپنے مخالفین کے لیے یہ کلمات استعمال کیے ہیں: ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور اُن کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، نجم الھدیٰ ص 53، روحانی خزائن، ج 14 ص 53)

۲۔ ایک اور جگہ لکھتا ہے: ''میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے، اور اُسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی''۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، آئینہ کمالات اسلام ص 547، روحانی خزائن، ج 5 ص 548)

۳۔ مجھے الہام ہوا جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا وہ جہنمی ہے۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، طبع چہارم ص 280)

۴۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، انوار خلافت، ص 90، مندرجہ انوار العلوم، ج 3، ص 148)

جو زبان مرزا نے اپنے مخالفین کے لیے استعمال کی ہے، اس سے واضح ہوتا ہے

کہ وہ سچا نبی نہیں تھا۔ اس قدر گندی زبان صرف ایک بازاری آدمی استعمال کرسکتا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا کوئی نبی۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے مخالفوں کی تکالیف پر صبر کیا اور اذیتوں اور گالیوں کے جواب میں کبھی ایسی زبان کا استعمال نہ کیا جس طرح مرزا نے کیا ہے۔ ان تمام باتوں سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کسی پاگل اور فاتر العقل شخص کی باتیں ہیں۔ انسان حیرت کرتا ہے کہ آیا دیگر لوگوں کو کیا چیز آمادہ کرے گی کہ وہ ایسے ذہنی مریض کو اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام و اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخیاں:

۱۔ جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ خود کو یقیناً نبی کے حواریوں (صحابہ) سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا خود تو (کسی نبی سے) بہتر نہیں تھا، لہٰذا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں شروع کر دیں، مثلاً حقیقۃ الوحی میں کہتا ہے: ''مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔ (قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقۃ الوحی)

۲۔ ایک جگہ لکھتا ہے:

> میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، مجموعہ اشتہارات، ج3، ص278)

۳۔ کہیں کہتا ہے:

> ''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اُس کو تم چھوڑتے ہو اور مُردہ علی کی

تلاش کرتے ہو۔'' (قادیانی، غلام احمد، مرزا، ملفوظات احمدیہ، ج 1، ص 400)

۴۔ کسی جگہ لکھتا ہے:

''اے قومِ شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے، کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء، ص 17، روحانی خزائن، ج 18، ص 233)

اختتامیہ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی مذکورہ بالا تحریرات واقوال اور اس کی جسارتیں محض بطورِ مثال کے پیش کی گئی ہیں، ورنہ اس کی تمام تحریرات اس قسم کی بکواسات اور بے ہودہ باتوں سے پُر ہیں۔ مجھے پورا یقین ہے کہ کوئی بھی ذی شعور شخص جو دین ومذہب سے رغبت رکھتا ہے، وہ کبھی قادیان کے اس جھوٹے اور بے بنیاد ''مذہب'' کو نہیں قبول کرے گا، ہاں یہ ضرور ہے کہ ایسا شخص اس جھوٹے مدعیِ نبوت کی تحریرات اور اس کے عقائد ونظریات دیکھ کر رد ضرور کر دے گا۔

دنیا کے مسلمانوں سے اپیل:

میں دنیا بھر کے مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اُس دشمن کو پہچانیں جو بڑی خاموشی سے آپ لوگوں میں کام کر رہا ہے۔ ہرگز قادیانیوں اور احمدیوں کی جھوٹی تبلیغ سے دھوکہ نہ کھایئے گا، جو اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہے ہیں۔ وطنِ عزیز پاکستان میں ان کے مذہب کو جھوٹا قرار دے کر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے۔ اس جھوٹے مذہب کی حقیقت کو، قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے سے جانا جا سکتا ہے، جہاں قادیانی اپنے اس نومولود مذہب کا دفاع نہیں کر سکے اور قومی اسمبلی کے غیر جانب دار ممبروں کو یہ باور نہ کرا سکے

کہ یہ لوگ ''مسلمان'' ہیں، لہٰذا پوری دنیا میں اس مذہب کا کیا مستقبل ہوسکتا ہے؟! اے مسلمانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دیوانو! اپنے رحیم و مشفق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعظیم کرو اور اُن کا چرچا کرو، ان سے رہنمائی، حفاظت اور شفاعت کا سوال کرو۔ سچی ہدایت اور اپنے دلوں میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اجاگر کرنے کے لیے پاکستان و بیرونِ ملک کے علماء و مشائخِ اہلسنت کی صحبت میں جاؤ، اُن کی کتابوں کا مطالعہ کرو اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا تعلق ورلڈ اسلامک مشن بریڈفورڈ اور پاکستان میں موجود جمعیت علماءِ پاکستان، کراچی، لاہور اور مکتبۂ رضویہ گاڑی کھاتہ کراچی میں قائم دفاتر سے جوڑو۔

اللہ تعالیٰ مجھے، آپ کو اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو اس عظیم فتنۂ قادیانیت کے خطرات سے محفوظ فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وانا خاتم النبيين لانبی بعدی

[الحديث]

القاديانية اقلية غير مسلمة

[القرار التاريخي للمجلس النيابي]

بقلم

الاستاذ شاه فريد الحق

[نائب الرئيس لجمعية الدعوة الاسلامية العالمية]

نقله الى العربية

جلال الدين احمد نوری

[رئيس التحرير لجمعية الدعوة العربية كراتشی]

الاهداء

الى سماعة الداعية الاسلامى الكبير

مولانا شاه احمد نورانى الصديقى

عضو المجلس النيابى (سابقًا)

رئيس جمعية علماء الباكستان

ورئيس جمعية الدعوة

الاسلامية العالية

تعريف بثلاثة من نقاد القاديانية

التحرير: الدكتور ممتاز احمد سديدى

فی عصرنا الراهن يقوم عدد كبير من العلماء بالرد على القاديانية ونحن فيما يلى نقوم بتعريف ثلاثه من نقاد القاديانية وجهودهم، ولك للعدد الخاص الذى تصدره مجلة "المنتهى" عن القاديانية، وهذا مجرد خطة لمشروع كبير على هذا النهج والذى سيقوم الباحثون بتكميله فى المستقبل ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔

(۱) الأستاذ السيد شاه فريد الحق بن السيد بشير الحق الجيلانى الحسنى والذى ولد فى اسوة دينية وصوفية فى قرية اسكندربور الواقعة فى اقليم اوتار پرديش بالهند عام ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳م۔ وانتقل الى رحمة الله تعالى سنة ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۱م ودفن فى مدينة كراتشى۔

لقد فال درجة البكالوريوس من جامعة آغرة عام ۱۹۵۶م ثم حصل على درجة الماجستير من جامعة مسلم على كره عام ۱۹۵۶م اضافة الى شهادة البكالوريوس فى القانون۔

اكرمه الشيخ المفتى محمد عبيد الرحمن رشيدى بالاجازة فى الطرق الصوفية، كما اجازه فى الطريقة القادرية مولانا ضياء الدين احمد المدنى۔

كان السيد شاه فريد الحق من مؤيدى حركة استقلال پاكستان والدعاة اليها لذا هاجر من الهند ايى باكستان بعد اكمال الدراسة عام ۱۹۵۸م وأقام بمدينة كراتشى۔ واشتغل بالمحاماة الا انه بعد عام واحد

تنحی عن المحاماة اذ انه عین محاضرا بالکلیة الاسلامیة بکراتشی۔ ثم قام بمهمة التدریس بجامعة کراتشی بجانب قیامه بالقدر بس فی الکلیة الاسلامیة، وکان فیما بعد مؤسا وعمیر الکلیة ملیر االقومیة بکراتشی۔

دخل السید شاه فرید الحق مجال السیاسة الباکستان فیه عام ۱۹۷۰م والتحق بجنوب جمعیة علماء باکستان، فانتخب عضوا لبرلمان السند الاقلیمی ثم عُین قائدا بحرلمانیا لحزبه، کما انه ظل قائد حزب الاختلاف فی برلمان اقلیم السند من غرة مایو ۱۹۷۲م الی ۳ فبرایر ۱۹۷۷م، وانه بوصفه قائد حزب الاختلاف قدم قرار الی المتحدث باسم البرلمان بتوقیع ثلاثة عشر عضوا من اعضاد البرلمان للحکم علی الفئة القادیانیة کافلیة غیر مسلمة۔ وانه کان قد قام بهمة ضربة ازدحام العجلة لتحقیق الهدف المذکور آنفا۔ وانه تحمل متاکل الحبس والسجن من اجل تنفیذ النظام الاسلامی واستمر فی اللکفاح الیاسی، وانه خالف التقسیم علی الاساس اللسانی وواجه الظلم والتهدیدات بالصبر والاستقامة الایمانیة، وهکذا ظل فضیلة زمیلا مساعدا المولانا الشاه احمد النورانی فی جهده الدعویة والسیاسیة۔ لقد تم تنصیبه امینا عامالرحب جمعیة علماء باکستان، ثم حاز منصب نائب الرئیس، ثم ممثل الرئیس، واخبرا حصل علی منصب الرئیس بعد رحیل مولانا الشاه احمد النورانی الی دارالافرة، وکان فضیلة رئیس الجنة التی قامت باعداد الدستور لجمعیة علماء باکستان والذی صدر فی ۲۴ ستمبر ۱۹۷۹م۔

لقد کان السید الشاه فرید الدین نائب رئیس لجمعیة الدعوة الاسلامیة العالمیة فقام الزیارة الدعویة الی کل من اوروبا، وامریکا، وافریقیا الجنوبیة ونیروبی وماریش وعید ذلک من البلاد برفقة مولانا الشاه احمد النورانی و مولانا عبدالستار النیازی وانه خلال زیاراته الی

البلاد المذكورة آنفا ظل برد على طائفة القاديانية فى تلك البلاد۔ اضافة الى ذلك ظل فضيلته عضوا للمجالس الحكومية مثل مجلس الفكر الاسلامى، ومجلس الزكاة الفيدر الى قرابة ثلاث سنواته۔

لقد ادرجت مؤلفاته الثلاثة: دستور الحكومة الباكستانية، ودساتير العالم المدينة، والسياسية النظرية فى المناہج والمقررات الدراسيه بقسم القانون لجامعة كراتشى۔ هذا و قام فضيلته هو بالترجمة الاعلبرية لترجمة معانى القرآن الدرسية التى قام فيها الامام احمد رضا خان باسم "كنز الايمان" خلال سبع مغواث، كما انه أُصدر المجلة الانجليزThe Message intermtic??? من مكتب جمعية الدعوة الاسلامية العالمية بكراتشى الترجمة الانجليزية لكنز الايمان تطبع فى هذه المجلة لمدة طويله، ثم طبعت هذه الترجمة الانجليزية مع المتن العربى من المكتب نفسه وثم توز فى ارجاء العالم، وطبعت الترجمة الانجليزية يعشاه امرا من الموخرة والتى كان قد شرح بها السيد محمد نعيم الدين المراد آبادى اسم "خزائن العرفان" فى اعداد المجلة الانجليزية The Message من ١٩٩٠ ماى ٢٠٠١م۔

ومن المؤلفات الانجليزيه للسيد الشاه فريد الحق كتاب عن الصلاة باسم The Pooyer salat وقد طبع هذا الكتاب ايضا فى المجلة الانجليزية المذكورة آنفا۔

عقد كتب مقاله انجليزيا عن تنة القاديانية وطبعه فى مجلته المذكورة آنفا فى عددها الصادر فى نوفيمبر و ديسيمبر ١٩٧٦م وذلك تحت عنوان:

"The Historic 1914 Moment." (P: 23-26)

وقد الَّفَ کتابا باللغة الاردية تحت عنوان "الضربة الاخيرة على القاديانية" ثم ترجمة الى اللغة الانجليزية بعنوان:

Last Blow to Qadiyaniat."

فقامت جمعية الدعوة الاسلامية العالمية بطبع هذا الكتاب وتوزلعه فى العالم۔

(٢) وُلد مولانا الدكتور جلال الدين احمد النورى بن محمد اسحاق (١٣٧٥ھ/١٩٥٦م) فى مدينة كراتشى۔ حصل على درجة البكالويوس عام١٩٧٦م من جامعة بغداد، وحصل على وبلوم فى القانون الاسلامى من جامعة الازهر بالقاهره، وحصل على شهادة الدعوة الاسلامية من جامعة الامام بالرياض۔ لقد اكمل المناهج والمقررات لتنظم المدارس باكستان عام ١٩٨١م وحصل على درجة الماجستير فى اسلاميات و واللغة العربية من جامعه كراتشى سنة ١٩٨٢ء وقال درجة الدكتوراة عام ١٩٨٩م من جامعة كراتشى باعداد بحث علمى تحت عنوان: "الامام ابن دقيق العيد، حياته وآثاره"۔

ظل الدكتور جلال الدين يكتب عمودا فى المجلة الاسبوعية: "اخبار جهاں" (اخبار العالم) باللغة اللدرية تحت عنوان: "سياسة الشرق الاوسط" كما انه ظل رئيس تحرير المجلة "الدعوة" الصادرة من مكتب جمعية الدعوة الاسلامية العالمية بكراتشى، فاصدر بعض الأعداد بمناسبة المولد النبوى الشريف، وهذه جمعية غير حكومية لنشر الاسلام والدفاع عنه فى ارجاء العالم، وكان مولانا الشاه

احمد النورانی (المتوفی ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳م) مشرفا ورئیسالها کما کان انوریر الکویتی السابق، والعالم الشافعی المرشد الکبیر السید یوسف السید هاشم الرفاعی (المتوفی ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸م) کان مساعدا له فی ادارة هذه الجمعیة۔

لقد ثم تعیین الدکتور جلال الدین کمحاضر عام ۱۹۸۸م فی قسم التربیة والتعلیم للحکومة الباکستانیة، واصبح رئیس قسم العلوم الاسلامیة بجامعة کراتشی فی ۴ فبرایر ۲۰۰۱م، ثم عمیدا فی عام ۲۰۰۱م، لقد ثم انجاز المشاریع العلمیة فی عهده، کما قال اربعة وعشرون باحثا درجة الدکتوراه باعداد الرسائل العلمیة تحت استرامه۔ له مؤلفات قیمة بلغات مختلفة منها ثلاثة عشر مؤلفا باللغة اللدریة۔ کما انه قام متحقیق المجلد الاول وترجمته وکنایة الحواشی علی الغنیة لطالبی طریق الحق للصومی الکبیر الشیخ السید عبدالقادر الجیلانی الحسنی البغدادی۔ اضافة الی انه طبعت مقالاته العلمیة التی تریدعلی الثمانین باللغة اللدریة والعربیة والانجلیزیة فی المجلات والجرائد الباکستانیة والهندیة، والسعودیة والکونینة، وفیما یلی عناوین بعض مقالاته مع ذکر المجلات ومواضع صدورها:

(۱) التکافل الاجتماعی فی الاسلام، جرید المدینة المنورة، جدة، ۱۹۸۰م۔

(۲) النصیریة وافکارها الهدَّامة، جریدة الریاض، ریاض، ۱۹۸۰م۔

(۳) الایمان المشترک بین المسیحیة والاسلام، المجلة اللسبوعیة البلاغ، کویت، ۱۹۸۰م۔

(۴) المسلمون فی جزر الکاریبی جنوب امریکا، البلاغ، ۱۹۸۵م۔

(۵) اهمیة الاسفاد فی الحدیث، المجلة الشهریة الدعوة، کراتشی، ۱۹۸۴م۔

(۶) الامرادو المعراج، الدعوة، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹م۔

(۷) الامام النخعی و أثره فی الحدیث، الدعوة، ۱۹۸۹م۔

(۸) التدلیس و حکم عن المحدثین، الدعة، ۱۴۰۹م۔

(۹) الزواج بالکتابیات فی الشریعة الاسلامیة، الدعوة، اکتوبر و نوفیمبر ۱۹۹۸م۔

(۱۰) الامام ابن دقیق العید، حیاته وآثاره المجلة الشهریة البعث الاسلامی، لکنائو، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲م (طبعت بشکلا لحلقات)۔

(۱۱) عبداللّٰہ بن المبارک وأثره فی الحدیث، مجلة المعارف الاسلامیة جامعة کراتشی، نوفیمبر ۱۹۹۹م۔

(۱۲) الامام محمد حسن الشیبانی فی العراقی، مجلة المعارف الاسلامیة، ۲۰۰۰م۔

(۱۳) الخطوط الرئیسیة للاقتصاد الاسلامی، مجلة الامام احمد رضا، کراتشی۔

لقد طبع التالیف العربی للدکتور جلال الدین من دار الکتب العربیة بیروت عام ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸م تحت عنوان: ''تطور اللغة العربیة فی المجتمعات الباکستانیة و العربیة۔''

وقام الدکتور بطبع کنایات عربیة فی الرد علی الفتنیة القادیانیة عند

ما كان رئيس التحرير لمجلة الدعوة اشهرية۔ كما انه قام بالترجمة العربية الكتابالذ الفه السيد الشاه فريد الحق باللغة الانجليزية فى الرد على القاديانية۔ فطبع هذا الكتاب المترجم الى اللغة العربية اهتام الجمعة الاسلامية تحت عنوان "القاديانية اقلية غير مسلمة، القرار التاريخى للمجلس النيابى۔"

لقد قامت جمعيات حكومية واهلية بتكريم الدكتور جلال الدين بالجوائر التى هى اكثر من ثمانية جوائز اعترافا بخدماته العلمية۔

(۳) ولد الدكتور حامد على العليمى بن على احمد الركاتى عام ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳م فى مدينة كراتشى، نال درجة الدكتوراة فى العلوم الاسلامية من جامعة كراتشى، صدرت اعماله بحونه باللغات الثلاثة الادرية والعربية والانجليزية ومازالت نفسه۔

لقد قام الدكتور حامد على العليمى بترجمة الكتب التالية من العربيه الى الاردية:

(۱) المعجم الصغير للامام ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى (المتوفى: ۳۶۰ھ/۹۷۱م) مخطوط۔

(۲) الخصال المكفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة، شيخ الاسلام شهاب الدين احمد بن على بن حجر العسقلانى (المتوفى۹: ۸۵۲ھ/۱۴۴۹م) مخطوط۔

(۳) ابوب السعادة فى اسباب الشهادة، للامام جلال الدين عبدالرحمن بن ابى بكر السيوطى (المتوفى: ۹۱۱ھ/۱۵۰۵م) مطبوع۔

(۴) شرح الرسالة فی بیان الکبائر والصغائر من الذنوب، للامام زین الدین بن ابراھیم بن نجیم المصری (المتوفی: ۹۷۰ھ/ ۱۵۶۳م) مطبوع۔

(۵) لمعات الانوار فی المقطوع لھم بالجنة والمتطوع لھم بالنار، للامام عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی الدمشقی (المتوفی: ۱۱۴۳ھ/ ۱۷۳۱م) مطبوع۔

(۶) نظم الدر فی سلک شق القمر، للشیخ عبدالحکیم بن امین اللّٰہ مطبوع۔

ھذا وقد قام الکدکتور حامد علی العلیمی بتحقیق بعض الکتب والتعلیق علیھا وترجمتھا الی اللغة الدرایة، وھی ؟؟؟؟:

(۱) تفسیر السلبیل، لمولانا عبدالعزیز بن احمد البرہاروی الملتانی (المتوفی: ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۳م۔)

(۲) نعم الوجیز فی اعجاز القرآن العزیز، مولانا عبدالعزیز البرھاروی، مطبوع۔

(۳) شرح عقد رسم مفتی، للامام محمد بن امین بن عمر بن عابد عابدین الدمشقی، (المتوفی: ۱۲۵۲ھ/ ۱۸۳۶م) مطبوع۔

(۴) التعلیقات الرضویة علی صحیح البخاری، لمولانا احمد رضا خان القادری البریلوی (المتوفی: ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۳۱م) عمل مشترک مع محقق ؟؟؟ مطبوع۔

(۵) التعلیقات الرضویة علی الفتاویٰ قاضی خان، مطبوع۔

(۶) التعلیقات الرضویة علی الفتاویٰ البزازیة، مطبوع۔

(۷) التعليق الرضوى على غنية ؟؟؟؟، مخطوط۔

(۸) التعقليقات الرجْوة على الفتاوىٰ الهندية، باب احكام المرتدين، مطبوع۔

هذا وقد قام الدكتور حامد على بترجمة الخطب التى كان قد القاها مولانا الدكتور محمد فضل الرحمن الانصارى القادرى (المتوفى: ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴م) والكتاب الانجليزى للسيد الشاه فريد الحق القادرى (المتوفى: ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱م) والذٰ كتبه عن القاديانية باللغة الانجليزية تحت عنوان: "Last blow to Qadiyaniat" وهذه الترجمة الدراية لهذاالكتاب مطبوع۔

لقد كتب الدكتور حامد على بعض المقالات والكتب عن الاحوال والآثار العلمية الامام ابى جعفر احمد بن محمد الطحاوى الحنفى (المتوفى: ۳۳۱ھ/ ۹۳۳م) ولمولانا احمد رضا خان البريلوى، ولمولانا عبدالعليم الصديقى (المتوفى: ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴م) وللقاضى بالمحكمة الشرعية سابقا المفتى السيد سجاعت على القادرى (المتوفى: ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳م)وانه مازالى يقوم بالرد على طائفة القاديانية۔

المقدمة

الحمد لله رب العالمين وصلى الله تعالى على خاتم المرسلين اول الانبياء وآخرهم بعثا وآله وصحبه والتابعين ولعن وقتل وأخزى وخذل مردةً الجن وشياطين الانس اعاذنا ابدًا من شرهم أجمعين وبعد: قال الله تعالىٰ: ''ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبين وكان الله بكل شيء عليما۔''

ابتلى المسلمون فى باكستان والهند منذ مطلع القرن العشرين۔ الميلادى بمشكلة دينية المظهر، سياسية الجوهر، استفحل امرها وتفاقم خطبها على مر الايام الا وهى النحلة ''القاديانية'' أو بالاحرى المؤامرة الاستعمارية ضد الاسلام والمسلمين۔ وبمجزد أن رفعت هذه النحلة رأسها وتطاير شررها۔ بادر علماء المسلمين وقادتهم إلى مواجهتها ومقاومتها۔ فالفوا مولفات كثيرة أماطوا فهيا اللشام عن وجه هذه النحلة المرتدة وكشفوا عما فيها من مواطن الخطورة على كيان الأمة الاسلامية۔

فكتب اولا العلامة الشيخ بسير مهر على كولروى (المتوفى سنة ١٣٥٦ ھ) كتابًا باسم شمس الهداية، وسيف جشتيانى فى عام ١٣١٧ ھ والامام احمد رضا خان البريلوى (المتوفى سنة ١٣٤٠ ھ)۔

١۔ السوء والعقاب على المسيح الكذاب فى عام ١٩٢٥ م۔

٢۔ جزاء الله عدوة بابائه ختم النبوة فى عام ١٣١٧ ھ۔

٣۔ المبين ختم النبين فى عام ١٣٢٦ ھ۔

۴۔ قهر الديان على مرتد بقاديان ١٣٢٣ هـ۔

۵۔ الجراز الديانى على المرتد القاديانى الذى الفه قبل انتقاله فى عام ١٣٤٠ هـ۔

٦۔ حسام الحرمين على منحر الكفر والمين ١٣٢٤ هـ۔ فى مكة المكرمة بعام ١٣٢٤ هـ۔

طلب عن سادات علماء البلد الحرام الامانة والا استمداد لدفع جرثومة القاديانية من الهند: بقوله:

سلام منا ورحمة اللّٰه وبركاته على ساداتنا علماء البلد الأمين وقادتنا كبراء بلد سيد المرسلين صلى اللّٰه عليه وسلم وبارك عليه وعليهم اجمعين۔ وبعد:

فان المعروض على جنابكم ان السنة فى الهند غريبة وظلمات الفتن والمحن مهيبة، قد استعلى الشر، واستولى الضر، وتفاقم الأمر، فالسن السادة القادة الكرام، اعانة الدين واهانة المفسدين اذ ليس باليسوف فيا الاقلام۔ فالغياث يا فرسان عساكر رسول اللّٰه امدونا واعدو الدوافع الاعداء عدة۔ وشدو وضدنا فى هذه الشدة كا ومن الميسور على القدر المقدور فى ابانة هذه الامور ... الخ... رجال من بلادنا ... فمنهم ''المرزائية'' ونحن نسميهم ''الغلامية'' نسبة إلى غلام أحمد القاديانى، دجال حدث فى هذ الزمان، فادعى اولا مماثلة ''المسيح'' وقد صدق واللّٰه فانه المسيح الدجال الكذاب ثم ترقى به الحال فادعى الوحى وقد صدق واللّٰه بقوله تعالٰى فى شان الشياطين، يوحى بعضهم الى بعض زخرف القول غرورًا۔

اما نسبة الايحاء الى اللّٰه تعالى وجعله كتابه: براهين ''الغلامية''

کلام اللّٰہ عزوجل فذلک ایضًا مما اوحی الیه ابلیس۔ ان خذمنی والنسب الی اللّٰہ العالمین ثم صرح بادعاء النبوة والرسالة۔ وقال: هو اللّٰہ الذی ارسل رسوله فی قادیان۔ وزعم أن مما نزل اللّٰہ تعالٰی علیه: انا انزلناه بالقادیان وبالحق نزل۔ وزعم انه هو:

احمد الذی تشربه ابن البتول، وهو المراد من قوله تعالی عنه: ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔ وزعم ان اللّٰہ تعالی قال له: انک مصداق هذه الآیة ”هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله“ ثم اخذ بفضل نفسه اللشیمة علی کثیر من الانبیاء والمرسلین علیهم اجمعین وخص من بینهم کلمة اللّٰہ وروح اللّٰہ، ورسول اللّٰہ، عیسی صلی اللّٰہ علیه وسلم۔ فقال: بالاردیة۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

ای اترکو اذکر ابنِ مریم فان غلام أحمد افضل منه واذ قد اوخذ بانک تدعی مماثلة عیسی رسول اللّٰہ علیه السلام والسلام فاین تلک الایات الباهرة التی انی بها عیسی کاحیاء الموتی وأبره الاکمه والابرص وخلق هیأة الطیر من الطین فینضخ فیه فیکون طیرًا باذن اللّٰہ تعالی فاجاب بأن عیسی انما کان یفعلها بمسر بزم، اسم قسم من الشعوذة قال ولولا ان اکرة امثال ذلک لاتیت بها واذ قد تعود الانباء عن الغیوب الآتیة کثیرًا ویظهر فیه کذبه کثیرًا بشیرا دوی داءه هذا بان ظهور الکذب فی اخبار الغیب لاینافی النبوة فقد ظهر ذلک فی اخبار اربعمائة من النبیین واکثر من کذبت أخباره عیسی وجعل یصعد مصاعد الثقاوة حتی عد من ذلک واقعة الحدیبیة فلعن اللّٰہ من اذی رسول اللّٰہ ﷺ ولعن من اذی احدًا من

الانبیاء صلی اللّٰہ تعالیٰ علی انبیاک وبارک وسلم واذ اراد قھر المسلمین علی أن یجعلوہ ایاہ المسیح الموعود۔ ابن مریم البتول ولم یرض بذلک المسلمون واخدوا یتلون فضائل عیسی صلوات اللّٰہ علیہ قام بالنضال وطفق یدعی لہ علیہ الصلاۃ والسلام مثالیہ ومعایب حتی تعدی إلی امہ الصدیقۃ البتول المصطفاۃ المطھرۃ المبرۃ بشھادۃ اللّٰہ تعالی ورسولہ ﷺ وصرح ان مطاعین الیھود علی عیسی وامہ لاجواب عنھا عندنا ولا نسطیع ردھا اصلاً وجعل یلمز البتول المطھرۃ من تلقاء نفسہ فی عدۃ مواضع من رسامله الخبیثۃ۔

بما یستثقل المسلم نقلہ وحکایتہ ثم صرح ان لادلیل علی نبوۃ عیسیٰ قال بل عدۃ دلائل قائمۃ علی ابطال نبوتہ ثم تستر فرقًا عن المسلمین أن ینفرواعتہ کافۃ فقال والنسما نقول بتبوتہ لان القرآن عدہ من الانبیاء ثم عاد فقال لایمکن ثبوت نبوتہ وفی ھذا کما تری کذاب للقران العظیم ایضًا حیث حکم بما قامت الادلۃ علی بطلانہ الی غیر ذالک من کفریاتہ الملعونۃ اعاذ اللّٰہ المسلمین من شرہ وشر الدجاجلۃ اجمعین فاجاب علماء الحرمین الشریفین۔ باقوالھم:

١۔ ھولاء رجال الاسیھا ''المرزائیۃ'' ویریح الناس من قبائح اقوالھا، افعالھا، وینادی علی قطع دابرھا ان لم یتب باللّٰہ اکبر فان ذلک من اعظم مھمات الدین۔ وقال الامام الغزالی فی نحوھا: ان القتل منھم افضل من قتل مائۃ کافر لان ضرورھم بالدین اعظم واشد۔

وھم... الخبیث اللعبین...

غلام أحمد القادیان الدجال الکذاب مسلمۃ آخر الزمان۔ فلاشک

فی کفر القادیانی و وجوب قتله علی کل من یمکن ذلک۔

کتبة عمر بن الحمدان المرسی المالکی
خادم العلم بالمسجد النبوی المدنیة (۱۳۲۰ھ)

توقیع:

احمد المکی الخفی ابن الشیخ محمد ضیاء الدین القادری
الجشتی الصابری الامدادی المدرس بالحرم الشریف
المکی و بالمدرسة الصولیتة الاحمدیة بمکة المحمتیه (۱۲۲۴ھ)

اما ما ذکر عن غلام أحمد القادیانی من دعواه مماثلة المسیح ودعواه الوحی الیه والنبوة ونفضیله علی کثیر من الانبیاء وغیر ذلک من الاباطیل التی ثمجها الاسماع، وینفر عنها مستقیم الطباع، فهو فی ذلک أکو مسلمة الکذاب، واحد الدجالین بلا ارتیاب، لا یقبل اللّٰہ منه علماً وعملاً ولا قولا ولا صرفاً ولا عدل ... لانه قدمرق عن دین الاسلام مروق السهم عن السرمیة و کفر باللّٰہ ورسوله وآیات الجلیلة فیجب علی کل مومن بخشی اللّٰہ وعذابه۔ وکل من انما بشیء من مقالاته الباطلة واستحسنه او اتبعه علیها فهو کافر فی ضلال مبین۔ ووقع الاجماع من اول الامة الی اخرها بین المسلمین علی ان نبننا محمد ﷺ خاتم النبیین۔ وآخرهم لایجوز فی زمانه ولا بعدة نبوة جدیدة لاحد من البشر۔ وان من ادعی ذلک فقد کفر۔

مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة فی عام ۱۳۲۴ھ
الشیخ شریف أحمد البرزنجی

[حسام الحرمین، ص: ۱۳۲۔۱۳۳]

فتاوى العالم الاسلامى بتكفير القاديانيين

إن الفتاوى التى صدرت فى العالم الإسلامى بتكفير القاديانيين و إخراجهم عن دائرة الإسلام يصعب إحصاؤها، ولكن نكتسعى هنا بذكر أهم مانشر منها۔

۱۔ قدم استفتاء فى رجب ۱۳۳۶ھ إلى علماء جميع الفرق الإسلامية فى شبه القارة الهندية، وقد أجمع فيه علماء الفرق والمراكز الدينية فى دهلى، وكلكته، وبنارس، ولكهنؤ، وآغرة، وبهار، وبريلى، ومرادآباد، ولاهور، وأمرتسر، ولدهيانه، وبشاور، وراولبندى ، وملتان ، وجهلم، وسيالكوٹ، وغوجرانوالا، وغجرات، وحيدر آباد دكن، وبهوفال، ورام فور، على تكفير القاديانين وإخراجهم عن دائرة الإسلام۔

[راجع ''فتوى تكفير قاديان'' الناشر كتبخانه اعزازيه ديوبند]

۲۔ ونشرت فتوى أخرى مماثلة فى ۱۹۲۵م بعنوان ''فسخ نكاح مرزائيان'' من مكتب أهل الحديث بأمرتسر، وعليها توقيعات علماء الفرق الإسلامية فى شبه القارة۔

۳۔ إن الفتاوى التى قدمت ؟؟؟؟؟؟؟ بهاولفور الشهيرة كانت تشمل فتاوى علماء شبه القارة والبلاد العربية۔

[''حجية شرعية''۔الناشر: مجلس تحفظ ختم نبوة لاهور وملتان]

۴۔ كانشرت "مؤسسة مكة للطباعة والإعلام "فتلوى علماء الحرمين الشريفين وبلاد الشام، وقد جاء فيها: لاشك أن أذنابه من القاديانية واللاهورية كلهم كافرون۔

[القاديانية فى نظر علماء الامة الاسلامية: ص ۱۱]

مطالبة ۳۳ عالمًا من علماء باكستان بالتعديل

وفى ۱۹۵۳م انعقد مؤتمر كار العلماء المندوبين عن جميع الفرق الإسلامية للبحث فى دستور باكستان، وكان من ضمن التعديلات المقترحة اعتبار القاديانيين أقلية غير مسلمة، وتخصيص مقعد واحدلهم فى برلمان إقليم بنجاب، وأن يعطى القاديانيون فى المناطق الأخرى حق الترشيح والتصويت لهذا المقعد، وكان نص هذا التعديل مايأتى:

"تعديل":

هذا تعديل مهم لطالب به بغاية الإلحاح: لاينبغى لواضعى دستور الدولة أن يضعوا دستورًا على حسب نظرياتهم الشخصية، غافلين عن ظروف بلادهم ومسائلهم الاجتماعية الخاصة، وليعملوا أن المناطق التى يعيش فيها كثرة القاديانيين مع المسلمين بلغت فيها الحالة إلى غاية الخطورة وينبغى لهم ألا يكونوا مثل المستعمرين فى العصر الماضى، الذين لم يحسوا بقضية المسلمين والهندوس إلى أن تلطخت أرجاء الهند المتحدة بدماء الفريقين، ومن كان من واضعى الدستور من سكان

هذه البلاد فخطؤه يكون مؤسفًا غاية الأسف، إذ كيف لأسف، إذ كيف لا يشعر بأن هناك قضية قاديانية تحتاج إلى حل، هل ينتظر حتى يرى اصطدام القاديانيين والمسلمين كشعلة النار؟۔

والذى أدى بهذه القضية إلى غاية مخطورتها هو أن القاديانيين يخالطون المسلمين متظاهرين بالإسلام فى فاحية، وينفصلون عنهم فى العقائد والعبادات والروابط الاجماعية۔ ويقومون ضدهم صفًا واحدًا، ويكفرولهم علانية فى فاحية أخرى۔ فعلاج هذا الفساد اليوم۔ كما كان فى الماضى حسب قول المرحوم الدكتور إقبال قبل عشرين عامًا۔ هو اعتبار القاديانيين أقله غير مسلمة۔

[انظر: ص:٧٨، موقف الامة الاسلامية من القاديانية للدكتور عبد الرزاق اسكندر]

قرار رابطة العالم الاسلامى:

فى ربيع الأول ١٣٩٤ ھ الموافق أبريل ١٩٧٤ م انعقد مؤتمر كبير فى مكة المكرمة المركز الإسلامى والبلد الطيب للجمعيات الإسلامية فى جميع العالم الإسلامى، وحضره مندوبر ١٤٤ جمعية إسلامية من بلاد إسلامية بل من بلاد العالم؛ ومثل هذا المؤتمر المسلمين من المغرب إلى إندونيسياء فالقرار الذى اتخذوه فى هذا المؤتمر وأجمعوا عليه يعتبر إجماع الأمة الجديد على تكفير القاديانيين، وهذا نص القرار:

القاديانية نحلة هدامة تتجذ من اسم الإسلام شعارًا الستر أعراضها الخبيثة وأبرز مخالفتها للإسلام ادعاء زعيمها النبوة، وتحريف النصوص القرآنية، وإبطالهم للجهاد، القاديانية ربيبة الاستعمار البريطانى ولا تظهر إلا فى ظل حمايته تخون القاديانية قضايا الأمة الإسلامية، وتقف موالية للاستعمار والصهيونية، فتعاون مع القوى الناهضبة للإسلام،

وتتخذ هذه القوى واجهة لتحطيم العقيدة الإسلامية وتحريفها، وذلك بما يأتى:

الف۔ إنشاء معابد تمولها القوى المعادية، ويتم فيها التضليل بالكفر القاديانى المحرف۔

ب۔ فتح مدارس ومعاهد وملاجىء للإيتام، وفيها جميعًا تمارس القاديانية فشاطها التخريبى لحساب القوى المعادية للإسلام وتقوم القاديانية بنشر ترجمات محرفة لمعانى ''القرآن الكريم'' بمختلف اللغات العالمية۔

ولقاومة خطوها قرر المؤتمر:

١۔ تقوم كل هيأة إسلامية بحصر النشاط القاديانى فى معابدهم ومدارسهم وملاجئهم، وكل الأمكنة التى يمارسون فيها نشاطهم الهدام فى منطقتها، وكشف القاديانيين والتعريف بهم للعالم الإسلامى تضاديًا للوقوع فى حبائلهم۔

٢۔ إعلان كفر هذه الطائفة وخروجها على الإسلام۔

٣۔ عدم التعامل مع القاديانين أو الأحمديين ومقاطعتهم اقتصاديًا واجتماعيًا وثقافيًا، وعدم التزوج منهم، وعدم دفتهم فى مقابر المسلمين، ومعاملتهم باعتبارهم كفارًا۔

۴۔ مطالبة الحكومات الإسلامية بمنع كل نشاط الأتباع مرزا غلام أحمد مدعى النبوة، واعتبارهم أقلية غير مسلمة، ويمنعون من تولى الوظائف الحساسة للدولة۔

۵۔ نشر مصورات لكل التحريفات القاديانية فى ''القرآن الكريم''

مع حصر الترجمات القادیانیة لمعانی ''القرآن'' والتنبیه علیها، ومنع تداول هذه الترجمات۔

[انظر: ص:۷۸، موقف الامة الاسلامیة من القادیانیة للدکتور عبدالرزاق اسکندر]

احکام المحاکم

وتقدم الآن ملخص الأحکام القضائیة التی صدرت بتکفیر القادیانیین وإخراجهم عن دائرة الإسلام۔

حکم قضیة بهاولفور:

''فی جلسة قاضی المحافظة المنشی محمد أکبر خان)بی۔ ای۔ ایل۔ ایل۔ بی) محافظة بهاولفور لدعوی المسماة غلام عائشة بنت المولوی إلهی بخش من سکان ''أحمد فور شرقیة'' فی ولایة ''بهاولفور'' علی المسمعی عبدالرزاق بن المولوی جان محمد من سکان قریة ''مهند'' مدیریة ''أحمد فور شرقیة'' فی ولایة ''بهاولفور'' بطلب إصدار الحکم بقسخ نکاح الفریقین لارتداد زوجها المدعی علیه، تاریخ الحکم ۷ فبرابر ۱۹۳۵ م۔ والمحکمة المذکورة بنت تفاصیل القضیة ثم کتبت حکمها وأسمعته، وهذا نصه:

لقد ثبت من المناقشة السابقة أن مسألة ختم النبوة من أصول الإسلام الأساسیة، وأن عدم الإیمان بخاتم النبیین بمعنی أنه آخر الأنبیاء یفع به الارتداد، کما أن الإنسان یخرج عن دائرة الإسلام إذا نطق بکلمة

الكفر كم تقرر هذا فى العقائد الإسلامية۔ والمدعى عليه يعتبر مرزا غلام أحمد نبيًا على حسب العقائد القاديانية، ويعتقد۔ على حسب تعليمهم۔ أن سلسلة النبوة مستمرة إلى يوم القيامة فى الأمة المحمدية، أى أنه لا يؤمن بمحمد ﷺ كخاتم النبيين، وقد فصلنا القول فى القبائح التى تستلزم باعتبار شخص نبيًا جديدًا بعد محمد ﷺ، إذًا يعتبر لمدعى عليه مرتدًا لانحرافه عن هذه العقيدة التى أجمعت عليها الأمة الإسلامية، ولو قصدنا من الارتداد هو الانحراف الكلى عن أصول المذهب، فالمدعى عليه يعتبر أيضًا تابعًا للمذهب الجديد لإيمانه بالمرزا نبيًا، لأن فى هذه الحالة هو يعتبر وحى المرزا تفسيرًا للقرآن الكريم وما يجب اتباعه لا الأحاديث وأقوال الفقهاء التى مازاله عليها مدار الإسلام، والتى مسلم حجية بعضها المرزا نفسه۔

وعلاوة على ذلك يوجد فى المذهب الأحمدى القاديانى أحكام زائدة على الإسلام، وبعضها مخالف له كأداء التبرعات الشهرية۔ كما بينا سابقًا۔ حكم زائد على الزكاة، وكذلك منع صلاة الجنازة على غير الأحمدى۔ ومنع إنكاح بنت الأحمدى غير الأحمدى، وعدم الصلاة خلف غير الأحمدى كلها أعمال مخالفة للشريعة الإسامية۔ والمدعى عليه قدم توجيهات هذه الأمور وبين لماذا أنهم لا يصلون على غير الأحمدى صلاة الجنازة، ولماذا لا يزوجونهم بناتهم؟ ولكن هذه التوجيهات لا تستقيم، إن أن هذه الأمور ثابتة فى أحكام أئمتهم، فتعتبر جزءًا من الشريعة فى نحلتهم۔ وتلك الأحكام لا يمكن أن تكون موافقة للشريعة المحمدية۔ ومع ذلك لو نظرنا إلى أنهم يكفرون غير الأحمديين عامة فلا تبقى أية شبهة فى اعتبار مذهبهم مذهبًا مستقلًا عن الإسلام۔ وعلاوة على ذلك فإن بيان شاهد المدعى عليه المولوى جلال الدين شمس حول مسيلمة

الكذاب وغيره ممن ادعوا النبوة يثبت أن دعوى النبوة الكاذبة ارتداد عند هذا الشاهد، والذى يؤمن بمدعى النبوة الكذاب فهو مرتد۔

وقد أثبتت المدعية ان المرزا الكذاب مدع النبوة، وعلى ذلك فالمدعى عليه يعتبر مرتدًا لأنه يرى المرزا نبيًا، لذلك تقرر المحكمة بعد إثبات التفقيحات الابتدائية التى وضعت فى المحكمة القضائية فى ''أحمد فور شرقية'' فى ۴ نوفمبر ۱۹۲۶م فى حق المدعية۔ أن المدعى عليه أصبح مرتدًا لاتناقه القاديانية، وقد انفسخ فسكاحه مع المدعية من يوم ارتداده، ولو نظرنا فى عقائد المدعى ليه فى ضوء المناقشة السابقة لوجدوا أن المدعية نجحت۔ على حسب ادعاء المدعى عليه۔ فى إثبات أن لانبى بعد محمد ﷺ فى أمته، وأما ما نسبه المدعى عليه إلى نفسه من العقائد غير ما ذكر سابقًا، فإنها وإن كانت مطابقة للعقائد الاسلامية العامة إلا أنه يعتبر عاملًا بتلك العقائد بالمعانى التى فسرها المرزاء وهذه المعانى تخالف المعانى التى تمسك بها جمهور الأمة، ولهذا لا يعتبر مسلمًا فى كلتا الصورتين هو مرتد۔

ولما كان فكاح المرتد ينفسخ بارتداده أصدرنا حكمًا فى حق المدعية بأنها لم تبق زوجة للمدعى عليه من يوم ارتداده، ولها حق تسلم مصاريف القضية من المدعى عليه۔ وفى ضمن ذلك قدم المدعى عليه سؤالاً وهو أن الفريقين لما كانوا يعتبرون ''القرآن'' كتاب الله أصبحوا أهل كتاب۔ ونكاح أهل الكتاب جائز، فلا ينبغى أن يصدر الحكم بفسخ نكاح المدعية، فأجابت المدعية بأن كل فريق لما كان يعتبر الآخر مرتدًا فلا سقى بينهما النكاح حسب عقائدهما، وعلاوة على ذلك يجوز نكاح المرأة الكتابية لا الرجل الكتابى، وعلى حسب دعوى المدعية لما أصبح المدعى عليه مرتدًا فإنه لايبقى معه النكاح كأهل الكتاب، وحجه المدعية هذه قوية، فبغاء على تستحق المدعية الحكم۔

الجواب عن حکم محکمة المدراس العلیا وغیرها:

إن القادیانیین قدموا۔ کعادتهم۔ حکم محکمة المدراس العلیا تأییدًا لحقهم، فأجاب عنه القاضی الفاضل قائلاً۔

لقد قدمت من جانب المدعی علیه عدة نظائر قانونیة تأییدًا لحقه، أما حکم محکمة ''بتنه'' ''بهار'' محکمة ''پنجاب'' العالیة، فالمحکمة العلیا لا تراه مؤثرًا علی وقائع هذه القضیة، وأما حکم محکمة وللمدراس، فالمجلس الخاص للمحکمة لا یعتبره قابلاً للبحث، وأما حکم محکمة ''بهاولفور'' العلیا فی قضیة المسماة ''جندو دی'' ضد ''کریم بخش'' فتفصیله کما یأتی:

أن هذا الحکم صدر فی جلسة القاضی ''مهته او دهو داس'' وقد جعل مدار حکمه علی حسکم محکمة ''المدراس'' ولم یناقش الأمور الخلافیة التی جاء ذکرها فی أثناء هذه القضیة، وکان عذره أن القضیة کانت مسجلة منذ أمد بعید، فلم یجب أن یترکها معلقة إلی مدة طویلة، فأصدر الحکم اتباعًا للحکم السابق المذکور۔ فالمحکمة لما لم یعتبر حکم محکمة ''المدراس'' قابلاً للبحث فالحکم الذی لبتنی علی هذا الحکم لا یکون للمحکمة مقیدة به أیضًا۔ وقد حضر من الفریقین وکیل المدعیة فأسمع له هذا الحکم، وأما المدعی علیه فقد مات بعد ماتمت الاجراعات حول القضیة، وکانت القضیة تحت البحث، فیعتبر هذا الحکم ضده حسب الحکم رقم ۲۲ وحسب أصول المحکمة رقم۔ ترتب وثیقة الحکم وتوضع له صورة فی المکتب۔

۷ من فبرایر ۱۹۳۵ م الموافق ۳ ذی القعدة ۱۳۵۳ ھ بهاولفور۔

توقیع: محمد أکبر قاضی المحافظة محافظة بهاولنجر، ولایة بهاولفور

[انظر: ص: ۷۸، موقف الامة الاسلامیة من القادیانیة للدکتور عبد الرزاق اسکندر]

حكم قضية راولبندى:

فى جلسة القاضى الشيخ محمد أكبر قاضى محافظة راولبندى نظرت الدعوى المدنية ١٩٥٥م المرفوعة من أمة الكريم بنت كرم إلهى راجفوت جنجوعه القاديانية رقم البيت ٥٠٠۔ ب محله ترک بازار راولبندى، على عقيد نذير الدين ملک خلف ماستر محمد دين أعوان المسلم محلة كرشن فوره راولبندى۔ تاريخ الحكم ٣ يوليو ١٥٥م۔

إن المحكمة المذكورة أصدرت حكمها بعد بحث طويل حول القضية وأسمه۔ وهذا نصه: فى ضوء الصورة المذكورة انتهيت إلى النتائج الآتية:

١۔ أجمع المسلمون على أن محمدًا ﷺ كان آخر الأنبياء، وأن لا نبى بعده۔

٢۔ انعقد إجماع المسلمين على أن من لم يؤمن بالنبى ﷺ خاتم النبيين فليس بمسلم۔

٣۔ أجمع المسلمون على أن القاديانيين غير مسلمين۔

۴۔ إن مرزا غلام أحمد نفسه ادعى۔ حسب نشراته۔ بأن الوحى ينزل عليه مثل وحى النبوة۔

۵۔ إن المرزا نفسه وضع معايير فى كتبه السابقة فهى نفسها تكذب دعواه النبوة۔

٦۔ إن المرزا ادعى النبوة المطلقة، أما قصة الظل والبروز فهى خدعة خالصة۔

۷۔ إن وحی النبوة لاینزل بعد النبی ﷺ علی أحد، ومن ادعی ذلک فقد خرج عن دائرة الاسلام۔

فبناه علی الاستدلال والنتائج المذکورة أری أن حکم محکمة السماعة الأولیة صحیح، وأنا أوثق کل هذا الحکم، ولا وزن فی دعوی أمة الکریم، وأنا ألغی هذه الدعوی۔ وأما ما یتعلق یطلب الاستئناف المقدم من العقید نذیر الدین، فلم یوضح لی عنها محامیه السید ظفر محمود إلا شیئًا یسیرا۔ لقد وجدت أدوات تجهیز أمة الکریم فی قبضته وقومت، فلا وزن أیضًا فی استئنافه، فألغیه أیضًا، ولما ألغیت دعوی الفریقین فلا أحکم بالنفقة علی أحد۔

توقیع: شیخ محمد أکبر (قاضی محافظة راولبندی، ۳یونیو ۱۹۵۵م)۔

حکم قضیة جیمس آباد سندھ:

رقم ۹۔ ۱۹۶۹م دعوی المسماة أمة الهادی بنت سردار خان علی حکیم نذیر أحمد برق۔ لقد لبین من المناقشة السابقة أن نکاح المدعیة۔ التی هی امرأة مسلمة۔ مع المدعی علیه۔ الذی اعتراف انه کان قادیانیًا عند النکاح وبذلک تقرر کونه غیر مسلم۔ غیر مؤثر، ولیس له حیئیة قانوفیة، فالمدعیة لیست زوجة للمدعی علیه حسب التعلیمات الاسلامیة، إذن بصدر الحکم بفسخ النکاح فی حق المدعیة حسب طلبها، ویمنع المدعی علیه عن أن یعتبر المدعیة زوجة له، وللمدعیة حق تسلم مصاریف القضیة۔ونطق بهذا الحکم فی المحکمة العلنیة نائب الشیخ محمد رفیق جریجة السید ''قیصر أحمد'' الذی عین الآن مکانه قاضیًا للقضایا المدنیة وقضایا الأحوال الشخصیة فی ''جیمس آباد''۔

اكبر قضية فى محكمة ماريش العليا:

تعتبر "قضية مسجد روز هل" أكبر قضية فى تاريخ "ماريش" لأن المحكمة العليا استمرت فى جمع الدلائل وأقوال الشهود حول القضية حولين كاملين، وأصدرت الحكم فى أول مرة بأن المسلمين أمة واحدة وأن القاديانيين أمة واحدة۔ وفى هذه القضية استجلب كل من المسلمين والقاديانيين المحامين المشهورين من خارج البلاد، وكان من أبرز المسلمين اجتهادًا فى استرداد المسجد من القاديانين محمود إسحاق جى وإسماعيل حسن جى وإبراهيم حسن جى، وكانت هؤلاء المكانة الكبرى فى الأوساط التجارية، وكان أساس القضية التى قدموها إلى المحكمة لى:

دعوى

إن "مسجد روز هل" الذى كان يصلى فيه المسلمون أهل السنة الأحناف، وهم الذين يبنوه واستمرت عليه توليتهم۔ استولى عليه القاديانيون الذين ليست لهم صلة بالمسلمين، وإنهم يعتروننا معشر الأمة الاسلامية كفارًا، ولا تصح صلاتهم خلفنا، وبناء على ذلک فطالب بطرف هؤلاء من المسجد المذكور۔ فسجلت هذه القضية فى ٢٦ فبرأير ١٩١٩م۔ وقدمت ٢١ شهادة صد القاديانين، وأهما كانت شهادة مولانا عبدالله رشيد نواب، الذى كشف فيها الستار عن القادنيين بغاية الجرأة والبسالة، وحاول يهد فاجع إقناع المحكمة بتقديم عديد من الكتب والمعجلات والجرائد على أن المسلمين أمة واحدة وأن القاديانيين أمة واحدة، وقدم أيضًا كتب مرزا غلام أحمد وناب عن القادنين المولوى غلام

محمد بی۔ای، وساعد المحامین وأعد جوابًا للدعوی، وکان المولوی غلام محمد اختار السفر إلی قادیان خصیصًا لهذا الغرض۔

وکان من بین محامی المسلمین مستر رولر دکی سی وای سوبز، وکی سی ای اسنوف و ای نیاریک، وکان محامی القادیانیین مستر آر فزانی۔ وکان آلاف من المسلمین یحضرون أعمال المحکمة العلیاء وفی أول مرة علم أهل البلاد أن القادیانیین غیر مسلمین، وأنهم یقضون أغراضهم فی زی المسلمین۔ وأخیرًا أصدر رئیس القضاة ''سر ای هر جیز ودر'' حکمًا نطقته المحکمة وهذا نصه:

''إن المحکمة العلیا قد انتهت إلی أن لیس للمدعی علیهم القادیانیین الحق فی أن یصلوا فی ''مسجد روز هل'' خلف إمام یستحسنونه. فلا یصلی فی المسجد إلا المدعی المسلمون فی ضوء عقائدهم''

وقد وافق علی هذا الحکم قاضی المحکمة الثانی تی ای روزلی أیضًا۔

رای صاحب فکرة باکستان العلامة اقبال:

وفی النهایة نورد أقوالا لشاعر المشرق صاحب فکرة باکستان العلامة ''محمد إقبال'' الذی أحس بعداء القادیانیین للإسلام۔ وفیه المسلمین إلی خطرهم فی مقالات کثیرة، ومن الصعب أن تذکر هنا کل هذه المقالات، ونکتفی بذکر نماذج مهمة۔ کتب فی صحیفة ''استیتمین'' المومیة: أهل الاسلام جماعة دینیة حتما لها حدود ثابتة أی الایمان بالتوحید، والایمان

بالأنبياء، والايمان بختم رسالة النبى ﷺ، والحق أن الايمان الأخبر هو الذى يتميز به المسلم عن غير المسلم؛ وهو الأمر الفصل فى أن فردًا أو جماعة يعتبرون داخلين فى المسلة الاسلامية أو خارجين عنها، إن فرقة "برهمو"۔ مثلاً: يؤمنون بالله، ويؤمنون برسالة محمد ﷺ، ومع ذلک لا يدون فى الملة الاسلامية لأنهم يعتقدون كالقاديانية باستمرار الوحى عن طريق الأنبياء، ولا يؤمنون بختم نبوة محمد ﷺ، والذى أعلمه هو أن أية فرقة من فرق اسلامية لم تجترى على أن تتعد هذا الحد الفصل۔

وفى "إيران" كذب البهائيون أصل ختم النبوة ولكنهم صرحوا بانهم أمة واحدة وليسوا من جماعة المسلمين، ... وإنى أرى أن يختار القاديانيون إحدى السبيلين: إما أن يقلدوا البهائيين فيعتبروا أنفسهم أمة واحدة، وإما أن يتركوا تأويلاتهم حول ختم النبوة، ويؤمنوا بها بمفهوما الكامل، وليست تأويلاتهم الجديدة إلا ليعدوا فى عداد المسلمين، ويجتوا بذاک الفوائد السياسية۔

[حرف اقبال: ص۱۲۷ و۱۲۸، طبع لاهور ۱۹۵۵ء]

وكتب فى موضع آخر: إن المسلمين المتعلمين بزعمهم۔ لم يفكروا فى مسألة ختم النبوة من ناحية مدفية، والشفافة الغربية قد أنستهم شعورهم بحفظ أنفسهم أيضًا، وبعض هؤلاء المسلمين۔ المتعلمين بزعمهم قد أشاروا على إخوانهم المسلمين بالمداراة۔ ثم يخاطب حكومة الهند غير المسلمة قائلاً۔ ولتفكر الحكومة فى الحالة الموجودة، ولتقدر عقلية العالم الاسلامى فى الأمر الذى بهم وحدة الأمة، لأن أمة إذا أحست خطرًا بهدد وحدتها هد تضطر إلى أن تقوم ضد القوى المعادية دفاعًا عن نفسها ... ولكن السؤال هو: ما طريق الدفاع؟ ... والطريق الوحيد هو أن تقوم الجماعة الأساسية بتكذيب دعاوى كل من تجده

يتلاعب بالدين بالقلم و اللسان۔

ثم هل من المنقول أن تلقن الجماعة الأساسية بالمداراة و وحدتها فى خطر ؟ و أن تصرح للفشة الباغية بالحرية الكاملة و إن كانت دعوتها مليئة بالكذب و الشتائم ؟ و إن كانت هذه الفشة۔ التى تراها الجماعة الأساسية باغية۔ مقيدة للمحكومة، فللمحكومة حق فى أن فكافأها، و ليس للمجماعات الأخرى الاعتراض على۔ هذا الحق، ولكن ليس للمحكومة أن تنتظر من الجماعة الأساسية أن تغفل عن القوى التى تهدد وحدتها۔ يقال: إن بعض الفرق الاسلامية تكفر بعضها بعضًا، فلا عبرة بفتاواها، فأجاب عن هذا المرحوم إقبال قائلًا: و لا حاجة هنا إلى إعادة القول بأن تنازع الفرق الاسلامية المذهبة لا يؤثر على المسائل الأساسية التى اتفقوا عليها جميعًا و إن أفتى بعضهم فى حق البعض بالالحاد۔

ثم يقدم شاعر الشرق اقتراحًا لحل المسألة القاديانية قائلًا:

إن أحسن طريق للحكومة۔ فى رأيى۔ أن تعتبر القاديانيين فرقة واحدة، و هذا هو ما تقتضية سياسة القاديانين، و يكون تعامل المسلمين معهم كمعاماتهم مع بقية أهل المذاهب غير المسلمة۔

[حرف اقبال: ص۱۲۷ و ۱۲۸، طبع لاهور ۱۹۵۵ء]

هذا هو الطلب الذى قدمه الدكتور إقبال إلى الحكومة الانجليزية، و الآن على الحكومة التى ظهرت باسم شاعر الشرق تعبيرًا لوؤياه۔ بل و احببها الأول۔ أن تقوم بتحقيق ما قد طالب به و تمناه شاعر الشرق۔

و هذا هو الكتاب الآخر و لا أخير ''الضربة الأخيرة للقاديادنية'' للاستاذ السيد الشاه فريد الحق نائب رئيس جمعه علماء الباكستان و جمعية الدعوة الاسلامية الفه باللغة الانجليزية فى عام ۱۹۷۵م۔

بعد عقب قرار مجلس الأمة الباكستانى باعتبار القاديانية اقلية غير

مسلمة اتقدم بعد ترجمة الى شباب العربی الناهض۔

والرجاء من السادة العلماء والمشائخ الصوفية والجمعيات والهيئات الاسلامية أن يقوموا باعلان كفر هذه الطائفة وخروجها عن الاسلام، وعدم التزوج منهم، ودم دفنهم فی مقابر المسلمين۔ ومعاملتهم كأقلية غير مسلمة، وبحصر نشاطا فی مراكزها التی يمارسون فيها نشاطهم، وكشفهم۔ لعامة المسلمين حتى لا يقعوا فی حبائلهم، ومطالبة الحكومات الاسلامية بمنع نشاطهم وتولی الوظائف الاساسية للدولة۔ والله يوفقنا واياكم لما فيه خير الاسلام والامة الاسلامية۔

خادم العلم والعلماء

جلال الدين أحمد نوری

رئيس التحرير

لمجلة: "الدعوة" كراتشی ١٢ اكتوبر ١٩٨٧م

تمہید

انه لمن دواعی سروری ان اقدام لاخوتنا المسلمين نبذه عن خلفية القرار التاريخی للمجلس التابی الباكستانی القاضی باعتبار القاديانيين او الأحمديين غير مسلمين، وحاولت فی هذا الكتب ان اورد بعض الحقائق والارقام حول المعتقدات الأسلاسية لمرزا غلام أحمد الذی ادعی النبوة فی قاديان۔

وانا لا أجد نفسی مخولا بالكتابة عن الدين ولكن القيادة الحكيمة لمولانا شاه احمد نورانی نجل الداعية العظيم المرحوم شاه عبدالعليم صديقی الهتیٰ وشجعتٰی علی الدخول فی هذه المغامرة الصعبة وعلاوه علی ذلک فان الجهود التی بذلت من قبل علماء اهل السنة خلال حركةٰ القاديانية اوجبت كتابة هذاالكراس۔

انا لا ادعی بانی عالم او رجل الكلمة فانه من الممكن ان تكون هناک بعض الاخطاء فی الحقائق او فی اللغة واتمسنی لو وجدت مثل هذه الاخطاء ان ينبهنی اليها اخوانی المسلمون واسأل اللّٰه عزوجل ان يغفرلی وللمسلمين كافة ويخفظنا من مكائد الغدر والخيانة والمعتقدات الباطلة لنبی قاديان المزعوم۔

قرار المجلس النيابی (البرلمانی):

اعتبر المجلس البرلمانی لجمهورية باكستان الاسلامية القاديانيين والاهوريين (الاحمديين) وهم اتباع مرزا غلام أحمد القاديانی اقلية غير مسلمة وبهذا تحققت الرغبة القديمة لمسلمی الباكستان ووفقًا لهذا القرار

والتعديل اللاحق فى الدستور الباكستانى فان حقوق اتباع غلام أحمد ستكون محفوظة تمامًا كما هى حقوق الاقليات الاخرى التى تقيم ضمن حدود الدولة، وان هذا القرار الذى ينسجم مع أمانى الشعب جاء متاخرًا جدًا حيث كان الشعب لمدة طويلة مستاء من الادعاء الباطل للنبوة واهانة النبى الحبيب محمد من قبل اتباع الدين القاديانى الزائف۔

نبذة مختصرة عن حياة مرزا غلام احمد:

ولد هذا الافاك الداهية سنة ۱۸۳۹ ميلادية فى مدينة قاديان التابعة لمحافظة جورداسبور۔ مقاطعة البنجاب بالهند وسط عائلة معروفة بالخيانة حيث خان افرادها قضية المسلمين فى الهند وعملوا كادوت عملية للاستعمار البريطانى، وقال ميرزا فى كتابة (التحفة القيصيرة) عن والد غلام مرتضىٰ بان له اتصالات جيدة وعلاقات ودية مع الحكومة الانجليزية وقدم خدمات جيدة لها وعمل ليل نهار لافشال حركة۔ التحرر التى بدأها مسلمو شبه القارة فى سنة ۱۸۵۷م لتحرير انفسهم من العبودية للحكم البريطانى۔

وبتقن مرزا غلام احمد اللعات الفارسية والاردية والعربية طبقًا للنظام التعليمى السائد آنذاک۔ وحاول فى بداية حياته ان يحصل على وظيفة المختار ولكنه فشل فى الاختيار مشكل يشير الرثاء فأصيب نجيبة اول كبيرة من جراء امانيه فى الحصول على وظيفة لدى الحكومة البريطانية وان الانجلسيز رأوا فى هذا الشخص قرصة جيدة لتفريق ضف المسلمين وبالتانى تقوية سيطرتهم على شبه القارة، فاشاروا عليه القيام بلعبة جديدة باسم الدين ليصلوا الى النهاية المطلوبة بواسطة دعوته الزائفة، وقد كرس هذا الرجل نفسه للدعوة ضد الجهاد لأن الانجليز

كانوا يخافون كثيرًا من الجهاد، الفريضة التى الهمت المسلمين عبر التاريخ حمل السلاح ضد الظلم والالحاد۔

ولكسب تعاطف المسلمين وتحقيق الشهرة بينهم بدأ بتحدى معتقدات المسيحين والهنود وبهذه الطريقة استطاع ايضًا ان يكدس مبالغ طائلة من المال تبرع بها المسلمون المخلصون بسخاء لأجل نشر الكتب التى تنقضى عقائد المسيحين والهنود، وخلال عمله كداعية للاسلام بداء يوضع الاساس لنبوته الزائفة حيث قدم له الانجليز الدعم الكامل من اجل الوصول الى النتيجة المطلوبة۔

وبعد ان اصبح مرزا غلام أحمد معروفًا كداعية كتب العديد من الكتب واعتبر نفسه مجددًا للاسلام۔

واهل البنجاب يتصفون أصلًا بالتدين والتعاطف مع العلماء ورجال الدين والدعاة والمصلحين ونتيجة لهذا اصبح مرزا غلام مقبولا بينهم كمصلح دينى ولكن العلماء ورجال الشريعة كانوا يلاحظون بدقة فشاطات مرزا غلام أحمد وينظرون بريبة منذ البداية الى هذا الشخص الذى يدعى الاصلاح والتجديد وكانوا يشكون فى كونه ضليعًا بالعربية او عالما مؤهلا۔

كان ذلک فى بداية القرن العشرين عندما ظهر مرزا غلام على حقيقته وانكشفت نواياه حيث اعلن نفسه المسيح الموعود ونبيًا يوحى اليه من اللّٰہ مباشرة وادعى بانه له مليون معجزة كدليل على نبوته۔

ولكونه اداة وعميلًا للانجليز استطاعت دعوته ان تجد لها مواضع قدم فى الاراضى الواقعة تحت حكم الانجليز، وبقيت زكيا والسعودية وافغانستان فى مأمن من دعوته الكاذبة فيما حرمت دعوته من حماية القانون فى مصر وسوريا بعد نجاح الثورة فيهما۔ وان علماء شبه القارة

الهندية الاكستانية تحدوا ادعاء انه الباطلة مرة واحدة ودعوه لمواجهتهم للجواب على اسئلتهم لازالة الشكوك التى كانت تخامرهم، وعادة ماكان مرزا غلام أحمد يتهرب من العلماء لانه يفتقر الى البراهين القوية ولكنه وفى جميع مواجهاته لهم كان يهزم هزيمة نكراء ويمنى بالخزى والذل، وان فشله يرجع بصورة رئيسية الى هدفه الىء وغطرسته والخلل العقلى المزمن الذين كان يعانى منه ومن جانب آخر فقد ثبت عن طريق الوصفات الطبية التى كان يكتبها طيبه الخاص بانه كان اساسًا يعانى من المرض وتعرض للاختلال العقلى مرات۔

وقدمات غلام أحمد فى سنة ١٩٠٨ ميلادية نتيجة اصابته بمرض الكوليرا وقد عاقبه اللّٰه على افترائه على دينه الحق بان جعل وفاته فى مرحاض بيته، وجاءت هذه الحادثة لتنبه الكثرين من اتباعه حيث زكوا معتقدهم ودخلوا فى صفوف المسلمين باعداد كبيرة ولكن البعض طل على اعتقاده الباطل نتيجة الاغرآت بالمال والمناصب من قبل الانجليز للاستمرار فى لعبة خداع الناس وتضليلهم۔

ان كل مسلم فى العالم يعلم حقيقة كون الايمان بختم النبوة هو معتقد اساسى فى الاسلام وقد اوضح اللّٰه سبحانه فى كتابه العزيز بان محمدًا ﷺ هو آخر الانبياء وانه لا نبى بعده، والحق بان هذا الاعتقاد متفق عليه بين كل الفرق الاسلامية ولم تكن هذه النقطة موضع اختلاف ابدًا منذ ظهور الاسلام قبل اربعة عشر قرنًا وجاء مرزا غلام لهاجم هذه الحقيقة الاساسية وتقسيم المسلمين الى مجموعتين، تستمد احداهما وحيها قوتها من مكة والأخرى من قاديان وعليه فان دين غلام أحمد كان مؤامرة دينئة ليست ضد وحده مسلمى شبه القارة فحسب بل كانت ضد وحدة العالم الاسلامى ككل۔ وان المسلمين رفضوا الادعاء الكاذب لهذا

المفتری وانه لولا حماية الانجليز له لذبحوه مثلما ذبحوا صاحبه بالامس مسلمية الكذاب فی المواجهة التی حصلت بينه المسلمين مسيلمة الكذاب فی عهد الخليفة الأول ابوبكر الصديق رضی اللهؓ عنه۔

والادعاء الكاذب للنبوة يعتبر تحديًا للعقيدة الاساسية للمسلمين وليس هذا فحسب بل انه بمعناه الدنی، يؤثر علی هيكل الشريعة والايمان ويؤدی الی الافتراء والحاق الاهانة بمقام الرسول ﷺ ومقام الصحابة واهل البيت وزوجات الرسول والاولياء والعلماء وقد سخر المرزا من علامات النبوة وفسر القرآن الكريم حسب اهوائه واوهامه ورفض ان يقر بصحة الاحاديث النبوية الشريفة وعليه فقد اجمع علماء الامة الاسلامية علی اعتباره كافرًا وملحدًا نظرًا التهمته الكاذبة والباطلة علی الرسول محمد ﷺ ونظرًا الادعائه الزائف للنبوة۔

القاديانية مصدر للاذی فی باكستان:

مع ادراك مقاصد واهداف هذه العقيدة الباطلة وأخذ تاريخها الاسود بنظر الاعتبار اظهر العلماء وخصوصًا علماء اهل السنة شكوكهم حول ولاء القاديانيين للباكستان۔ وانهم طالبوا منذ تأسيس الباكستان باعتبار اتباع مرزا غلام أحمد اقلية غير مسلمة وإلا فانهم سوف يتأمرون لاضعاف البلاد الذی اسس باسم الدين الاسلامی الحق كما اثبتت الاحداث الاخيرة بان هذا الخوف لم يكن بلا اساس۔

وكل باكستان كان مندهشًا وغاضبًا علی الدور الذی لعبه شودری ظفر اللهؒ خان الزعيم القاديانی الشهير فی فصل ''جور داسبور'' عن باكستان بالاضافة الی مؤامرات عديدة اخری دبرها القادنيون ضد البلاد، وزعيم قاديانی آخر هو إم، إم۔ أحمد وضع اسس الاقتصاد

الباكستانى على شكل خطة شيطانية تؤدى الى تقسيم البلاد وتزرع البغضاء بين المسلمين فى شطرى البلاد۔

وان سقوط دكا المأساوى سنة ١٩٧١ ميلادية والذى شاهده العالم كان نتيجة للظلم الاقتصادى خطط له القاديانيون بدقة وكان هذا بمثابة انتصار للاتحاد يانيين وخطوة نحو تحقيق الخطط الشريرة التى وضعها مؤسس هذه العقيدة۔

وانه خلال تاريخ الباكستان فان الطلب المتواصل باعتبار القاديانيين اقلية غير مسلمة كان۔ من قبل العلماء المشاهير امثال المرحوم مولانا ابو الحسنات قادرى من لاهور والمرحوم مولانا عبد الحامد بدايونى من كراتشى و مولانا عبدالستار خان نيازى و آخرين امثال السيد ابو الاعلى المودودى والعالم الديو بندى الشهير المفتى محمد شفيع من كراتشى والمفتى محمود، ولكن الحكومة لم تلتفت الى هذا المطلب۔

حركة ١٩٥٣ الشهيرة اتباع المرزا غلام احمد:

عندما فثلت جميع الجهود التى بذلت لحل هذه المشكلة التى اثارت مشاعر المسلمين فقد قام الشعب الباكستانى وخاصة فى القليم البنجاب بمظاهرات ضخمة مرددين الشعارات تأبيدًا للنبى الحقيقى محمد ﷺ واراد الشعب بقيادة علمائه الضغط على حكومة البنجاب وقبول طلبهم الشرعى، ولن الحكومة لم تحل المشكلة بل لجأت الى اتخاذ اجراءات قمعية ضد الحركة وقد أمرت الشرطة باطلاق النار على المتظاهرين وان الكثير بن منهم استشهدوا دفاعًا عن الدين الحق وقد اشترك القاديانيون أيضًا فى المذبحة فقتل وسجن الآلاف وفى النهاية اعلنت الاحكام العرفية فى جميع مناطق البنجاب وقد اصدرت المحاكم العسكرية العديد من

الاحكام وحكم على العديد من زعماء الحركة بالموت ومنهم مولانا عبدالستار خان نیازی ومولانا خليل أحمد قادری بن الشيخ ابو الحسنات قادری وآخرين، ونتيجة للضغوط الكبيرة التى مارسها المسلمون داخل الباكستان وخارجها استدلت احكام الاعدام بالسجن المؤيد۔

احداث مدينة ربوة ونتائجها:

مرت مجموعة من طلبة كلية الطب اثناء العطلة الدراسية بمدنية ربوة وذلك فى الثانى والعشرين من مايو سنة ۱۹۷۴ ميلادى وتعتبر ربوة المقر الرئيى للقاديانيين فى باكستان حيث لا اثر فيها لأى سلطة مدنية ما عد سلطة الخليفة وعند وصول القطار الذى يقلهم الى محطة المدينة اطلق الطلبة شعارات (يعيش ختم النبوة) وفى رحلة العودة على نفس القطار المحمل بالطلبة، استعد اهالى ربوة لاطلاق العنان لبريريتهم وهمجيتهم على هؤلاء الشباب، فتأخر القطار عن المسير وسحب الطلاب خارج العربات وانهالوا عليهم المبرح دون رحمة مما اسفر عن جرح العديد منهم ووقع عدد آخر على الارض فى حالة اغملو وانتشر خبر هذه الحادثة كالنار فى الهشيم فى طول البلاد وعرضها، وقد ثار اهل البنجاب خاصة لان هذا التحدى القاديانى وقع على ارضه۔ ونزل شعب الباكستان الى الميدان مرة اخرى ونظم نفسه لحل هذه المشكلة نهائيًا وعقدت الاجتماعات الجماهيرية وطافة المظاهرات معظم المدن وقدمت العديد من الطلبات الى الحكومة۔

وقد اسس علماء الباكستان الذى يمثلون مختلف المذاهب منظمة مركزية اسموها المجلس المركزى للحفاظ على عقيدة ختم النبوة وذلك للسيطرة على مشاعر الشعب وتنظيم تورتهم نحو الحل الدائم لهذه

المشكلة التى طل أمدها۔ واختير الشيخ يوسف بنورى من كراتشى رئيسًا لهذا المجلس فى حين اختير الشيخ محمود أحمد رضوى ابن المفتى الاعظم السيد ابو البركات من حزب الاحناف بلاهور امينًا عامًا۔

وقد انطلقت الحركة للعمل بسلام مثوب برغبة حازمة وقوية على حل المشكلة بشكل نهائى، وردت الحكومة مرة اخرى باجراءات فمعية فاعتقلت العلماء والطلبة واستخدمت الغازات المسيلة للدموع والجأت الى الضرب بالعصى واهروات مرارًا، ولكن الشعب الذى يحتفظ فى ذاكرته باحداث سنة ۱۹۵۳ سيطر على انفعالاته ولم يعط الفرصة للحكومة باعلان الاحكام العرفيه مرة أخرى لسحق الحركة ونتج عن هذا الموقف السلمى والراسخ من الشعب قر۴ار الحكومة بتحويل كامل القضية الى المجلس الوطنى لمناقشته۔

واذيع هذا القرار من الاذاعة على لسان السيد ذوالفقار على بهوتو رئيس الوزراء (السابق) عشية الاضراب العام الذى دعا اليه المجلس المركزى للحفاظ على عقيدة ختم النبوة واعلن بان المسألة سوف تعرض على المجلس الوطنى فى الثلاثين من يونيو سنة ۱۹۷۴ ورغم ان هذا الوعد قد تحقق ولكن الشعب ظل يترقب بقلق ولم يتخل عن يقظة۔ وقد تجول العلماء والطلبة فى طول البلاد وعرضها والقوا الخطب وسيرت المظاهرات لتبديد كل الشكوك حول صدق اهدف الذى بنادى به العلماء وابناء الشعب ولكن الحكومة لم تقدر هذه الاحجاجات السلمية بل استمرت فى زج قيادات العلماء فى السجون مع الالآف من ابناء الشعب واحد هؤلاء العلماء هو المرحوم مولانا محمود شاه من مدينة غجرات حث رفض الخروج منه السجن بكفالة نتيجة لتعذيبه فى مختلف سجون البلاد۔

القرار التاريخى للمجلس الوطنى:

فى الثلاثين من يونيو سنة ١٩٧٤ وبعد الكفاح الطويل لمسلمى الباكستان وضع الأمر كله امام المجلس الوطنى الباكستانى على شكل قرارين، حيث تبنت الحكومة أحد هذين القرارين وقدمه وزير القانون انذاك السيد عبد الحفيظ بيرزادة فى حين تبنت المعارضة القرار الآخر بزعماة سماحة الشيخ شاه أحمد نورانى امين المجموعة البرطانية للمعارضة وزعيم المجموعة البرطانية لجمعية علماء الباكستان ورئيس جمعية علماء الباكستان والجدير بالذكر انه لاول مرة يشير مولانا شاه احمد نورانى مسألة تضمين الدستور الباكستانى لتعريف المسلم واعتبار الاسلام دين الدولة الرسمى وانه مما لاشك فيه بان هذين المشروعين لقيا تأييدًا من جميع اتجاهات المعارضة بما فيها علماء ديوبند واعضاء الجماعة الاسلامية الذين عملوا جنبًا الى جنب لتحقيق المصادقة على هذه التوصيات وادراجها ضمن الدستور۔

وحان الوقت التحديد الوضع الدستورى للقاديانين وفقًا لمادة تعريف المسلم الوارد فى الدستور الباكستانى بانهم غير مسلمين او بالاحرى كفرة وكان هذا ايضًا جوهر المشروع الذى تقدمت به الحكومة بواسطة السيد عبدالحفيظ بيرزادة وزير العدل۔

وان مشروع القرار المقدم من قبل المعارضة ورئيسها شاه احمد نورانى قد ذيل باعضاء سبعة وثلاثين عضوًا فى المعارضة بضمنهم حزب عوامى الوطنى والمفتى محمود من جمعية علماء الاسلام والأستاذ غفور أحمد من الجماعة الاسلامية وتشودرى ظهور الهى من حزب الرابطة الاسلامية (Muslim League) والحاج مولى بخش سومرو ممثلًا عن المستقلين فى المجلس الوطنى۔

''مشروع قرار المعارضة'':

حيث ان الحقيقة هو ان المرزا غلام أحمد القاديانى اعتبر نفسه نبيا بعد النبى محمد ﷺ وحيث ان ادعاءه الباطل للنبوة ومحاولته تحريف العديد من الايات القرآنية والغاء فريضة الجهاد بعتبر خيانة للمفهوم الاساسى للاسلام، وحيث انه نتاج الاستعمار والامبريالية وان هدفه الوحيد هو هدم وحدة المسلمين وتحريف الاسلام وحيث ان الامة الاسلامية جمعاء متفقة على فكرة ان اتباع مرزا غلام أحمد خارجون عن الاسلام سواء اعتبروه نبيًا او نادوه باى شكل آخر او اعتبروه مجددًا او زعيمًا دينيًا۔ وحيث ان اتباعه يمكن ان ينتحلوا أى اسم يمزجهم بالمسلمين ويتظاهرون بكونهم فرقة اسلامية وهكذا فهم مشغولون بالفعاليات الهدامة سرًا وعلنًا۔

وحيث ان منظمة العالم الاسلامى قد قررت فى اجتماعها المنعقد بين السادس والعاشر من شهر ابريل سنة ۱۹۷۴ ميلادية فى مكة المكرمة وبا شتراك حوالى مئة واربعون منظمة اسلامية من العالم الاسلامى، قررت متحدة بان القاديانية التى تعتبر نفسها واحدة من الفرق الاسلامية هى حركة هدامة ضد الاسلام والعالم الاسلامى۔

ولهذا يجب على هذا المجلس اعتبار اتباع مرزا غلام أحمد تحت اى اسم كانوا غير مسلمين ويجب على الحكومة تقديم مشروع قانون لاجراء التعديل الضرورى فى دستور جمهورية باكستان الاسلامية، وان يكون هذا البيان نافذ المفعول مع ضمان المصالح والحقوق القانونية لهذه الاقلية الغير مسلمة۔

اسماء الموقعين على مشروع القرار:

۱۔ مفتی محمود
۲۔ مولانا عبدالمصطفی الازہری
۳۔ مولانا شاہ احمد نورانی الصدیقی
۴۔ الأستاذ غفور أحمد
۵۔ مولانا سید محمد علی رضوی
۶۔ مولانا عبدالحق اخوراختک
۷۔ تشودری ظہور الھی
۸۔ سردار شیرباز مزاری
۹۔ مولانا ظفر أحمد انصاری
۱۰۔ السید عبدالحمید جتوئی
۱۱۔ صاحب زادۃ أحمد رضا قصوری
۱۲۔ السید محمود اعظم فاروقی
۱۳۔ مولانا صدر الشہید
۱۴۔ مولوی نعمت اللّٰہ
۱۵۔ السید عمرۃ خان
۱۶۔ مخدوم نور محمد
۱۷۔ السید غلام فاروق
۱۸۔ سردار مولی بخش سومرو
۱۹۔ سردار شوکت حیاۃ خان
۲۰۔ راو خورشید علی خان
۲۱۔ رئیس عطا محمد مری

۲۲۔ الحاج علی احمد تالبور

وبعد مدة وجيزة وقع المدرجة اسماءهم ادناه على مشروع القرار

۲۳۔ نوابزادة ميان ذاكر قريشي

۲۴۔ السيد كرم بخش ايوان

۲۵۔ مهر غلام حيدر بهروانة

۲۶۔ صاحب زادة سيف الله

۲۷۔ ملک جهانكير خان

۲۸۔ السيد اكبر خان محمد

۲۹۔ الحاج صالح خان

۳۰۔ خواجة جمال محمد كوريجا

۳۱۔ غلام حسن خان دادلا

۳۲۔ صاحبزادة محمد نذير سلطان

۳۳۔ ميان ابراهيم برق

۳۴۔ صاحب زادة نعمت الله خان

۳۵۔ السيد عبد السبحان

۳۶۔ الفريق جمال دار

۳۷۔ السيد عبد الملک خان

مشروع القرار بين يدى المجلس:

شكل المجلس الوطنى لجنة خاصة المناقشة المشروعين المقدمين بصورة تفصيلية وتقديم التقرير النهائى الى المجلس الوطنى واخير

لعضويتها عددًا من الزعماء المنتمين الى مختلف التكتلات وقد مثل المعارضة فى هذه اللجنة كل من سماحة الشيخ شاه أحمد نورانى من جمعية علماء باكستان والاستاذ غفور أحمد من الجماعة الاسلامية والمفتى محمود من جمعية علماء الاسلام وتشودرى ظهور الهى من حزب الرابطة الاسلامية ومولا بخشر سومرو من المستقلين فى حين رشحت الحكومة السيدين عبدالحفيظ بيرزادة ومولانا كوثر نيازى ممثلين لوجهة نظرها فى اللجنة۔

وبدأت اللجان عملها فى حين ظلت الجماهير خارج المجلس مستمرة فى ثورتها والشرطة صعدت من قمعها اكثر واكثر ولم يسمع الأحد ان يخطب دفاعًا عن المكانة المقدمة للرسول محمد ﷺ كخاتم للانبياء ومنع استعمال مكبرات الصوت حتى فى المساجد وفرضت المادة ۱۴۴ فى جميع انحاء البلاد والتى يمنع بموجبها مجمع اكثر من اربعة اشخاص فى مكان واحد، والصحافة التى كانت خاضعة للرقابة أصلاً فرضت عليها اجراعات رقابية اكثر ومعنت من نشر اراء الناس وعواطفهم حول المسألة۔ وبالرغم من كل هذه القيود ظل الشعب الذى صمم على تقديم كل التضحيات لحبيبه الرسول الاكرم صلوات اللّٰہ وسلامه عليه مستمرًا فى نضاله وكفاحه۔ وكان واضحًا تصميم الشعب الباكستانى وخاصة اهل البنجاب على التضحية بكل ما يملك من وسائل الراحة والمتع بل وحتى الغروريات الاساسية مثل الخبز والماء من اجل انهاء هذه المشكلة وبعضهم قدم هياته لهذه المهمة المقدمة وبلغ عدد الذين استشهدوا فى هذه الحركة اربعون رجلاً وبهذا الخصوص تذكر بمزيد من الاجلال والتقدير علماء السواد الاعظم واهل السنة الحقيقى تحت قيادة سماحة الشيخ عبدالستار خان نيازى الأمين العام لجمعية علماء

الباكستان ومولانا السيد محمود أحمد رضوى ومنظمة طلبة السواد الاعظم (انجمن طلبة الاسلام) اغدق اللّٰہ تعالى عليهم بركاته الخالدة۔ وكان الشيخ شاه أحمد نورانى والشيخ عبدالمصطفى الازهرى يحركون النضال على جبهتين احداهما داخل لجان المجلس الوطى والأخرى خارج المجلس وسط الشعب الذى رجب بهما وفتح لهما الأيدى والصدور اينما خلوا رغماً عن القيود المفروضة، ففى النهار كانا يشعلان نفسيهما بمداولات المجلس بينما يقضيان الليالى مع الشعب مسافرين الى مختلف المناطق لترأس اجتماعات الجماهير۔ وانه فى غضون انشلاثة أشهر التى قضياها فى اسلام آباد قطعا اكثر من اربعين الف ميلا داخل البنجاب وحدها وان السواد الاعظم منه اهل السنة تقدم ثنائها وتقديرها للعلماء الاربعة فى المجلس الوطنى مولانا انشاه احمد نورانى و مولانا المصطفیٰ الازهرى ومولانا سيد محمود على رضوى و مولانا ذاكر صاحب على جهودهم المخلصة من اجل حفظ مقام النبوة وتدعو اللّٰہ عزوجل ان يطيل اعمارهم لخدمة الاسلام والمسلمين فى العالم۔

مداولات اللجنة:

وبدأت اللجنة بمناقشة مختلف وجوه القضية فى حين تقدم المرزا ناصر من مدينة ربوة وصدر الدين لاهور وهما من زعماء القاديانية برجاء الى اللجنة بالسماح بتقديم دفاعهما، وقبلت اللجنة طلبهما وودعتهما للمشول امام اللجنة وكان المرزا ناصر هو اول من مثل امام اللجنة المذكورة حيث قدم شرحًا كتابيًا درسها المدى العام الباكستانى السيد يحى بختيار خلال احد عشر يوما وان الاسئلة التى سألها المدعى العام الباكستانى أعدت من قبل اعضاء اللجنة وخاصة العلماء منهم وان

تفاصيل الاجراءات لايمكن نشرها هنا لأن الأمر كان واضحًا من قبل رئيس المجلس بالحفاظ على سرية جميع مداولات اللجنة وطلب من الاعضاء عدم الكشف عما يجرى داخل اللجنة۔

ولكننا نستطيع ان تقول بان المرزا ناصر أحمد كشف عن الاركان الاساسية لعقيدته امام اللجنة موضحًا بان مرزا غلام أحمد هو المسيح الموعود والنبى بعد الرسول محمد ﷺ حسب العقيدة القاديانية وهذا الاعتراف كان كافيًا لاقناع اولئک الاعضاء الذين كانوا يجهلون مضمون هذه العقيدة الفاسدة بان القاديانيين هم غير مسلمين او بالحقيقة كفرة لانهم يتبعون دينًا يتعارض مع الاسلام وتعاليمه۔

وبعد ثلاثة أشهر استطاعت اللجنة التوصل للقرار النهائى وفحت للقاديانيين كل الفرص الممكنة للدفاع عن وضعهم ولكنهم كانوا يهزمون دائما كما كان نبيهم المزعوم يهزم دائما امام العلماء الاعلام ولم يسطيعوا الصمود امام قوة الحجج والبراهين التى كان يوردها العلماء وانه فى السادس من سبتمبر سنة ١٩٧٤ ميلادية وبعد اربعة اجتماعات مطلوة اللجنة مع السيد ذوالفقار على بهوتو رئيس الوزراء تم التصول الى القرار التاريخى عندمادقت الساعة معلنة انتصاف الليل۔

وفى السابع من سبمتبر كانت الأمة باجمعها تنتظر الحكم، وكان التوتر يسود الجميع وتحلقت الجماهير حول اجهزة الراديو والتلفاز لسماع القرار الحيوى۔ وكانت الجماهير اينما وجدوا، فى المراكز التجارية وفى مكاتب الاحزاب السياسية وفى للمعاهد التعليمية وفى كل حقول الحياة لايدور فى خلدهم أى شيء سوى انتظار قرار المجلس الوطنى، فسفى نفس اليوم وفى الساعة الثالثة والنصف قدمت اللجنة باجماع تقريرها الى المجلس الوطنى الذى وافق على التقرير وتعديل الدستور

وفقًا لذلک وفی الساعة السابعة من ماء نفس الیوم صادق مجلس الشیوخ علی القرار، وبهذه الطریقة صدر القرار التاریخی القاضی باعتبار القادیانیین والاحمدیین اللاهوریین اقلیة غیر اسلامیة، وتوج النضال الجماهیری الذی امتد لا ربعة أشهر طویلة ومتعبة بهذا القرار التاریخی وانه بفضل اللّٰه والرسول ﷺ استطاع مسلمو الباکستان من اماطة اللثام عن شر القادیانیة، وهذا فی الحقیقة هو نصر عظیم یرجع فضل تحقیقة فقط الی الجماهیر والعلماء لأنه لم تکن هناک ایه علمة لتفهم الحکومة لخطورة الموقف ولم یکن فی الحسبان بان الحکومة المؤلفة من مجموعة من الاشتراکین سوف ترضخ او تستمع الی رغبة الجماهیر وان غالبیة اعضاء الحزب الحاکم قد اخذو الأمر ببساطة لاعتقادهم بان المسألة لا تعتدی کونها مشکلة طائفیة، وکان هذا عملًا جرثیًا للمسلمین بمختلف طبقاتهم، الشباب والشیوخ والطلبة والعمال والعلماء البطاء حیث اجبروا الحکومة علی قبول هذا الطلب الاساسی لمسلمی شبه القارة، ولاشک ان المجلس الوطنی الذی بمثل الغالبیة من مسلمی الباکستان قد اتخذ قرارًا اصحیحًا ودیموقراطیًا۔

واذا کان البرلمان البریطانی یستطیع تحدید موقفه من الشیخ ولا یسمع بأی نقاش ضد البروتستانت فان الدول المتقدمة والاشتراکیة مثل الصین وروسیا الأتطیق سماع ای شیء ضد الشیوعیة وکارل مارکس ولینین وماوتس تونغ وباکستان وهی الدولة التی تستمد استرایتجمتها من الاسلام یجب علی برلمانها مناقشة وتحدید وضع اولئک الذین یعملون ضد معتقداتها الاساسیة باسم الاسلام، فاذا کان الاسلام دینًا فأن الاشتراکیة والشیوعیة هما ایضًا من الادیان، والفرق بین هذین الدینین هو ان الاسلام یوجب علی اتباعه الولاء ولأیمان بخالق العالم

وهو اللّٰہ عز وجل من خلال حبيبه النبى الخاتم محمد ﷺ فى حين ان اتباع الدين الآخر يؤمنون بالمخلوقين والبشر امثال كارل ماركس ولينن وماو واذن فالاسلام والاشتراكية كلاهما يدعوان الى العبادة فالأول يدعو الى عبادة اللّٰہ عز وجل والثانى يدعو الى عبادة البشر امثال كارل ولينن۔

القرار الصحيح:

باكستان هى جمهورية اسلامية ودينها الرسمى الاسلام ولا يسمع لأحد بتخريب المعتقدات الاساسية للدين الاسلامى وهو يتظاهر بالاسلام۔ فالاسلام يعلم التسامع والمسلمون كرماء فى نظرتهم لغير المسلمين ولكن ليس لاولئك الذين يتظاهرون بالاسلام يحيكون المؤمرات على الدين ويتطاولون على مقام الرسول الاكرم ﷺ والذى لا يتجرأ على فعله غير المسلم۔

وانه من اعظم واجبات المجلس الوطنى لجمهورية باكستان الاسلامية الفاظ على مكانة الرسول الاعظم فى الدستور الوطنى وبما ان هذا الهدف الدينى المقدس قد تحقق لدا فان اعضاء المجلس يستحقون التهنئة القلبية من الامة الاسلامية جمعاء۔

وبعد صدور هذا القرار التاريخى ضاعف القاديانيون والاحمديون حملاتهم المغرضة ضد الاسلام و وجهوا التهم الى هذا القرار وصانعيه من اعضاء المجلس الوطنى، وهم يجاولون ذر الرماد فى عيون المسلمين فى جميع انحاء العالم بواسطة تعاليمهم الخاطئة وللمشوهة وتحريف الحقائق وبذلك تم لهم خداع العديد من المسلمين۔

ولارشاد اولئك الذين خدعوا، ولأعلام الآخرين رأينا ان نورد فيما بلى التقرير الذى قدمته اللجنة الخاصة للمجلس الوطنى ومسودة قرار

التعديل فى الدستور وبعض الاعتقادات الاساسية للقاديانيين ولا احمديين۔

القرار:

ان اللجنة الخاصة فى المجلس الوطنى قررت باجماع على ارسال هذه التوصيات الى المجلس لدراستها واتخاذ القرار بشأنها وان الللجنة الخاصة وبمساعدة اللجنة الموجهة واللجنة الفرعية ترى ان القرارات التى حولت اليها من المجلس وبعد الاطلاع على الوثائق واستجواب الشهود بما فيهم رئيس الجمعية الاحمدية بربوة والجمعية الاحمدية۔ اشاعت اسلام بلاهور على التوالى جمعت على تقديم هذه التوصيات الى المجلس الوطنى:

ا۔ يجب تعديل الدستور الباكستانى كالآفى:

١۔ ادراج ذكر القاديانين واللاهوريين او الاحمديين فى المادة رقم ١٠٦۔

٢۔ تعريف المسلم بفقرة جديدة فى المادة ٢٦٠ من القانون ولاضفاء الاهمية على التوصيات السابقة فقد اتفق بالاجماع على مسودة القرار الملحقة۔

ب۔ يجب اضافة الشروحات الآتية الى القسم ٢٩٥ ألف من قانون العقوبات الباكستانى۔

الشرح۔ ان المسلم الذى يجاهر ويمارس ويدعو ضد مفهوم ختم النبوة للرسول ﷺ كما فى الفقرة۔

٣۔ من المادة ٢٦٠ من الدستور فانه يعاقب بموجب هذا القسم۔

ج۔ وهكذا فان التعديلات التشريعية يجب ان تشمل القوانين ذات الصله مثل قانون التسجيل الوطني لعام ١٩٧٣ واحكام قوائم الانتخابات لعام ١٩٧٤م۔

د۔ يجب الدفاع والحفاظ على حياة وحرية واملاك وشرف والحقوق الاساسية لكل مواطني الباكستان بغض النظر عن انتماعلتهم۔

التواقيع:

١۔ عبدالحفيظ بيرزادة

٢۔ مفتي محمود

٣۔ مولاناشاه أحمدنوراني الصديقي

۴۔ الاستاذغفورأحمد

۵۔ غلام فاروق

٦۔ تشودري ظهورالهي

٧۔ سردار مولى بخش سومرو

مشروع القانون:

فيما يلي تعديل الدستور لجمهورية باكستان الاسلامية:

حيث ان الاضافة الملائمة لتعديل دستور جمهورية باكستان الاسلامية هي لغرض الوضوح المستقبلي وبموجبها نسن مايلي:

١۔ عنوان قصير واستهلال

(١) يسمى هذاالقانون بالتعديل الثاني في قانون ١٩٧٤م۔

(۲) ینقذ فی الحال۔

ب۔ یجب ان یدرج عبارۃ (افراد مجموعۃ القادیانیین او مجموعۃ الاھوریین الذین یسمون انفسھم (الاحمدیین) بعد کلمۃ (الجماعات) فی الفقرۃ ۳ من المادۃ ۱۰۶ و یعدل حسب القانون۔

ج۔ تعدیلل المادۃ ۲۶۰ من الدستور یجب اضافۃ التبدا الجدید الآتی الی المادۃ ۲۶۰ الفقرۃ (۲) بالاسم۔

د۔ أی شخص لا یؤمن بختم النبوۃ محمدًا ﷺ خاتم الانبیاء او یدعی النبوۃ بأی معنی من معانی الکلمۃ وبأی وصف مھما کان بعد النبی محمد ﷺ او یعترف بای ادعاء مماثل للنبوۃ و التجدید فی الدین۔ ھو غیر مسلم۔ لاغراض الدستور و القانون۔

البیان و الاھداف و الاسباب:

کما قرر المجلس الوطنی بعد التوصیات المقدمۃ من اللجنۃ الخاصۃ فان ھذا المشروع ینشد الی تنقیح الدستور لجمھوریۃ باکستان الاسلامیۃ باعتبار أی شخص لا یؤمن بصورۃ مطلقۃ بختم النبوۃ بمحمد ﷺ او یدعی النبوۃ بعد محمد ﷺ أو یعترف بأی ادعاء مماثل للنبوۃ و التجدید فی الدین (غیر مسلم)۔

عبدالحفیظ بیرزادۃ

الوزیر المسؤول

معتقدات میرزا غلام احمد القادیانی

ادعائه النبوة: ان واحدة من المعتقدات الاساسية للاسلام بعد التوحيد و المعاد هو الايمان بمحمد ﷺ كخاتم للانبياء وهذه الفكرة ليست بدعة جديدة بل هى قديمة قدم الاسلام۔

وحتى فى حياة الرسول الاكرم ﷺ ادعى البعض النبوة ومنهم مسلمية الشهير بالكذاب حيث لم يقبل به نبيًا ابدًا حتى ضرب عنقه فى عهد الخليفة الاول ابو بكر الصديق (رضى اللهّٰ عنه) لافترائه الفاضح وادعائه الكاذب للنبوة وانه منذ فجر الاسلام اعتبر المسلمون دائما مثل هذا الدجال كافرًا وملحدًا، ولا يوجد هناك ادنى اختلاف فى هذا الأمر۔ وهذا الادعاء الجديد للنبوة من قاديان أعتبر ايضًا مخالفًا للاسلام بل وكفرًا والحادًا كما افتى بذلك علماء شبه القارة الهندية الباكستانية وعلماء الدول الأخرى فى بداية القرن العشرين۔

وان النبى محمد صلى اللهّٰ عليه وسلم كان قد حذر أصلاً من مثل هؤلاء الدجالين وانه لاتقوم الساعة حتى يدعى هذا الأمر ثلاثون كذابًا ورجالًا كما فى صحيحى البخارى و مسلم واشار القرآن الكريم بوضوح فى عدة مواضع الى مسألة ختم النبوة وفيها بلى بعض هذه الايات:

قال تعالى: ما كان محمد ابا أحد من رجالكم ولكن رسول اللهّٰ وخاتم النبيين وكان اللهّٰ بكل شىء عليما۔ [الاحزاب:۴۰]

وقد حرف القاديانيون تفصير كلمة (خاتم) فى هذه الآية المباركة بما

ینافی التفسیر الذی أخبر به الرسول محمد ﷺ والصحابة والعلماء والمفسرین وأن تفسیرھم یخالف ما علیه اجماع المسلمین فی العالم۔ وان الایمان بالاسلام لیس فقط فی قبول الآیات القرآنیة بل وقبول التفسیر الذی ورد علی لسان الصحابة والعلماء دائمة الشریعة والذی توارثه المسلمون جیلا یعد جیل وھکذا فان معنی کلمة (خاتم) لیس إلا الذی یختم وھو الخاتم حیث لا یأتی بعده أحد۔

قال تعالی: ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی''۔[المائدة:۳]

لقد اعلن اللّٰہ تعالی فی ھذه الآیة اکمال شیئین اثنین الاول ھو اکمال الدین والثانی اکمال النعم ومما لاشک فیه بان من اھم النعم ھو بعث الرسول الأعظم ﷺ وعلیه فانه سوف لا یظھر أی دین جدید ولا نبی جدید بعد النبی محمد ﷺ حتی قیام الساعة۔

قال تعالی: ''والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرة ھم یوقنون''۔ [البقرة:۴]

تشیر ھذه الآیة بوضوح الی انه لانبی ولا رسول ولا وحی بعد محمد ﷺ وکل الذی کان انما جاء قبل الرسول الاعظم علیه السلام والمؤمن انما یؤمن بما انزل علی الرسول وما انزل من قبله علی الرسل ولم تصل ایة اخبار للمؤمنین عن ظھور نبی جدید بعد النبی محمد علیه السلام بلی شکل کان وان القادیانیین انما یتلاعبون بالالفاظ ویحاولون غش المسلمین بقولھم بظھور النبی عیسیٰ علیه السلام بعد النبی محمد علیه السلام فھذه لیست عین الحقیقة، وانه لاشک فی نزول المسیح فی آخر الزمان ولکنه ینزل بصفته المسیح ابن مریم والذی کان نبیًا أصلًا ولا یدعی بعثه کنبی جدید مثل النبی الکذاب غلام أحمد الذی ادعی النبوة۔

وھناک الکتب من الایات القرآنیة الشریفة التی تؤکد علی ختم

النبوة علی ید الرسول محمد ﷺ و انه لیس من الممکن عرض جمیع هذه الآیات مراعاة للاختصار فی هذا الکتب۔

وفیھا یلی اشهر الاحادیث النبویة الشریفة بهذا الخصوص:

(۱) عن ابی هریرة قال: قال الرسول ﷺ

یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلهم یزعم ان رسول اللّٰه۔ [مسند امام احمد، ج:۵، ص۲۷۸]

وبهذا فان ای شخص یدعی النبوة بعد النبی محمد ﷺ بای صورة او شکل فانه دون ریب غشاش و کاذب۔

(۲) انا خاتم النبیین و لا نبی بعدی ففی هذا الحدیث المعنی الواضح لکلمه (خاتم) وهی کلمة القرآن الکریم التی حرف تفسیرها علی ایدی القادیانیین، حیث یصرح الرسول بان ختم النبوة یعنی ان لا نبی بعده۔

(۳) عن سعد بن ابی وقاص قال بان الرسول ﷺ عندما استخاف علیًا فی المدینة اثناء توجهه علیه السلام الی غزوة تبوک خاطبة بقوله: أما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون منه موسی ولکن لا نبی بعدی۔

(۴) مع ان هارون کان اخاموسی ونبیًا غیر مرسل ولکن الرسول اراد أن یخلص اذهان المسلمین من الشکوک حول علی اثناء مقارفته ایاه مع هارون لئلا یتخذون علیًا نبیًا بعد الرسول ﷺ وبهذا سدت جمیع الابواب أمام أی ادعاء بالنبوة بأی شکل کان۔

(۵) عن انس بن مالک۔ (ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدو لا نبی۔ [الترمذی،ج:۲،ص:۱۰۲]

ان الآیات القرآنیة والاحادیث النبوة السابقیة تکفی لاثبات موقف العالم الاسلامی وکما اسلفنا فان هناک العشرات من الآیات والاحادیث الشریفة التی توضح الموقف الاسلامی ولکننا اعرضنا عن ابرادها جمیعًا بغة الاختصار:

عقائد نبی قادیان المزعوم من خلال کتبه:

وفیما بلی تأتی أبعض النماذج من الکتابات البغیضة الملیثة بالافتراء للمرزا غلام أحمد الدجال:

۱۔ الرب الحقیقی هو ذلک الذی بعث رسولا فی قادیان۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء، ص 11، روحانی خزائن، ج 18، ص 321)

۲۔ اقسم باللّٰہ بانه هو الذی بعشی وسمانی نبیًا۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقة الوحی، ص 387، روحانی خزائن، ج 22، ص 503)

۳۔ انا اؤمن بالوحی المنزل علی بنفس الاسلوب الذی اؤ من به بالقرآن۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقة الوحی، ص 220، روحانی خزائن، ج 22، ص 220)

۴۔ ان اللّٰہ وضع یده بیدی۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، دافع البلاء)

۵۔ انا مرزا غلام أحمد المسیح الموعود وامام الزمان والمجدد ونبی اللّٰہ ورسوله ویوحی إلی من اللّٰہ۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تازیانه عبرت)

۶۔ ان الوحی الألٰھی لم یتوقف بعد الرسول محمد۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تازیانہ عبرت)

۷۔ ان النبی محمد لہ ثلاثۃ آلاف معجزۃ و انا لی ملیون۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تحفہ گولڑویہ، ص 67، روحانی خزائن، ج 17، ص 153)

۸۔ ان اللّٰہ تعالی اظھر الآلاف من العلامات لاثبات اننی مرسلمن قبلہ و ان ھذہ العلامات لو وزعت علی الف نبی لکانت کافۃ علی اثبات نبوتھم و الذی لا یؤمن ھو شیطان۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، چشمہ معرفت، ص 317، روحانی خزائن، ج 23، ص 332)

مرزا غلام احمد عمیل الانجلیز المخلص:

ان أقل ما یقال عن اھداف دعوۃ مرزا غلام أحمد القادیانی ھو تقویۃ السیطرۃ البریطانیۃ علی شبہ القارۃ الھندیۃ الباکستانیۃ حیث کان المنطقۃ ینھضون من سباتھم ببطہ ورأی فیھم الانجلیز تھدیدًا محملاً لمصالحھم الاستعماریۃ ولھذا قدموا لغلام أحمد التدریب و الدعم لاستخدام دینہ المزیف لتفریق المسلمین۔

و مرزا المدعوم من بریطانیا قضی حیاتہ کلھا فی الاطراء و الاکبار لاسیادہ الانجلیز الذین انقذوہ عدۃ مرات من غضب المسلمین عندما وجدوا فیہ وفی دعوتہ فرصۃ لاضعاف وحدۃ المسلمین وفیھا بلی بعض ما قالہ ھذا الدجال و فیہ ما یکفی لاقناع أی شخص بانہ لم یکن خادمًا للّٰہ کما یدعی بل کان خادمًا لاسیادد المستعمرین۔

(۱) قال المرزا غلام حول حرکۃ سنۃ ۱۸۵۷ التحریرۃ:

ان ھؤلاء (المسلمین) اصطدموا مع حکومتھم الرحیمة مثل الصوص واولاد الحرام ومسو حرکتھم بالجھاد۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، روحانی خزائن)

(۲) اذا تمردنا علی حکومة بریطانیا فکون قد تمردنا علی اللّٰہ ورسولہ والاسلام وعندما نطیع الملک تکون قد ادینا العبادة الحقیقة بمعناہ الحقیقی۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، شھادت القرآن، ص84، روحانی خزائن، ج6، ص 380)

(۳) ان الحکومة الانجلیزیة ھی واحدة من نعم اللّٰہ علینا بل ھی نعمة کبیرة مبارکة من السماء للمسلمین۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، براہین احمدیہ، ص40، روحانی خزائن، ج1، ص 140)

(۴) انہ من الواجب علی وعلی اتباعی ان یشکروا حکومة بریطانیا المبارکة۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، کشف الغطاء، ص37، روحانی خزائن، ج14، ص213)

(۵) منحت للاسلام حیاة ثانیة بظل السلام البریطانی۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تریاق القلوب، ص28، روحانی خزائن، ج15، ص156)

(٦) انا أشیر علی افراد جماعتی بقبول المملکة البریطانیة۔ (اولی الأمر)

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ضرورة الامام، ص23، روحانی خزائن، ج13، ص 493)

(۷) ان هدية قاديان ارسلت الى حضرة قيصر الهند مثل هدية الاولياء وكنت متأكدًا بانى سا شرف بذلك وترجيى يكون من املى ولكنى اتعجب باننى لم آشكر ولم يتفضل على حتى بكلمات ملكية والفكرة الجيدة التى احملها لك يا سيدى يلزمتى ان الفت انتباهكم الميجل الى كلمات الهدية القصرية والمباركة بعدة كلمات منه بقبولكم الامبرا طورى۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ستارہ قیصر، ص2، روحانی خزائن، ج15، ص 110)

الجهاد ونبى قاديان:

لقد ذهب نبى قاديان بعيدًا فى حبه الأعمى لأسيادة البريطانيين حتى اعلن الغاء الجهاد و كتب فى الصفحة ۲۸ من الخطبة الألهامية:

(من اليوم قد توقف الجهاد باليسف، وكل شخص يرفع السيف بوجه اى كافر ويسمى نفسه غازيًا فانه يعصى الرسول محمد ﷺ والذى اعلن قبل الف وثلاثمائة سنة بان الجهاد بالسيف سوف ينتهى بعد مجيء المسيح الموعود وبعد ظهورى الآن لاجهاد بالسيف وانا ارفع شعار السلام الابيض)۔

والآن بعد اعلان مرزا غلام أحمد يستطيع أى شخص وبساطة ان يحكم فيما اذا كان هذا الرجل مسلمًا حقيقيًا ام منافقًا، فهذا النبى المزعوم يرفض بوضوح احد الاركان الاساسية للاسلام وهو الجهاد ارضاء

لأسياده الانجليز وكما اسلفنا سابقًا۔ بان فريضة الجهاد والشهادة كافتا دائماً حافزًا للمسلمين ضد الاعداء۔ والدجال القاديانی اراد بابطاله الجهاد هدم التضامن الاسلامی الذی بشكل خطرًا كبيرًا على الانجليز۔

وان الانجليز يعلمون بانهم اذا لم يزيلوا حب الجهاد من قلوب المسلمين لا يستطيعون أبدًا الحكم فی شبه القارة الهندية الباكستانية وعلى الجانب الاخر من هذيان مرزا الدجال يقول الرسول ﷺ سوف يبغى هذا الدين الى لابد وان هناك قوم من المسلمين يظلون مشغولين بالجهاد حتى يوم القيامة۔

[مشكاة المصابيح]

وان مرزا القاديانی نفسه يعترف فی كتابه "ترياق القلوب" بان كتب الالاف من الكتب والكراريس التی تدعو الى نبذ الجهاد والطاعة العمياء للانجليز۔

موقف مرزا غلام من المسلمين:

(۱) يصف هذا الدجال خصومه كما جاء فی كتاب "نجم الهدى" بخنازير الغابة ويصف نسأئهم بالفاسدات القذرات والبغايا۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، نجم الہدیٰ، ص53، روحانی خزائن، ج14، ص53)

(۲) وفی مكان آخر يقول (ان الذين لا يقبلون دعوتی هم فقط اولاد الراقصات المومسات)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، آئینہ کمالات اسلام، ص547، روحانی خزائن، ج5، ص548)

(۳) ويقول (ان اللّٰه اوحى إلى بان الذی يخاصمک ولا يطيعک هو فی جهنم)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، تذکرہ مجموعہ وحی والہامات، طبع چہارم، ص280)

(۴) من الواجب علینا ان لا تقبل غیر الاحمدیین مسلمین ولا نؤدی الصلاۃ خلفھم ولا نشارک فی صلاۃ الجنازۃ لموتاھم۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، انوار خلافت، ص90، مندرجہ انوار العلوم، ج3، ص148)

بالتمعن فی لغتہ الوضیعۃ التی استخدمھا ضد خصومہ اثبات کاف علی انہ لیس بنبی لان لغتہ من القاھۃ بمکان بحیث لا یمکن قبولھا حتی من المتشردین فی الطرقات۔

ولیس نبی مرسل من اللّٰہ وان جمیع الانبیاء کانوا یظھرون التسامح تجاہ خصومھم ولم یلجاوا أمام السب البغیض الذی تعرضوا لہ الی استخدام ھکذا لغۃ مثلھا استخدمھا المرزا۔

وھذہ التعبیرات المبتذلۃ انما ھی فتاج المجنون والفساد العقلی ومن العجیب ان یؤمن البعض بان ھذا الذی یعانی من الاختلال ھو رسول مرسل من اللّٰہ۔

اقوال المرزا الدجال بحق الصحابۃ واھل البیت:

(۱) من الطبیعی ان الشخص الذی یدعی النبوۃ یری نفسہ فی وضع افضل من الصحابۃ ولھذا دأب المرزا الدجال علی الانتقاص من مکانۃ الصحابۃ وآل بیت الرسول۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، حقیقۃ الوحی)

وانہ یقول مثلاً فی کتاب حقیقۃ الوحی (انی اعطیت مالم یعط ای انسان فی الدنیا وفی الآخرۃ)۔

(۲) قال مرزا الدجال (انا نفس ذلک المھدی الذی سئل عنہ ابن سیرین اذا ما کانت درجتہ تعادل درجہ ابی بکر فاجاب ابن سیرین: انت

تتحدث عن ابی بکر فالمهدی افضل سنه بعض الأنبیاء)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، مجموعہ اشتہارات، ج3، ص278)

(۳) یقول المرزا غلام (اعرضوا عن الخلاف السابق حول الخلافة واقبلوا الخلیفة الجدید فان علیًا الحی بینکم و تبحثون عن علی المیت)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، ملفوظات احمدیہ، ج1، ص400)

(۴) یقول مرزا الکذاب) یا أیها الشیعة لا تصروا علی کون الحسین متقذکم فانا اخبرکم الحقیقة وهی ان بینکم من هو أعظم من الحسین)۔

(قادیانی، غلام احمد، مرزا، رافع البلاء، ص 17، روحانی خزائن، ج18، ص233)

الخاتمه

ان ما عرضناه من اقوال و كتابات المرزا غلام أحمد ماهى سوى امثلة فقط و إلا فان جميع مؤلفاته مليئة بالكلام الفارغ و الملاحظات القدرة و انا لعلى ثقة بان اى انسان مشقف و حيادى و ميال الى الدين سوف لا يقبل ابدًا بالدين القاديانى الباطل يرفض كليًا هذا النبى المصطنع بعد ان يتعمق فى كتب و عقائد هذا الدين۔

نداء الى مسلمى العالم

انا شد مسلمى العالم ان يتعرفوا على عدوهم والذى يعمل بينهم بصمت فلن يضلنكم التعاليم الزائفة للقاديانيين والاحمديين والذين ينعبون شراک الغش والخداع باسم الاسلام فانهم قد أرينوا فى الباكستان و صفوا ضمن الاقليات الغير مسلمة۔

وان ضعف وزيف هذا الدين يمكن ان يلمس من خلال القران التاريخى للمجلس الوطنى لجمهورية باكستان الاسلامية۔

وان القاديانيين الذى لم يستطيعوا أن يصونوا دينهم فى محل ولادته ولم يستطيعوا اقناع المجردين و ذوى النزاهة من اعضاء المجلس الوطنى فأى مستقبل اسود ينتظر دينهم فى بقية انحاء العالم۔

ايها المسلمون، احترموا و تذكروا نبيكم الكريم الرحيم واسألوا هدايته و حمايته و شفاعته۔

وللارشاد الحقيقى و مضاعقة العاطفة و الحب للرسول الاكرم ﷺ فى قلوبكم اتصلوا بعلماء أهل السنة فى باكستان و الخارج و اقرأوا كتبهم

ووطدوا علاقتكم مع ''جمعية الدعوة الاسلامية العالمية'' اى WORLD ISLAMIC MISSION وبمكاتب جمعية علماء الباكستان اى J.U.P فى كراتشى ولاهور بارك اللّٰه فينا وفيكم وفى جميع المسلمين فى انحاء العالم ونسأله تعالى ان ينقذنا منه الخطر الحقيقى لقاديانية۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰه رب العالمين۔

☆......☆......☆

remember your benevolent and merciful Prophet, seek his guidance and protection and Shafa'at. For true guidance and for developing the love and affection of the Prophet in your hearts meet Ulama-i-Ahl-i-Sunnat, the saints of Ahl-i-Sunnat in Pakistan and abroad, read their literature and establish your relation with World Islamic Mission Bradford and in Pakistan with the office of Jami'at Ulama-i-Pakistan Karachi and Lahore and Maktaba-i-Rizviyah Gari Khata Karachi.

May God bless me and you and the entire Muslims of the world and save us from this great and imminent danger of Qādiyāniyat.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

(3) Mirza says in yet another place “Leave the old tussle of Khilafat, accept this new Khilafat. The living Ali is amongst you and you leave him and seek a dead Ali. (Malfūzāt-i-Ahmadiyah Volume 1, page: 131).

(4) Mirza says “O the people of Shi'a faith do not insist that Husain is your Salvator, I tell you the truth that today one such is amongst you and that he is greater than Husain”. (Mohāsabah-i-Qādiyāni Mazhab).

Epilogue

The above quotations from Mirza Ghulam Ahmad's writings and his utterances have been given merely as an example; otherwise his entire work is full of such idle talk and obscene remarks. I am of the firm opinion that no neutral and educated man inclined towards religion will ever accept the baseless and false religion of Qādiyān and would totally reject this self-made Prophet after going through his writings and the beliefs of his religion.

Appeal to the Muslims of the World

I appeal to the Muslims of the World to recognize their enemy, who is silently working amongst them. Do not be misguided by the false preaching of Qādiyānis and Ahmadies who are spreading their web of deceit in the name of Islam. In Pakistan their religion has been outlawed and they have been declared a Non Muslim Minority. The falseness and wickedness of this religion can be judged by the historic decision of the National Assembly. When the Qādiyānis could not defend their religion in its birth place and have failed to convince the impartial members of the National Assembly that they are Muslims what future, can their religion have in the rest of the world. O Muslims and beloved of Prophet Muhammad (Peace be upon him) respect and

(3) God has revealed to me that one who does not obey you, and opposes you is a man of hell.

(4) It is obligatory upon us not to accept non-Ahmadis as Muslims and not to offer prayers behind them or take part in their funeral prayers.

The language used by Mirza against his opponents clearly proves that he was not Prophet. The language is so vile that it can only be expected from street urchins and not from a Prophet sent by God. All the Prophets of God exercised tolerance towards their opponents and in the face of vile abuses never resorted to such language as is used by Mirza. It clearly shows that these utterances were the product of an insane and decaying mind and one wonders what prompted others to believe that this mentally sick man could ever be a messenger of God.

Mirza's utterances against the sacred companions of the Prophet and his Family

(1) A man who claims himself to be a Prophet naturally considers himself to be in a better position than any companion of the Prophet. Therefore since Mirza could not be greater he sought to reduce the status of the companions of the Prophet and of his family. For example Mirza says in “Haqiqatul Wahi” that “I have been given the thing which has not been given to any man in this world or in the world hereafter.

(2) Mirza says “I am the same Mehdi about whom Ibne Seerin was questioned that whether he is on the same level as Abu Bakar and Seerin had replied “You talk of Abu Bakar. He (The Mehdi) is better than some of the Prophets.”

appearance there is no Jihad by sword. The white banner of peace has been raised by me."

Now by this declaration of Mirza Ghulam Ahmad one can easily judge whether he was a true Muslim or a hypocrite منافق (Munafiq). Here the so-called prophet of Qādiyān has clearly rejected the fundamental principle of Islam, Jihad in order to please his British masters. As stated earlier the principle of Jihad and the promise of a glorified death (Shahādat) were always an inspiration for the Muslims against their enemies. Mirza by rescination of Jihad wanted to destroy the unity and solidarity of the Muslims which was a source of great danger to the British. The British knew that without erasing the love of Jihad from the hearts of the Muslims they would never be able to rule over the Indo-Pakistan sub-Continent.

In utter contrast to Mirza Ghulam Ahmad's ravings the Prophet Muhammad (Peace be upon him) says "This Dīn (Religion) will remain for ever and one group of Muslims will always be busy in Jihad till the Day of Judgment". (Mishkat)[()].

Mirza himself admitted in his book "Tiryaq-ul-Qulub" that he has written thousands of books and pamphlets preaching against Jihad and propagating blind obedience to the Britishers.

Mirza Ghulam Ahmad and his attitude towards Muslims

(1) In a book "Najmul Huda" he calls his opponents as pigs of the forest and their women as dirty vile women and prostitutes.

(2) At one place he says "Only the sons of dancing women and prostitutes do not accept my call".

Muslims. (Shahāda-Tul-Qur'ān) for the cognizance of the government page 12).

(4) It is obligatory on me and my followers to remain thankful to this blessed government of Britain.
(Izala-i-Auhām).

(5) A second life has been given to Islam by the peace giving shadow of the British Government.
(Tirayaqul Qulub, Page: 28).

(6) I advise the people of my group to accept the kingdom of Britishers as (أُولِی الأَمْرِ) (Those who are in the capacity to rule and to order). (Necessity of Imam page 23).

(7) The gift of Qādiyān had been sent to Hazrat Qaisarah-i-Hind as the gift of a priest and I was sure that I would be honoured and my greetings would be greater than my hope. But I am surprised that I was not obliged and thanked even by a kingly word. The good opinion which I have for you Sir, necessitated me to divert your glorified attention towards the gift of Qaisariyah and be blessed by the few words of your empirical acceptance. (Sitarae Qaisaira page 2).

Jihad and Mirza Ghulam Ahmad:

Mirza went so far in the blind love of his British masters that he announced the rescination of Jihad (Holy War). He wrote on page 28 of "Khutbah-i-Ilhāmiyah": "From today the Jihad by sword is closed. Now after this, one who takes sword against any infidel and calls himself Ghazi disobeys the Prophet Muhammad (Peace be upon him) who declared 1300 years ago that Jihad by sword would end after .the coming of the promised Messiah. Now after my

to one thousand Prophets they would be enough to prove their Prophethood, but however, those who among the people are devils do not accept. (Chashma-i-Ma'rifat Page 317).

Mirza the Staunch Supporter of the British

To say the least, Mirza Ghulam Ahmad's prime concern and motivating force behind his religion was to strengthen the hegemony of the British Empire in the Indo-Pakistan sub-Continent. The Muslims of this area were slowly awakening and the British saw in them a potential threat to their colonial policies. They protected and trained Mirza Ghulam Ahmad and used his fake religion to divide the Muslims. Mirza a protege of the British spent his whole life in praising and admiring his British masters. He was many a time saved from the wrath of the Muslims by the British, who saw in him and his make believe religion a chance to weaken the unity of the Muslims. The following utterances of this liar Prophet are enough to convince any one that while he propagated to be the servant of God he was a servant of none other than his British masters:—

(1) About the freedom movement of 1857 A.D. Mirza says “These (Muslims) have attacked their kind government like thieves and illegitimate sons and have named it as Jihad (Hāshyah Izala-i-Auhām page 724).

(2) So if we rebel against the government of Britain then we rebel against God, His messenger and Islam. When we obey such king then in the true sense we really worship. (Shahāda-Tul-Qur'ān).

(3) The English Government is one of the favours of God. It is the grand mercy. This empire is a heaven's blessing for the

The belief and writings of Ghulam Ahmad the so-called prophet of Qādiyānis and Ahmadies:

Now we come to the objectionable and blasphemous writings of Mirza Ghulam Ahmad the self proclaimed prophet of Qādiyān:

(1) "The true God is that who sent a messenger in Qādiyān. (Daf'ul-Bala Page 150 and Taziyāna-i-'Ibrat page 12).

(2) I swear by God that he has sent me and has named me as Prophet'. (Haqiqatul Wahi, page 67 Tāziyāna-i-'Ibrat).

(3) I believe in my revelation in the same manner as I believe in the Qur'ān. (Hawala Arba'īn page 4 and 19).

(4) "God has given His Hand into my hand. (Daf'ul-Bala).

(5) I, Mirza Ghulam Ahmad, am a promised Masih and Imam of the day and reformer and Prophet of Allah and messenger like Shadow and the revelation of Allah is sent upon me.
(Tāziyāna-i-'Ibrat the signed document presented in the court).

(6) The revelation of Allah was not closed with Prophet Muhammad (Peace be upon him).

(7) The Prophet Muhammad (Peace be upon him) had three thousand miracles and I have about ten lacs.
(Tohfa-i-Golarwiyah and Barāhīn-i-Ahmadiyah pages 67 and 57 respectively).

(8) God has shown thousands and thousands of Signs to prove that I have been sent by Him. If those signs are distributed

"No Prophet after me."

(4) Sa'd bin Waqas relates a conversation between Prophet Muhammad (Peace be upon him) and Hazrat Ali as such: "When Hazrat Ali was being left behind in Madinah in the war of Tabuk by the Prophet. The Prophet Muhammad (Peace be upon Him) told Ali "Do you not agree that you are to me like Harūn was to Mūsa, but there is no Prophet after me". Harūn was the brother of Mūsa but he was also a prophet though Non Tashri'ī (Not a law giver). Prophet Muhammad (Peace be upon him) removed this doubt from the minds of his followers that because of this comparison any one should take Ali as a Prophet after Prophet Muhammad (peace be upon him) like Prophet Harūn. By this the doors of any kind of Prophethood, whether a law-giver or a non-law-giver are completely closed and none can claim Prophethood after the last Prophet.

(Muslim, Tirmizi & Bokhari).

(5) Anas Bin Malik quotes through Prophet Muhammad (Peace be upon him) that "Messengership and Prophethood have been closed so there is neither any messenger nor any Prophet. (Tirmizi).

The above verses of the Holy Qur'ān and sayings of the Prophet are enough to prove the stand of the Islamic world. There are several other verses of the Qur'ān and a number of sayings of the Prophet to prove the above just stand of the Muslims of the world over but due to shortage of space it is not possible to quote all of them here.

Besides the above there are other verses of the Holy Qur'ān establishing the finality of the prophethood of Prophet Muhammad (Peace be upon him) but keeping in view the brevity of this booklet it is not possible to quote all the verses.

We now come to the most important sayings (Hadith) of the Holy Prophet.

(1) Abu Horaira says that Prophet Muhammad (Peace be upon him) said "On the day of resurrection when people, after being disappointed from every where, would come to the Prophet Muhammad (Peace be upon Him) and say: "You are the messenger of Allah and last of the prophets, and verily Allah would forgive the sins of your succeeding and preceding generations because of you. (Bokhari & Tirmizi).

(2) Abu Hazim, through Abu Hurairah, says: "The Prophet Muhammad (Peace be upon him) said: "The political work of the people of Israel was being done by prophets, whenever any prophet died another prophet took his place but there is no prophet after me, but there would be my assistants in large numbers. (Bokhari & Muslim).

Now if any one claims that he is a prophet of any type or kind after the last prophet Muhammad (Peace be Upon Him) he is undoubtly a great liar and cheater.

(3) أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

"I am the last of the Prophets and there is no Prophet after me". In the above saying the Hadith has explained the meaning of the word Khātim, a word of the Qur'ān which has been misinterpreted by the Qādiyānis. Here the Prophet clearly says that "Khātim-Un-Nabiyyīn" means

"Today I have completed for you, your Dīn and finished my favours on you."

Allah has announced the completion of two things in the above verse of the Holy Qur'ān. The first thing is Dīn (i.e. religion) and the second thing is the favour and the most important favour from which other favours are derived is Prophet Muhammad (Peace be upon him) himself. Now till the last day there would be neither new religion of Allah nor any new Prophet of Allah after the last Prophet Muhammad (Peace be upon him).

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ○﴾

(Al-Baqarah ٠٢ :٠٤)

"They are only guided and God fearing who have faith in what has been sent down upon you and what has been sent before you and are sure of the last day".

This verse clearly indicates that there is nothing as prophet or messenger or revelation after the last Prophet Muhammad (May peace be upon him). In this verse it has been said that one is not to believe in anything except which have already been revealed to the Prophet Muhammad (May peace be upon him) in the shape of revelations. No news has been conveyed to the believers, of the coming of any new prophet in any shape. The Qādiyānis are twisting the facts and trying to cheat the Muslims when they say that the Muslims believe in the coming of Jesus Christ as a prophet after Prophet Muhammad (Peace be upon him). This is not true. The fact is that Christ has already made his appearance. He will come again no doubt but he would come as Christ, son of Maryam who has, already been a Prophet and will not claim to be a new Prophet like the liar prophet Ghulam Ahmad who claimed to be a new prophet.

This new claimant of prophethood from Qādiyān was also declared a non-Muslim and infidel by the Ulamas of the Indo-Pakistan sub-Continent and of the other countries of the world in the beginning of the 20th century.

Prophet Muhammad (Peace be upon him) had already forewarned about such imposters. According to him, “The day of resurrection will not occur unless thirty liars and Dajjals claim to be prophets and messengers of Allah” (Bokhari and Muslim). The Holy Qur'ān at various places has firmly established the belief of last and final prophethood, some of the verses of the Qur'ān in this connection are as follows:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۝﴾ (Al-Ahzab ٣٣ : ٤٠)

“Muhammad (Peace be upon him) is not the father of any one of you, but he is the messenger of Allah and the last of the prophets and Allah knows everything”.

Here the word "Khātim" is being wrongly translated by Qādiyānis. The meaning which they attach to it is against the meaning given by the Prophet Muhammad (peace be upon Him) himself, by his companions, his Ulamas and Mufasserīn and is totally against the consensus of the Muslims of the entire world. The necessities of Islam are not only the acceptance of the words of the Qur'ān but also to accept the meanings attached to these words by the companions of the Prophet, the Ulamas and Imams of Shārī'ah and which have come to us directly without break from one generation to another. Thus the meaning of Khatim is nothing but the one who ends or of one who is the last and there is no one after him.

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ (Al-Ma'idah ٠٥ : ٠٣)

religious reformer, is not a Muslim for the purposes of the Constitution or law."

STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

As resolved by the National Assembly following the recommendation of the Special Committee of the Whole House. this Bill seeks to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan so as to declare to be a non-Muslim any person who does not believe in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) or claims to be a prophet after Muhammad (peace be upon him) or recognizes such a claimant as a prophet or a religious reformer.

'ABDUL HAFīZ PīRZADAH
Minister-in-Charge

The Beliefs of Mirza Ghulam Ahmad Qādiyāni:
His Claim of being a prophet:

One of the basic beliefs of Islam after the oneness and Unity of God and the Day of Judgment is the last, and final prophethood of Prophet Muhammad (Peace be upon him). This is not a new and concocted belief but is as old as Islam itself. Even in the lifetime of Prophet Muhammad (Peace be upon him) some claimed to be prophets. Among them was Musalama. He was never accepted as a prophet and during the caliphate of Sayedna Abu Baker Siddique, (May Allah be pleased with him) the imposter was beheaded for his slanderous utterances and false claim to prophethood. From the dawn of Islam, Muslims have always termed such imposters as infidels and non-believers and there are no two opinions on this subject.

THE BILL

Further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

WHEREAS it is expedient further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan for the purposes hereinafter appearing; it is hereby enacted as follows:

1. Short title and commencement.—

(1) This Act may be called the Constitution (Second Amendment) Act, 1974.

(2) It shall come into force at once.

2. *Amendment of Article 106 of the Constitution.*— In the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, hereinafter referred to as the Constitution, in Article 106, in clause (3), after the word "communities", the words and brackets "and persons of the Qādiyāni group or the Lahori group (who call themselves 'Ahmadis')" shall be inserted.

3. *Amendment of Article 260 of the Constitution.*—In the Constitution, in Article 260, after clause (2), the following new clause shall be added, namely:—

"(3) A person who does not believe in the absolute and unqualified finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) the last of the Prophets or claims to be a prophet, in any sense of the word or of any description whatsoever, after Muhammad (peace be upon him), or recognizes such a claimant as prophet or a

themselves 'Ahmadis').

(ii) That a non-Muslim may be defined in a new clause in Article 260.

To give effect to the above recommendations, a draft Bill unanimously agreed upon by the Special Committee is appended.

(b) That the following explanation be added to section 295A of the Pakistan Penal Code:—

Explanation:— A Muslim who professes, practices or propagates against the concept of the finality of the Prophethood of Muhammad (peace be upon him) as set out in clause (3) of Article 260 of the Constitution shall be punishable under this section."

(c) That consequential legislative and procedural amendments may be made in the relevant laws such as, the National Registration Act, 1973 and the Electoral Rolls Rules, 1974.

(d) That the life, liberty, property, honour and fundamental rights of all citizens of Pakistan, irrespective of the communities to which they belong, shall be fully protected and safeguarded.

1. 'Abdul Hafeez Pīrzadah.
2. Maulvi Mufti Mahmood.
3. Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui.
4. Prof. Ghafoor Ahmad.
5. Ghulam Farooq.
6. Ch. Zahoor Elahi.
7. Sardar Maula Bakhsh Soomro.

world by their wrong and distorted teachings and by twisting the actual facts, and thereby they have misguided several Muslims.

Therefore now for the guidance of such Muslims as have been misled and for the information of others we place here the report of the special committee of the National Assembly of Pakistan and the draft bill of amendments and also the basic beliefs of the Qādiyānis and so-called Ahmadis.

The committee of the whole house of the National Assembly of Pakistan submitted its unanimous report as follows:

RESOLUTION:

The Special Committee of the Whole House of the National Assembly unanimously resolves that the following recommendations be sent to the National Assembly for consideration and adoption.

The Special Committee of the Whole House, assisted by its Steering Committee and Sub-Committee, having considered the resolutions before it or referred to it by the National Assembly and after persual of the documents and examination of the witnesses, including the heads of Anjuman-i-Ahmadiyah, Rabwah, and Anjuman-i-Ahmadiyah Isha'at-i-Islam, Lahore, respectively, unanimously makes the following recommendations to the National Assembly:

(a) That the Constitution of Pakistan be amended as follows:

(i) That in Article 106(3) a reference be inserted to persons of the Qādiyāni Group and the Lahori Group (who call

beliefs in the name of Islam. If Islam is a religion then socialism and communism are also religions. The difference in both is this that Islam adheres faith in the creator and sustainer of the world, Allah, through his beloved last prophet Muhammad (peace be upon him), and the later adheres faith in creatures and human beings like Karl Marx, Lenin and Mao. Islam and socialism both preach worship, the former to Allah the Almighty and the later to human beings like Karl Marx and Lenin.

A Right Decision:

Pakistan is an Islamic Republic. Here the state religion is Islam. No one can be allowed to sabotage the very belief of Muslims while pretending to be a Muslim. Islam teaches tolerance.

Muslims are liberal in their outlook but only for non-Muslims and for their own kind, not for those who while pretending to be Muslims defame and try to destroy Islam. Not for those who utter defamatory words against Prophet Muhammad as even the non Muslims would not dare to do.

It was, therefore, the prime duty of the National Assembly of the Islamic Republic of Pakistan to safeguard the position and place of Prophet Muhammad (peace be upon him) in the constitution of Pakistan. This has been done and for this pious and glorious work the members of the National Assembly deserve the whole hearted congratulations of the whole Millat-i-Islamiyah.

After this historic decision these Qādiyānis and so called Ahmadis have stepped up their propaganda against the Muslims of Pakistan and are propagating against this timely and wise decision of the National Assembly of Pakistan. They are trying to throw dust in the eyes of Muslims all over the

accordingly. At 7 p.m. the same day the Senate gave its approval. In this fashion a historic decision declaring Qādiyānis and Lahori Ahmadis as non-Muslim minority was reached.

The struggle of the people, which lasted for four long and tiring months, culminated in this historic decision. Prophet Muhammad (peace be upon him) favoured the people of Pakistan and with his guidance and the blessings of God Almighty the Muslims of Pakistan were able to unveil the evil of Mirzāiyat. This was indeed a great victory whose credit goes only to the people and their Ulamas, because in the beginning there was no sign of the Government willing to understand the gravity of the situation. There was no hope that this regime, which consists of so called socialists, would agree to the demand of the people. Majority of the members of the ruling party took the matter very lightly because they thought that it was merely a sectarian problem. It was the courage and hard work of Muslims from all walks of life, young and old, students, labourers, workers, Ulamas and the general public that the Government was compelled to accept this basic and old demand of the Muslims of this sub-Continent.

The National Assembly, representing the majority of Pakistani Muslims, has taken a very right and democratic decision. If the British Parliament can determine the position of Sikhs and cannot allow any discussion against Protestant religion and the so-called progressive, advanced and socialist countries, like Russia and China do not bear or are ready to hear anything against communism, Karl Marx (1818-1883), Lenin (1870-1924) and Mao (1893-1976), why Pakistan a purely ideological Islamic state and its National Assembly should be barred from discussing and determining the position of those who work against Islam and its fundamental

not to disclose the same.(1)

This much, however, can be said that Mirza Nasir Ahmad disclosing the basic beliefs of his faith, before the committee, clearly accepted that according to the Qādiyāni faith Mirza Ghulam Ahmad (1839-1908) was the promised Messiah and Ummatti prophet after Prophet Muhammad (peace be upon him). This admission on the part of Mirza Nasir was enough to convince those members of the National Assembly who were ignorant of the implications of this religion that the Qādiyānis are non-Muslims and are in fact infidels who have been following a religion that is in conflict with Islam and its teachings.

It took the committee three months to decide the issue. The Qādiyānis were given a fair chance to defend their position but like their leader, Mirza Ghulam Ahmad, who was often badly defeated by the Ulamas, they too could not defend themselves against the strong reasoning of the Ulamas and on 6th September, 1974 after four lengthy meetings of the members of the steering committee with Prime Minister Zulfiquar Ali Bhutto the historic decision was reached at the toll of the midnight bell.

On 7th September the whole nation awaited the verdict. There was great tension in the air. People flocked around their radio and television sets to hear the vital decision. In business centres, political party offices, educational institutions and all other fields of life the people had nothing else on their minds but the long awaited National Assembly decision. On this day at 3:30 p.m the committee presented its unanimous report to the National Assembly. The report was accepted and the constitution was amended

(1) Now all record pertaining to proceedings of special committee of National Assemble for considering the Qadiayani issue has been Published online and also printed in book form Al-Muntaha.

committees while they spent their nights with the people traveling to far flung areas and addressing public meetings. During their three months of stay in Islamabad they traveled about forty thousand miles in the Punjab alone. The Sawad-i-Azam Ahl-i-Sunnat pays its tributes and its congratulations to the four Ulama-i-Ahl-i-Sunnat in the National Assembly, Maulana Shah Ahmad Noorani, Maulana 'Abdul Mustafa Al-Azhari, Maulana Syed Mahmood Ali Rizvi and Moulana Muhammad Zakir Sāhib for their devoted efforts to establish the honour and place of Prophet Muhammad (peace be upon him) and pray that May God bestow long lives to them so that they may serve the cause of Islam and of the Muslims of the world.

Deliberations of the committee:

The committee began its deliberations with the discussion of the various aspects of the issue. In the meantime Mirza Nasir (1902-1982)of Rabwah and Sadruddin (1881-1981) of Lahore (both groups of Qādiyānis) requested the committee to hear them in their defense. The committee accepted their request and called them to place their point of view before the committee. Mirza Nasir Ahmad was the first to appear.

He gave a written explanation and was examined and cross examined by the Attorney General of Pakistan, Mr. Yahya Bakhtiar (1921-2003) for about 11 days. The questions asked by the Attorney General were prepared by the members of the committee, specially the 'Ulamas. The details of the proceedings of the committee cannot be disclosed here because the entire proceedings of the committee have been ordered to be kept secret by the Speaker of the National Assembly of Pakistan and the members have been requested

Both the house committee and the steering committee began their work, while outside the Assembly the agitation of the people continued. The police became more and more repressive as the days passed. No one was allowed to deliver speeches supporting the sacred position of Prophet Muhammad (peace be upon him) as the last of all prophets. The use of loud speakers even in the mosques was banned. Section 144 was imposed in the whole of the country which prohibited the assembly of more than four persons in a place. The press which is usually under censor was put under a more severe censorship and the sentiments of the people about this problem were prohibited to be published. In spite of all these restrictions the people who had decided to sacrifice all for their beloved Prophet continued their struggle. It seemed as if the whole of Pakistan especially the Punjab, had decided to give up all comforts, all luxuries and even the basic necessities of bread and water to get this problem solved. Some of these people even laid down their lives for this cause. In the movement forty persons sacrificed their lives while thousands and thousands were put behind bars. In this connection special tributes must be paid to 'Ulamas of Sawad-i-Azam, Ahl-i-Sunnat under the leadership of Maulana 'Abdul Sattar Khan Niazi General Secretary of Jamiat Ulema-i-Pakistan, Maulana Syed Mahmood Ahmad Rizvi and the student's organisation of Sawad-i-Azam Anjuman Tulaba-i-Islam. May God! Shower His eternal blessings upon them.

Maulana Shah Ahmad Noorani and Maulana 'Abdul Mustafa Al-Azhari were waging the struggle at two fronts. One was the National Assembly and its committee and the other was outside, amongst the people who welcomed them with open arms and in spite of all restrictions gathered round them in large numbers wherever they went. In the day time they busied themselves with the deliberations of the

said resolution:

23. Nawabzada Mian Zakir Qureshi.
24. Mr. Karam Bakhsh Aiwan.
25. Mehar Ghulam Hyder Bharwana.
26. Sahibzada Saifullah.
27. Malik Jehangir Khan.
28. Mr. Akbar Khan Mahmand.
29. Haji Saleh Khan.
30. Khawja Jamal Muhammad Koreja.
31. Mr. Ghulam Hasan Khan Dhadla.
32. Sahibzada Muhammad Nazir Sultan.
33. Mian Ibrahim Burq.
34. Sahibzada Naimat Ullah Khan Shenwari.
35. Mr. Abdul Subhan.
36. Major General Jamal Dar.
37. Mr. Abdul Malik Khan.

The resolutions & the National Assembly:

Both these resolutions were referred by the National Assembly to a whole House Special Committee for discussing them in detail and finally to submit its report to the National Assembly.

This whole house special committee made a steering committee comprising of leaders of various groups in the Assembly. Maulana Shah Ahmad Noorani of Jamiat Ulema-i-Pakistan, Professor Ghafoor Ahmad of Jamat-i-Islami and Mufti Mahmood of Jamiatul Ulama-i-Islam, Choudhary Zahoor Elahi of Muslim League and Maula Baksh Soomro of the independent group, represented the opposition in the special committee while the government nominated Mr. 'Abdul Hafīz Pīrzadah and Maulana Kausar Niazi (1934-1994) to represent the government view point.

part, decided unitedly that Qādiyānism which calls itself a sect of Islam is a subversive movement against Islam and the Muslim Ummah.

Now, therefore, this Assembly should declare that the followers of Mirza Ghulam Ahmad, may they be given any name, are non Muslims and that a government bill may be introduced to make necessary amendments in the constitution of the Islamic Republic of Pakistan so that this declaration may be made effective and the lawful rights and interests of this non-Muslim minority may be safeguarded.

The following were the signatures below this resolution:

1. Maulana Shah Ahmad Noorani Siddiqui. (1926-2003)
2. Maulvi Mufti Mahmood. (1919-1980)
3. Maulana Abdul Mustafa Azhari.
4. Professor Ghafoor Ahmad. (1927-2012)
5. Maulana Syed Muhammad Ali Rizvi.
6. Maulana Abdul Haq Akhora Khattak. (1912-1988)
7. Chaudhary Zahoor Illahi. (1921-1981)
8. Sardar Sher Baz Mazari. (1930-2020)
9. Maulana Zafar Ahmed Ansari. (1908-1991)
10. Mr. Abdul Hameed Jatoi. (1922-2004)
11. Sahibzada Ahmad Raza Qasuri. (b 1940)
12. Mr. Mahmood Azam Farooqui.
13. Maulana Sadru-Shaheed.
14. Maulvi Naimat-Ullah.
15. Mr. Umra Khan.
16. Makhdoom Noor Muhammad.
17. Mr. Ghulam Farooq.
18. Sardar Maula Baksh Soomro.
19. Sardar Shaukat Hayat Khan; (1915-1995)
20. Rao Khurshed Ali Khan.
21. Rais Atta Muhammad Marri. (1937-1998)
22. Haji Ali Ahmad Talpur. (1915-1987)

After some time following members also signed the

moved by Mr. 'Abdul Hafīz Pīrzadah (1935-2015). The resolution of the Opposition moved by Maulana Shah Ahmad Noorani was signed by 37 members of the opposition, including National Awami Party.

Mufti Mahmood of Jamiat Ulama-i-Islam, Professor Ghafoor (1927-2012) of Jamat-i-Islami, Chaudhry Zahoor Ilahi of Muslim League and Haji Maula Baksh Soomro representing the independent group in the National Assembly.

The Resolution of the Opposition:

“Whereas it is an accepted fact that Mirza Ghulam Ahmad of Qādiyān proclaimed himself to be prophet after Prophet Muhammad (May peace be upon him) and whereas his false proclamation of being a prophet and his attempt to falsify many of the verses of the Qur'ān and to end the conception of Jihād was a treachery against the fundamental concept of Islam.

And whereas he was the product of “Imperialism” and his sole aim was to destroy the unity of Muslims and to falsify Islam; and whereas the entire Muslim nation is united in this concept that the followers of Mirza Ghulam Ahmad whether they accept him as a prophet, know or call him in any shape or manner their reformer or religious leader are out of the garb of Islam.

And whereas the followers of his religion may have any name given to them, intermix with the Muslims, pretending to be a sect of Islam. Thus they are busy in subversive activities inwardly and outwardly.

And whereas the World Muslim organisation in its meeting held between 6th & 10th April 1974 at Mecca in which about 140 Muslim organisations of the Muslim world took

Historic Decision of the National Assembly:

On 30th June, 1974 after a prolonged struggle of the Muslims of Pakistan, the entire matter was placed before the National Assembly of Pakistan in the shape of two resolutions. One of these resolutions was sponsored by the government and tabled by the then Law Minister Mr. 'Abdul Hafīz Pīrzadah While the other was sponsored by the opposition and moved by Maulana Shah Ahmad Noorani (1926-2003) who is Secretary of the Parliamentary group of the Opposition and leader of the parliamentary group of Jamiat 'Ulema-i-Pakistan as well as the President of Jamiat Ulema-i-Pakistan.

It is important to note that it was for the first time in the history of Pakistan that four 'Ulema-i-Ahl-i-Sunnat the Sawad-i-Azam (Majority religious group) of Pakistan were elected to the National Assembly.

It must also be noted that it was for the first time that Maulana Shah Ahmad Noorani raised the question of including the definition of Muslim in the constitution of Pakistan and to make Islam the state religion of the country. Both these moves were no doubt supported by the entire opposition, including the Ulamas of Deoband and members of Jamat-i-Islami who worked side by side to get these recommendations approved and included in the constitution of Pakistan.

It was time now to determine the constitutional position of the so called Ahmadis or Qādiyānis. These, according to the definition of Muslim given in the constitution of Pakistan, were non-Muslims and in fact infidels. This too was the gist of the government resolution

Rizvi s/o Moulana Syed Abul Barkat (1978-1901) of Hizbul Ahnaf Lahore (A prominent Sunni institution) was made the General Secretary.

The movement was launched peacefully but with firm determination and a strong resolve that this time the issue had to be decided once and for all. The Government of Pakistan once more replied with the same repressive measures. Students and Ulamas were arrested. Teargassing and lathi charge were frequently resorted to, but the people who had the memories of 1953 fresh in their minds controlled themselves and did not give the government a chance to impose Martial Law once more and squash the issue. This peaceful but firm attitude of the people resulted in the decision of the government to refer this issue to the National Assembly.

This decision was broadcast by the Prime Minister of Pakistan, Mr. Zulfiqar Ali Bhutto (1928-1979), on the eve of a countrywide strike call by the Markazi Majalis-i-Tahaffuz-i-Khatm-i-Nabuwat. He announced that the issue will be placed before the National Assembly on 30th June, 1974. Though this promise was made but the entire country remained restless and did not relax its vigilance. The Ulamas and students went throughout the length and breadth of the country and delivered speeches. Processions were taken out, leaving no doubts about the sincerity of purpose of the Ulamas and the people. The Government did not even favour these peaceful protests and imprisoned many leading Ulamas and thousands of other Muslims. One of these 'Ulama of Ahl-i-Sunnat, Maulana Mahmood Shah Saheb of Gujrat inspired the people further by refusing to be released on bail as a result of which he was tortured in different jails of the country.

to life imprisonments.

The recent Rabwah incident and its results:

A group of Medical students going on study leave passed through Rabwah on 22nd May, 1974. Rabwah, it may be recalled, is the headquarter of Qādiyānis in Pakistan where they do not recognise any civil authority except that of their so called Khalifa. As the students were passing through the railway station they raised slogans of "Khatm-i-Nubawwat Zindabad" (Long live the final Prophethood of Muhammad) (Peace be upon him). On the return journey the same train with its very students reached Rabwah on 29th May, 1974. The people of Rabwah were ready to unleash their barbarism upon these youngsters. The train was delayed and the students pulled out of their coaches. They were beaten mercilessly. Severe injuries were inflicted upon their bodies. Many students fell senseless to the ground.

The news of this incident spread like wild fire throughout the length and breadth of the country. The people of Punjab in whose province such defiance was displayed by the Qādiyānis were especially aroused. The Muslims of Pakistan once again came to the front and organised themselves to solve this problem once and for all. Processions were again taken out and meetings organised. Various demands were put forward to the Government.

The Ulamas of Pakistan, belonging to all sects, established a central organisation named as "Markazi-Majalis - i - Tahaffuz - i - Khatme - i - Nabuwat" (Central organisation for the protection of last prophethood) in order to control the restlessness of the people and channelise their agitation towards a lasting solution of this long standing problem. Maulana Yusuf Binnori (1908-1977) of Karachi was made its President while Maulana Mahmood Ahmad

Throughout the history of Pakistan, persistent demands to declare the Qādiyānis a non-Muslim minority were made by renowned scholars and Ulamas like Maulana Abul Hasnat Qadri (1896-1961) of Lahore, Maulana Abdul Hamid Badayuni (1901-1970) of Karachi, Maulana Abdul Sattar Khan Niazi (1915-2001) (presently General Secretary of Jamiat Ulama-i-Pakistan) and others like Maulana Abul Ala Maudoodi (1903-1979) and a renowned 'Ālim of Deoband Mufti Shafi (1897-1976) of Karachi and Mufti Mahmood (1919-1980) etc. but the Government did not pay any heed to this demand.

The famous 1953 movement against the followers of Mirza Ghulam Ahmad:

When all efforts to solve this problem which was agitating the minds of the people failed, the Muslims of Pakistan, especially of the Punjab, launched a countrywide movement against this false religion in 1953. Processions were taken out; slogans in favour of true prophet, Prophet Muhammad (peace be upon him) were raised. The people led by their Ulamas pressed the government of Punjab to accept their legitimate demand. Then the government did not solve the problem, but instead took repressive measures to crush the movement. The police were ordered to open fire at the crowds and thousands died for the protection of their true religion. The Qādiyānis too slaughtered the Muslims and thousands were killed and jailed. Finally Martial Law was imposed in the whole of Punjab. Severe punishments were given by Martial Law courts and some of the most prominent leaders of this movement were awarded death sentences. These included Maulana Abdul Sattar Khan Niazi Maulana Khalil Ahmad Qadri s/o Maulana Abul Hasanat Qadri (Ahle Sunnat) and others. However after great pressure from the Muslims of Pakistan and of the world, the death sentences were changed

Mirza Ghulam Ahmad was declared as a non-believer and infidel by the Ulamas:

In view of his baseless and false charges against the Prophet Muhammad (Peace be upon Him) and his false claims of prophethood the entire group of Ulama-i-Ummat-i-Islamia declared Mirza Ghulam Ahmad a non-believer and infidel.

The Mischief of Mirzaiyat in Pakistan:

Having realised the aims and objectives of this false religion and taking into account its past history the Ulama especially Ulama-i-Ahle Sunnat expressed their doubts about the loyalty of Qādiyānis to Pakistan. They from the very inception of Pakistan demanded that the followers of Mirza Ghulam Ahmad should be declared a non-Muslim minority otherwise they would conspire to weaken this country which was established in the name of the true religion of Islam. As later events proved, this fear was not without foundations.

Every Pakistani was astonished and angered at the role played by Ch. Zafrullah Khan (1893-1985), a prominent leader of the Qādiyānis, in separating Gurdaspur from Pakistan. Further conspiracies against Pakistan were hatched by the Qādiyānis. Another of their prominent leader, M.M. Ahmad (1913-2002), planned the economy of Pakistan in such a manner as to divide the country and sow hatred between the Muslims of the two wings of Pakistan. It was greatly due to this economic injustice carefully planned by the Qādiyānis that the world saw the tragic fall of Dacca in 1971. This indeed was an hour of victory for the Qādiyānis and a step towards fulfilling the evil designs of their founder.

Every Muslim of the world is aware of the fact that the Finality of Prophethood is the basic belief of Islam. God has clearly said that Prophet Muhammad was his last messenger and there will be no other prophet after him. In fact the belief in this basic issue is so worldwide that all sects of Muslims agree on it. There is not the slightest difference on this one point and has never been since the inception of Islam, fourteen hundred years ago. Mirza wanted to attack this basic belief, to divide the Muslims into two communities, one deriving their inspiration and strength from Meccah and the other from Qādiyān. In this way Mirza Ghulam Ahmad's religion was a conspiracy not only against the Unity of the Muslims of the sub-Continent but against the unity of the whole Muslim Ummah.

The Muslims rejected his false claim and were in fact so outraged at his blasphemous charges and claims that had it not been for the protection of the British they would have slain this false prophet as Musalema Kazzab (The Liar) was slain by Hazrat Wahshi in the encounter which took place between Millat-i-Islamia and Millat-i-Musalema the liar, in the period of the first caliph (Hazrat Abu Bakar Siddiq). This false claimant of prophethood not only defied the basic belief of the Muslims but in his vile and shrewd manner debased the entire structure of Shari'at and faith and even resorted to defaming and insulting the Prophet of Allah, companions of the Prophet, members of the family of the Prophet, wives of the Prophet, thinkers and Ulamas of Islam. He did not even spare the leaders of the Christian faith, making blasphemous charges against Christ and his family members. He even made fun of the divine signs of Allah, interpreted Holy Qur'ān by his whims and fancies and refused to accept the authenticity of the Sayings of the Prophet (Peace be upon him).

beginning because this man who claimed to be a reformer and a Mujaddid was neither a renowned scholar of Arabic nor a qualified 'Ālim.

It was in the beginning of the 20th century that Mirza showed his true colours and intentions, he declared himself the "Promised Messiah" (Masīh-i-Mau'ūd), Zilli and Ummatti prophet under Prophet Muhammad (peace be upon him) receiving revelation from God directly. This man claimed ten lacs miracles as proof of his prophethood. As he was a stooge and agent of the British, his religion got its foothold in all those places where the British were ruling. Turkey, Saudi Arabia and Afghanistan were completely saved from his false religion. It was outlawed in Egypt and Syria after revolutions in those Countries.

The Ulamas of the Indo-Pakistan sub-Continent at once challenged his claim and called him to face the Ulamas and answer their questions to remove their doubts. Mirza Ghulam Ahmad who had no concrete proof or beliefs usually evaded the Ulamas but whenever he did encounter them he was badly defeated and humiliated. His failure was greatly due to his dishonesty of purpose, his haughtiness and his chronic mental illness. On the other hand it has also been proved from various prescriptions of his doctor that basically he was a very sick man and had severe mental illness. He died in 1908 of acute cholera and as a punishment from God Almighty whose true religion he had tried to defame his death came in the latrine of Ahmadiyah Buidding Lahore. This was an eye opener to many of his followers. They left this religion and joined the ranks of Muslims in large numbers but few people ruled by the power and riches that the British had offered them continued to play his game and mislead the people.

Mirza Ghulam Ahmad knew Urdu, Persian & Arabic, according to the prevailing system of education of that time. He first tried for the post of Mukhtar-i-Kar but failed miserably in the examination for that post. He was greatly disappointed, since he wanted some coveted job in the British Government. The British, however, saw in this man a good chance to divide the Muslims, and thereby to strengthen their hold over the sub-Continent. They advised him to play a new game in the name of religion so that by his false preaching the desired end could be reached. This man specially devoted himself to preaching against Jihād because the British were mortally afraid of Jihād, a commandment which has throughout history inspired the Muslims to take arms against injustice and infidels, regardless of their strength.

In order to gain the sympathy of the Muslims and attain some prominence amongst them he started challenging the beliefs of Christians and Aryas. In this fashion he also accumlated a lot of money because the devoted Muslims gave innumerable contributions for his work and also for the purpose of publication of certain books against Christians and Aryans. Having established himself as a preacher of Islam he started his real work and laid the foundations of his false prophethood. In order that Mirza may achieve the desired end he was given full protection by the British.

Now having become popular as a preacher of Islam he wrote various books and declared himself a Mujaddid (Reformer) of Islam. The people of Punjab are by nature religious, sentimental and have great faith in Ulama, thinkers, preachers and reformers. He too was accepted as a preacher and reformer by the Muslims. But the Ulamas and men of Sharī'at were minutely watching the activities of Mirza Ghulam Ahmad. They were suspicious from the very

prophet of Qādiyān and his movement.

The National Assembly Decision

The National Assembly of the Islamic Republic of Pakistan has declared the Qādiyānis, Lahoris or Ahmadis the followers of Ghulam Ahmad of Qādiyān (Punjab) as a non-Muslim minority and in this way an old demand of the Muslims of Pakistan has been accepted. According to this decision of the National Assembly and subsequent amendment in the constitution of the Islamic Republic of Pakistan the rights of the followers of Ghulam Ahmad shall be as fully protected as are the rights of other minorities, living within the boundaries of the Islamic Republic of Pakistan. This decision, which is in consonance with the wishes of the people of Pakistan, was long overdue. The people of Pakistan had for a very long time been bearing with anguish the false claims of prophethood and abuses against their beloved Prophet (Peace be upon him)-which is the basis of this false and outrageous religion.

Brief life Sketch of Mirza Ghulam Ahmad:

This shrewd and calculated liar was born in Qādiyān, district Gurdaspur (Punjab Bharat) in 1839 A.D. and died in 1908. He belonged to a family of traitors, who always betrayed the Muslim cause and worked as handy tools of the British Imperialists. Mirza himself admits this fact in one of his writings, "Tohfa Qaisariyah" that his father Ghulam Murtaza had good connections and affectionate relations with the English Government. He had rendered good services to the British and had worked day and night to defeat the liberation movement launched by the Muslims of the sub-Continent, in 1857, to free themselves from the yoke of the British rule.

Confessions about the Booklet

Dr. Shah Farid ul Haq

It gives me great pleasure to present before our Muslim brethren the background of the Historic Decision of the National Assembly of Pakistan declaring Qādiyānis and the so called Ahmadis as non-Muslim. I have also tried to give briefly some facts and figures about the basic beliefs of Ghulam Ahmad, the self proclaimed prophet of Qādiyān. Though I do not find myself an authority to write on religion but the inspiring leadership of Maulana Shah Ahmad Noorani, Member National Assembly of Pakistan and President Jamiat Ulama-i-Pakistan, who is the son of the great preacher of Islam, late Maulana Shah 'Abdul 'Aleem Siddiqui, inspired me and encouraged me to embark upon this difficult venture. Furthermore the untiring efforts of Ulema-i-Ahle Sunnat and the students of Anjuman Tulaba-i-Islam Pakistan during the Qādiyāni movement necessitated me to write this booklet.

I do not claim to be an 'Ālim or a man of letter. There may be some mistakes about facts and also of language, which I am willing to correct if the same is pointed out to me by any of my Muslim brethren. In the end I am grateful to my colleague, Mr. Zahoor-ul-Hasan Bhopali, Member, Provincial Assembly of Sind, whose booklet in Urdu has provided important material. I am also thankful to Mr. Zia-ul-Islam Zuberi my personal Assistant for his hard labour in typing the script and giving valuable suggestions.

I pray to Almighty God through our beloved and last of the Prophets, Muhammad (peace be upon him) to forgive me and the entire Muslims of the world and to save us from the treacherous designs and anti-Islamic beliefs of the liar

Khawajah Fārūqī is Kitābyāt-i- khatm-i- Nabuwat(vol-1) (Bibliography about Finality of Prophethood).This piece of research consists of 567 pages. Its solid binding, precious paper and excellent printing has added more than half a century to the physical age of this bibliography. This book not only presents many unknown writer's unique pen work in an impressive way but some popular scholar's unforgettable publications as well .It contains the introduction of 500 books about condemnation of the false prophet of Qādiyān. The reviewer has come to know that to compile bibliography about Finality of Prophethood and denunciation of Qādiyānism is a continuous process. In the twenty-first year of 21st century Khwajah Fārūqī has intended to publish a second volume of Bibliography about Finality of Prophet hood.

There is always a room for improvement. It is suggested that the dates of birth of living and dates of birth and death of passed personalities should be mentioned in future publications. The references of verses of the Holy Qur'ān should be written in an intelligible way i.e. Surah's name, Surah's number in the Holy Qur'ān, colon (:),number of verse in the Surah.(al-Baqarah2:1 الم) Reference of any book is incomplete without the mention of year of publication, publishing house and name of the city.

Qadrī(1944-2007), Muḥammad Matīn Khālid (b1960)and Maulana Muḥammad Siddique Hazārwī (b1947) are also included.

3- Fitna-i- Qādiyāniyat key Mut'aliq Akābir Sufiyah-o-'Ulama key Haqīqat par mabnī makāshfāt aur **Paishgoiyan** (Some factual prophesies and intuitions against the demon of Qādiyāniyat by Mystics and Scholars) is a beautiful binding of 206 pages. It is a great compilation of predictions and perceptions of great mystics and intellectuals about Qādiyāniyat. It starts with prophesies from the Holy Qur'ān, Holy Ḥadīth and sayings of the companions of the Holy Prophet. These and many others from scholars of all forthcoming generations are quoted in chronological order in this booklet. Its end is very interesting. There are some false prophesies made by the false prophet, Mirza Ghulām Qādiyānī which never saw the daylight.

4-Insaf kejiey (Please do justice) is a short tract in which Khawajah Fārūqī has compiled a number of blasphemous writings of Qādiyānī writers and invites the people to ponder over pseudo-intellectual stance of Mirza Qādiyānī and his followers.

5- The pamphlet "Sauz-i-Dil" contains the tears of Fārūqī's pen. This booklet published first time in September, 2017. The bulk of 14 pages were so admired by the learned class that three editions have come out one after the other in a short succession.

6-The most important research work from the pen of

Jami‘ah-i-Rahmat not only caters the students of Hifz-i-Qur'ān (learning the Qur'ān by heart) but Islamic Sciences coupled with Matric, F.A and B.A from BISE and Punjab University. Annual Khatm-i-Nabuwat course is an identity of Jami‘ah-i-Raḥmat. In these courses the Classic ‘Ulama and Modern Scholars deliver their lectures about different aspects of Finality of Prophet-hood and the denouncement of Qādiyānīs and Aḥmadīs. People from all walks of life like Doctors, Engineers, Professors, Lawyers and Businessmen attend these courses with great enthusiasm. Khatm-i-Nabuwat conferences are a hallmark of Idarah-Tul-Muntahā in different cities and villages. In these conferences Finality of Prophet-hood is highlighted in the masses. In it the literature about Khatm-i-Nabuwat and denunciation of Qādiyānīs and Aḥmadīs is distributed free of cost among the participants.

1- A'aina-i-Qādiyāniyat (Reflection of Qādiyāniyat) is a booklet of 64 pages. In this book Khawajah Fāruqī has compiled the scathing statements of Qādiyānī writers about the Holy Prophet (SAW). Footnotes and references has made this booklet worthwhile for the researchers.
2- A book about follow up of unreasonable criticism by Dr.Sulaiman Athar popularly named as Dr.Baha'uddīn was published in January 2018.The bulk of Tājdār-i- Golera aur jihād-i- khatm-i-Nabuwat (The king of Golra and struggle in favour of Finality of Prophet-hood) is of 86 pages with excellent printing and sound binding. In this small binding the essays of ‘Allamah‘Abdul Hakim Sharf

3-Some verses are referred but not according to modern research methodology.
4-Rules of Transliteration are ignored completely,e.g Qadianiat should be Qādiyāniyat. Swad-e-Azam should be Swad-i-A‘zam.Nizam-e-Mustafa should be Nizām-i-Mustafā.Muqam-e-Mustafa should be Muqam-i-Mustafā. Qadianis should be Qādiyānīs. Al-Haj should be Al-Ḥājj. Mashie-Mauood should be Masīh-i-Mau‘ud. Qadian should be Qādiyān. Ahmed should be Aḥmad. Qur'an should be Qur'ān.
"His death came in the latrine of his house". In this sentence it is mentioned that "Ghulam Qādiyāni breathed his last in the toilet of his house but the facts speak differently. He was visiting Lahore and stayed at Aḥmadiyah building where he died in the laterine.
Khawajah Ghulām Dastagīr has authored and compiled a number of books in Quarterly Al-Muntahā. He has written 10 articles with the title "Qur'ānic description of the Finality of Prophethood". His other writings are as follows:

1. A'ina-i-Qādiyāniyat (Reflection of Qādiyāniyat)
2. Tājdār-i- Golera aur jihād-i- khatm-i-Nabuwat(The King of Golra and struggle in favour of Finality of Prophethood)
3. Paishgoiyan: {Fitna-i- Qādiyāniyatkey Mut‘aliqAkābirSufiyah-o-‘Ulamā key Haqīqat par mabnī makāshfāt} (Some factual prophesies and intuitions against the demon of Qādiyāniyat by Mystics and Scholars)
4. Insāf kejiey (Please do justice)
5. Sauz-i-dil (Pain of Heart)
6. Kitābyāt-i-khatm-i- Nabuwat (vol-1)(Bibliography about Finality of Prophet-hood)

I want to say something…

Dr Ḥāfiz Khurshīd Aḥmad Qadrī

Assistant Professor Department of ‘Arabic and Islamic Studies GC University Lahore

Professor Shah Farid-ul-Ḥaq has been amongst those righteous politicians of Pakistan who considered courtesy, knowledge and research as a part and parcel of politics. He preserved one of the most important decision by Pakistani Parliament that is declaring Aḥmad īs and Qādyānīs as the Non-Muslim minority of Pakistanwith the name, "Last blow to Qādiyāniat". Dr. Ḥamid‘Ali‘Alīmī (born.1983) is one of the intellectuals who translated that act of Parliament in Urdu for the local readers. It was publicly appreciated when "Fidāyān-i-Khatm-i-Nabuwat",Karachi published this bilingual booklet. In context of research, some reservations about its overall presentation were expressed. The leader of research minded people Khawajah Ghulām Dastagīr Fārūqī (born. 1984) took this responsibility to refine this tract according to the modern rules of research. KhawajaFāruqī started his struggle with pen against the non-believers of Khatm-i-Nabuwat in April 2017 by releasing quarterly Al-Muntahā. This journal has published 13 numbers till now. Special publications of Al-Muntahā have attained a credibility in the intellectual circles of Pakistan. The present bilingual version is also a continuation of this tradition. The Karachi edition had some flaws which are rectified in the present version.

1-In the preface written by Shaikh ‘Imran-ul-Ḥaq Nuranī the verse of Surah Al-An‘ām (6:124) was not written correctly.

2-Some references of verses of the Holy Qur'ān are not mentioned rightly.

This booklet of Sh āh Farīd ul Ḥaq in denunciation of Qādyānīyat and its ʿArabic and Urdu translations are published in a special edition of "al-Muntaha". This trilingual preface will appear in the special edition, on the insistence of brother Th āqib Raza Q ādrī This preface is just a humble effort to pay respect to all the major work done for this movement.

The ʿArabic translation of the preface is done by Dr. Mumtaz Aḥmad Sadīdī (b 1967) of Minhaj University while the English translation is due to the efforts of Dr. Hafiz Khurshid Aḥmad Qādrī of GC University Lahore. I pray for the well-being of all the contributors of this special number. They are:

1. Professor Shāh Farīd ul Ḥaq
2. Dr. Muḥammad Jalāl al-Dīn Aḥmad Nūrī
3. Dr. Ḥāmid ʿAlī ʿAlmī ī
4. Dr. Mumtaz Aḥmad Sadīdī
5. Dr. Ḥāfiz Khurshīd Aḥmad Qādrī
6. Adv. Sāqib Razā Qādrī

while Dr Ḥāmid ʿAl ī ʿAlmī (1) (b1984) rendered it in Urdu. The English version is aligned according to the rules of transliteration by Dr. Ḥāfiz Khurshīd A ḥmad Qādrī (b1969). Now quarterly Al Muntaha is publishing this trilogy-English, Urdu and ʿArabic-in one special number with introduction of their compilers and translators.

Majlis al-Niy ābī It was published in 1987 with a preface written by Professor himself. Dr. Maulānā Jalāl al Dīn Aḥmad Nūrī was appreciated with more than 8 accolades from different Government and Private Institutions. Dr. Jalāl al Dīn N ūrī was appointed as lecturer in Education Department in 2001. He was elevated to the position of Chairman of Department of Islamic Studies and became Dean of Social Sciences of KarāchīUniversity. More than two dozen students completed their M.Phil and Ph.D dissertations under his able guidance. He complied more than a dozen books. He has translated, edited and wrote exegetical notes on the first volume of Shaikh ʿAbdul Qādir Jīlā nīs book, "Al Ghunyatul-Tālibī Tarīq al-Haq". More than 80 articles of Dr Nūrī in Urdu, ʿArabic and English languages have been published in different papers and journals of Pakistan, India, Saʿudī Arabia and Kuwait. He was consistently involved in the denunciation of Qādyānīyat. He also has translated many articles on this topic from English to Urdu. A brief list of his published articles may be seen in Urdu and Arabic version of this preface.

(1) Dr. Ḥāmid ʿAli ʿAlmī bin Al Aʿ ī ḥmad Barkātī was born in 1983 in Karāchī He got the degree of PhD from Kar āchīUniversity in Isl āmic Studies. He has the capability to write in Urdū, Arabic and English. Many articles are translated in and from these languages by him. The names of those books translated from ʿArabic to Urdu is given in Urdu and Arabic translations of the preface.

Maulānā Shāh Ahmad Nūrānī, it was distributed in the ranks and files of the country. Afterwards, Prof. Dr. Jalāl al Dīn Aḥmad Nūrī(1) (b1956) translated this booklet into ʿArabic

---

(1)Dr. Maul□n□ Jal□l al D□n A□mad N□r□ bin Mu□ammad Ish□q was born in 1956 in Kar□ch□. He graduated from Baghd□d University in 1976. He did a diploma in Islamic Law from Jamiʿah al-Azhar, Cairo, Daʿwah course from Im□m Mu□ammad Ibn Saʿud Islamic University, Riy□dh, and completed syllabus of Tanz□m al Mad□ris in 1981, degrees of M.A Islamic Studies and M.A □Arabic from Kar□ch□ University in 1983. He got his PhD from Kar□ch□ University in 1989 by presenting his research in ʿArabic on the topic: al Im□m Ibn-i-Daq□q, al-ʿAhd Hay□tuh□ wa □tharuh□. He used to write in the famous Urdu weekly magazine, "Akhb□r-i-Jah□n" under the title of Mashriq-i-Wust□ k□ Siy□sat (The politics of Middle East). He worked as a Chief Editor of monthly ʿArabic Journal "al-Daʿwah" published under the patronage of World Islamic Mission. During this time, many special editions were released with regards to Maulid-al Nabi (PBUH).

World Islamic Mission is an NGO working for the promotion and preservation of Islam. Maul□n□ Sh□h A□mad N□r□n□ ṣiddiq□ was the president" and an ex-minister of Kuwait. A Sh□faʿ□ religious scholar and mystic leader Shaikh Syed Y□suf bin H□shim al-Rifaʿ□ (d. 2018) patronized this NGO.

Dr. Maul□n□ Jal□l al D□n N□r□ 's Arabic book, "Tatawwur al-Lughatul ʿArabiyah fil Mujtamaʿah al Bakist□niyah wal Hindiyah wa Ahmiyatih□" was published in 2018 from Dar-ul-ʿilmiyah, Beirut. When he was the Chief Editor of "al-Da□wah Kar□ch□" he published many authors writing in ʿArabic in that journal. This journal also published the ʿArabic Translation of Professor Sh□h Far□d ul Haq's English Compilation with the title: al-Q□dy□niyah Aqalliyah Ghair Muslimah,

key figure of the movement and leader of opposition in Sindh Assembly, composed the proceedings of this session in English which was anthologized by an NGO, Jamiʿat al-Daʿwah al-Islamiyah al-ʿĀlamiyah (WIM) with the title "Lāst Blow to Qādyāniyāt". Under the patronization of

---

with Maul□n□ Sh□h A□mad N□r□n□ and Maul□n□ Abdul Sattar Kh□n Ni□z□ (1915-2001). He always pursued and denunciated the Q□dy□n□s on all the platforms he presented on. He remained a member of Federal Zak□t Council and Islamic Ideological Council of Pakistan for a term of three years.

Some writings of Professor Sh□h Far□d ul Haq like "Constitutions of Pakistan and Bharat", "Modern Constitutions of the World' and "Ideological Politics" were included in the syllabi of Kar□ch□ University. He translated the Holy Qur□□n in English on the basis of Kanzul-□□m□n of Maul□n□ A□mad Raz□ Kh□n Barailw□ (1856-1921) in seven years. This translation of the Holy Qur□□n also got published in the monthly journal of World Islamic Mission, "The Message International" in 1976. After its completion, this translation was published with the text of the Holy Qur□□n by the same mission and was distributed free of cost in the whole world. He translated first ten parts of exegetical notes of Maul□n□ Syed Mu□ammad Na□mudd□n Mur□dab□d□ (1883-1948), named as "Khaz□in-ul-□Irf□n". It was also published in the above mentioned journal in parts from 1990 to 2001. Along with this, his book titled as "The Prayer-Sal□t' also got published in this journal during 1981-1982. He penned an Essay with the topic, "Sending Blessings and Salutations to Prophet Mu□ammad" (pp. 28-30) which was published in the same journal. In order to snub the evil giant of Q□dy□n□yat in his own way, he wrote a dual episodic article in the issue of November-December 1976 titled as "The Historic 1974 Movement" (pp. 23-26). He authored a book "Last Blow to Q□dy□n□yat" which was published by World Islamic Mission and distributed freely throughout the world. It was translated in Urdu with the title " Q□dy□n□yat par □khr□ Zarb".

in 1976. Professor Shāh Farīd ul Haq(1) (1933-2011) who was

---

(1)Professor Sh□h Far□d ul □aq son of Bash□r ul □aq J□ll□n□ Hasan□ was born in 1933 in a town Sikandarpur in Uttar Pardesh, India. He belonged to a religious and mystic family. He breathed his last in 2011 in Kar□ch□. He was a religious scholar, educationist, poet and a political leader. He graduated from 'Ali Garh Muslim University in 1956. He did his M.A and LLB from the same university. In mystic chains he got Khil□fah and Ij□zah (successorship and license to promote teachings of the mystic chain) from Muft□ Mu□ammad 'Abdul Ra□m□n R□shid□ and in 1974 from Maul□n□ Zi□ al D□n A□mad Madn□ (1877-1981) in Q□dr□ chain. He has been an enthusiastic worker of Pakistan movement and after completing his education, he migrated to Pakistan in 1958. He practiced law initially but left it after a year and started serving as a lecturer in Isl□miyah College Kar□ch□. Till 1968, he remained engaged in this college and also rendered his services to Kar□ch□ University as a visiting faculty member; the same year, he was appointed as a founding Principal of Liy□qat National College Mal□r, Kar□ch□. He joined politics in 1970 and got elected on the ticket of JUP in Sindh Assembly. He was appointed as a Parliamentary leader and also served as Leader of Opposition from 1972-1977. As a leader of opposition, he submitted the resolution of declaring Q□dy□n□s as "Non-Muslim Minority" with the signature of 13 MPAs on 23rd June 1974. Previously, he led a strike conducted all over the country on 14th June to achieve the aforementioned purpose. In the struggle of establishing Islamic system in the country, he faced imprisonment. He also experienced aggression and threats from the proponents of division on linguistic basis but live through all of this. He was a close companion of Maul□n□ Sh□h A□mad N□r□n□ in political and preaching matters. He had been the General Secretary, Vice President and Officiating President and after the sad demise of Maul□n□ N□r□n□ on 14th March, 2004 he became the President of JUP. He chaired the committee responsible for making the manifesto of JUP. It was released on 24th September, 1979. He also had been the Vice Chairman of World Islamic Mission. Representing this mission, he visited Europe, America, South Africa, Nairobi and Mauritius for the preaching and propagation of Isl□m

Fifth in the line was Maulānā Zafar Aḥmad Ansārī (1908-1991). He was an expert in legal matters and Islamic Constitution. He was an independent member of the assembly and authored a book "Hamāray Dastūrī Masāil" (Our Constitutional Anomalies). An important leader of Jamaʿat-i-Islāmī, Prof. ʿAbdul Ghafūr Aḥmad (d. 2012), Maulānā Syed Muḥammad ʿAli Rizvī, Maulānā Sadrushahīd and Maulānā Niʿmat ullah helped in proceeding the resolution. The senior scholars cooperated and patronized them, meanwhile, there were processions and strikes all over the country to lead it to a logical end. The Qādyānī leaders were invited to give their version in the National Assembly. So, they came and presented the evidences, but failed to prove their identity as Muslims. The same day the decision of declaring them as non-Muslims was announced. The document based on this declaration has been made public. Intellectuals have been writing books and articles in different languages ever since. The fresh arrival on this topic is a compilation by Advocate Thāqib Raza Qādrī(b 1983). It is titled as "Tahrīk-i-Khatm-i- Nubuwwat 1974" (Movement in favor of Finality of Prophet-hood 1974), it consists of 352 pages and is published by Dar-al-Nuʿman in 2017.

Islamic world appreciated this Act of Pakistani Parliament. It was seen as the most important step to protect the faith of Finality of Prophet-hood, even a prestigious institution like Jamiʿah al-Azhar of Egypt has published this report in Arabic

ʿAbdul ʿAlīm Siddīqī (1892-1954) played a vital role in this legislation. He has been a great Islamic scholar, a spiritual guide of Qādriyah chain, a remarkable polyglot, Ḥāfiz and Qārī of the Holy Qurʾān. Away from the desperation for fame and wealth, he resided in an old little house in Kārāchī and made sure to recite full Qurʾān in Tarāwīh every year, until his last breath. He was the President of Jamiʿat-i-ʿUlama-i-Pakistan (JUP). Maulānā Nūrānī inherited this responsibility of preservation of the Finality of Prophet-hood from his great father Maulānā ʿAbdul ʿAlīm Siddīqī (1892-1954). The second champion in the line was Mufti Maḥmūd (1919-1980) bin ʿAllama Muḥammad Siddīque (d. 1980). He was the head of a religious institution, a commentator of Sunan Tirmizī, a compiler of Fatawa-i-Maḥmūdiyah, an interpreter of the Holy Qurʾān and a founding member of Jamiʿat ʿUlama-i-Islam (JUI). Third in the row was Maulānā Muḥammad ʿAbdul Mustafā Qādrī Azharī (d. 1989) bin Maulānā Muḥammad Amjad ʿAli ʿAzmī (1878-1948). He graduated from Jamiʿah al- Azhar Cairo, Chief Executive of a religious institution and a teacher of Hadīth Sciences. He was also a founding member of Jamiʿat ʿUlama-i-Pakistan (JUP). He inherited the taste and knowledge of Fiqh (Islamic Law) from his learned father, Maulānā Muḥammad Amjad ʿAli ʿAzmī (1878-1948). The Fourth one was Maulānā ʿAbdul Haq (1912- 1988) who was founder and chief tutor of Akora Khattaq. He was a member of Jamiʿat ʿUlama-i-Islam (JUI).

Preface

Ghulam Dastagir Farooqi

To believe in the finality of the Prophet-hood of our Prophet Muḥammad bin ʿAbdullah (Peace and Greetings of Allah be upon him) is one of the basic beliefs of Islam. Many decisions were made in order to protect this belief, from the Governments of Islamic world, in the last century. Subsequently, the appointed Grand Muftīs and Dārul Iftā (Institute of scripted verdicts for Muslims) of many countries has charged the false prophet Mirzā Ghulām Aḥmad Qādyānī and his followers, of Infidelity. In the light of above mentioned verdicts, courts have also declared them as infidels, in consequence of which abrogation of their Nikāh took place. The Muslim World League (MWL) and Organization of Islamic Countries (OIC) have passed resolutions in this regard. In among many steps taken by Governments all around the world, the most important is that which took place in the Parliament house of Islamic Republic of Pakistan. They were declared Infidels and Apostates after an amendment in the constitution of Pakistan, passed on 7th September 1974.

The religious scholars in the National Assembly provided guidance from Islamic point of view and Maulānā Shāh Aḥmad Nūrānī (1926-2003) bin Maulānā Muḥammad

Dedicated To

His eminence, preacher of Islam, Maulana

Al-Hajj Al-Hafiz A1-Qari

Shah Ahmad Noorani Siddiqui,

Member, National Assembly of Pakistan,

President Jamiat Ulema-i-Pakistan and President

World Islamic Mission

Qādiyaānis a non-Muslim Minority

The Historic National Assembly
Decision

By:
Professor Shah Faridul Haq,
Former Leader of the Opposition Sind Assemb1y

Jamiat Ulima-i-Pakistan (The representative organization of the Swad-i-Azarn, which is working for the establishment of Nizam-i-Mustafa (System prescribed by the prophet) and Muqam-i-Mustafa (the protection of the honoured place of Prophet Muhammad, peace be upon him).

Last Blow to Qādiyāniyat

By:

Professor Shah Faridul Haq (Late)

Edited by:

Dr Ḥāfiz Khurshīd Aḥmad Qadrī

Published by:

Idara -Tul - Muntaha, Pakistan

Sāhibzādah Najmul-Amīn‘ Urus Fāruqī

Composed two short poems to appreciate the contribution of quarterly Al Muntahā in preservation of the Finality of Prophethood and denunciation of Qādiyāniyat and Aḥmadiyat. The poems in Urdu are translated into English by Dr. Hafiz KhurshidAḥmadQādrī on Khawājah Ghulām Dastagīr Fārūqī' s desire.

Al-Muntahā

(1)

O' treasure of Truthfulness and Purity
You are welcome from the core of my heart, Al Muntahā.
Well acquainted with the Finality of Prophethood
Height of cognizance, Al Muntahā.
Reading your ecstatic lines
It's a peak of joy, Al Muntahā
How faith enrichening the moment was
When came out, Al Muntahā
A great job is being done
By the supreme, Al Muntahā
May you remain on the right path
I pray to Almighty, Al Munataā.

(2)

I have received Al Muntahā
I am convinced of (the greatness) of Al Muntahā
Prophethood has sealed by the Mustafā (SAW)
It is the very objective of Al Muntahā.

Regd. 2-66/8288

Quarterly

Almuntaha

(Rgd)

Vol.4 Jan To Jun 2021 No.14-15

Price Each Magazine 450/-

The Authors are responsible for the content of the Articles Published in Al-Muntaha.

Annual Purchase 200/- With Postal Charges

Ghulam Dastgir Farooqi Printed at from Minhaj ul Quran Publications and Published from Astana Chishtia Khaairia Shakargarh.

Head Office: Astana Chishtia Khaairia Jalal Pur Dars (Chak Amru Road) Shakargarh

Zonal Office: Jamia Rehmat Township Lahore.

E-mail:farooqi4156@hotlook.com

An Educational and Exploratory Magazine on Khatm-e-Nabuwwat
QUARTERLY
AL-MUNTAHA

January To June 2021
4th Edition, Inclusion 14-15

The story of historcal decision of the declaration September 7' 1974
(Urdu.Arabic.English)

The Last Blow to
QADIYANIYAT
Number

Writer
Prof. Shah Fareed ul Haq Qadri



Under Supervision

The international debator and scholor,
honourable Hazrat khawaja
Muhammad Badar Alam Jan
Darbar-e-Alia Murshad Abad Shareef Peshawar City

Chief Editor
Khawaja Ghulam Dastageer Farooqi

IDARA TUL MUNTAHA
P a k i s t a n